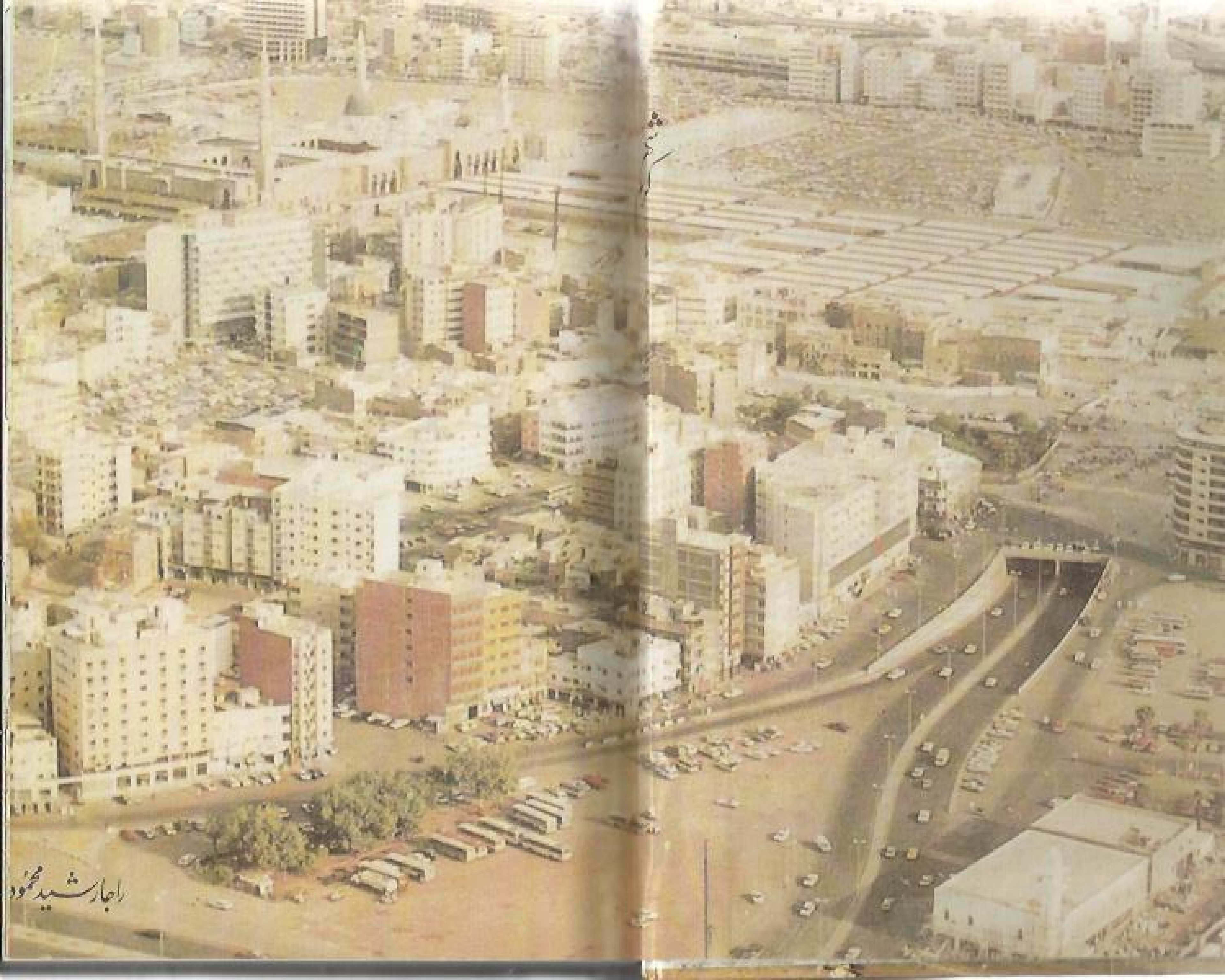
شہرِ کرم

راجا رشید محمود


راجا رشید محمود

شہرِ کرم

(طرۂ دستارِ شہرِ کرم --- قبۂ خضرا اور منارِ نور)

بسم
اللہ
الرحمٰن
الرحیم



مُصطفٰی نگر

مسکنِ سرکار

قریۂ محبت



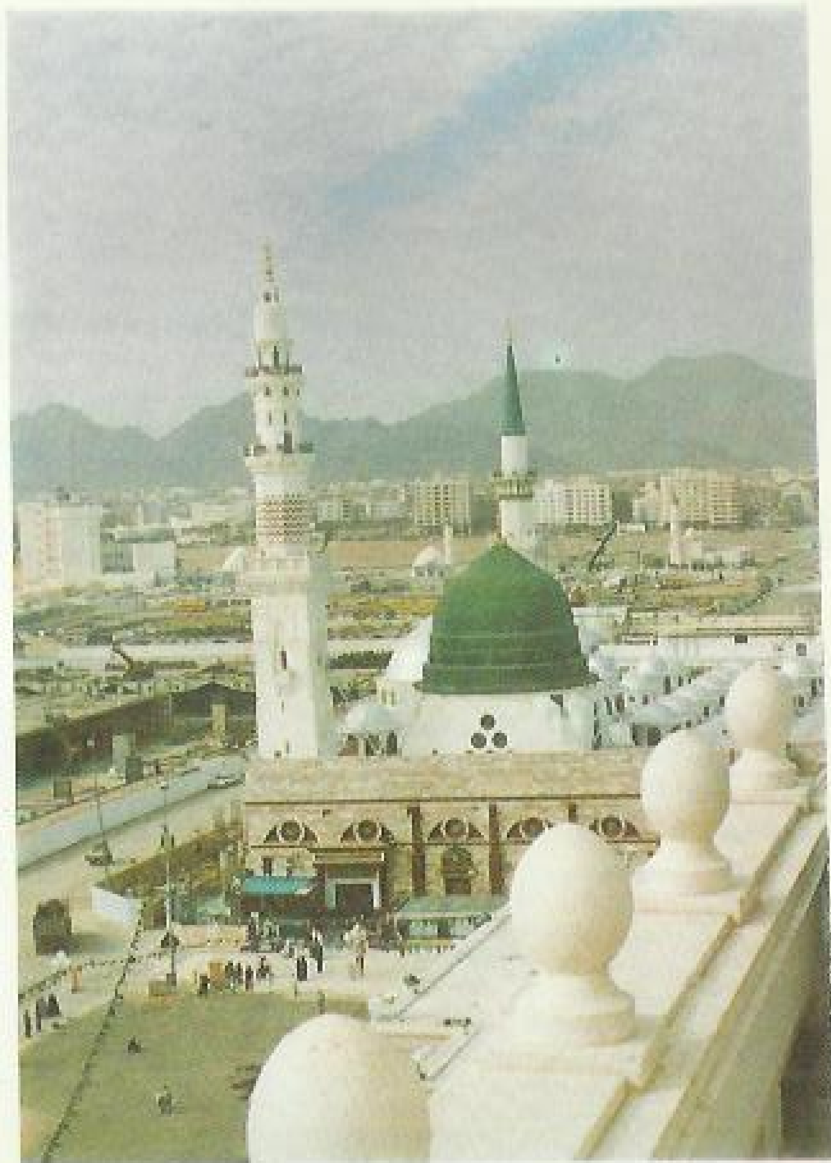
(مدینۂ طیبہ --- شہرِ منوّر کی قدیم تصویر)

Old Picture of Al-Madinah Al-Mounawarah صورة قديمة للمدينة المنورة



(مدینۂ منوّرہ کی ایک نایاب قدیم تصویر)

(توسیع مسجدِ نبوی ﷺ کی ایک نادر تصویر)



[شہریارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس و اطہر اور شہر کا کچھ حصہ]

شہرِ کرم

راجا رشید محمود

اختر کتاب گھر

شہرِ کرم

شاعر	راجا رشید محمود
	ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
	صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ لاہور
	جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن رجسٹرڈ لاہور
پروف خوانی	شہناز کوثر
	سینئر ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
کمپیوٹر کمپوزنگ	نعت کمپوزنگ سنٹر (ہیلو: 7463684)
طباعت	نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور
نگرانِ طباعت	اختر محمود
	منیجر ماہنامہ "نعت" لاہور
بائنڈر	خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس۔ ۳۸۔ اردو بازار لاہور
اشاعت اول	۲۱ مئی ۱۹۹۶ء
ہدیہ	ایک سو روپے

ناشر

اظہر محمود

اختر کتاب گھر

اظہر منزل نیو شالیمار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور

حضورِ اکرم ﷺ کے والدِ گرامی

حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہ

کی

خدمتِ اقدس میں

ادب و احترام کے ساتھ

جو میرے سرکار ﷺ کے مدینۂ طیبہ تشریف لانے سے ۵۳ برس پہلے اس شہرِ کرم میں آ بسے

یوں،

کہ قبرستان میں نہیں، ایسی جگہ اکیلے دفن ہونا پسند فرمایا جہاں سے اُن کے پیارے بیٹے، خالقِ کائنات کے محبوب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا گھر اُن کی نظروں کے سامنے رہے۔

اور -----

چودہ سو سال اسی طرح نظارہ فرماتے رہے۔

(مسجدِ نبوی ﷺ کی توسیع کے پیشِ نظر ۱۹۷۷ء میں حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہ اور چھ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہاں سے جنت البقیع میں منتقل کر دیا گیا)



دو شعر

نہیں ہے اس میں استثنیٰ کوئی، مجھ سے اگر پوچھو
جہاں بھر کے ہر اک قریے سے پیارا شہرِ آقاﷺ ہے
میں آخر کس لیے ہر سال طیبہ جا پہنچتا ہوں
یہی نا، بے کسوں کا اک سہارا شہرِ آقاﷺ ہے



عکس

مصطفیٰﷺ نگر (۹۴ نعتیں) صفحہ ۱۵ تا ۱۰۸

پیارا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ
نبیﷺ کا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ {۱۷}

تعجیل سے مل جاتا ہے رب شہرِ کرم میں
رہتے ہیں جو سلطانِ عربﷺ شہرِ کرم میں {۱۸}

رسولِ پاکﷺ کا یہ شہرِ دلکش
ہے کتنا دل کشا یہ شہرِ دلکش {۱۹}

لامکان و عرش کا ثانی ہے شہرِ مصطفیٰﷺ
ہر جہاں فانی ہے، لافانی ہے شہرِ مصطفیٰﷺ {۲۰}

شہرِ محبّت و عطا آپﷺ کا شہرِ ذی شرف
میرے کریم مصطفیٰﷺ آپ کا شہرِ ذی شرف {۲۱}

قلب و جاں میں آ بسا ہے شہرِ ختمی مرتبتﷺ
وجہِ قربِ کبریا ہے شہرِ ختمی مرتبتﷺ {۲۲}

لاریب وہ فدائی شہرِ حضورﷺ ہے
جس جس کو آشنائی شہرِ حضورﷺ ہے {۲۳}

طیبہ ہے، اور نہیں کوئی اپنائیت کا شہر
دیکھا ہے میں نے ایک ہی اپنائیت کا شہر {۲۴}

طیبۂ اقدس، مِرے سرکارﷺ کا وہ شہرِ پاک
رُوحِ جُود و لُطف ہے، شہرِ عطا، وہ شہرِ پاک {۲۵}

آقاﷺ کا لُطف یاب ہے وہ شہر لاجواب
خُود اپنا اک جواب ہے وہ شہر لاجواب {۲۶}

طیبہ ہے سرورﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم
پاک پیغمبرﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم {۲۷}

وجہِ سعادت، شہرِ محبّت
شہرِ رسالت، شہرِ محبّت {۲۸}

اِس طرح جا رلیا ہے پیمبرﷺ کے شہر کو
دل میں بسا رلیا ہے پیمبرﷺ کے شہر کو {۲۹}

طیبہ سا اور قریہ جہاں میں نہیں کہیں
اِک شہرِ بے مثال یہ شہرِ جمال ہے {۳۰}

محمودؔ بُلائے تو سہی شہرِ مُقدّس
تیّار ہُوں چلنے کو ابھی شہرِ مُقدّس {۳۱}

جس کی نظروں میں بسی شہرِ نبیﷺ کی تصویر
اُس کو ہے وجہِ خُوشی شہرِ نبیﷺ کی تصویر {۳۲}

مدینہ شہرِ عطا ہے دیارِ اُنس و وفا
ہمارے دل میں بسا ہے دیارِ اُنس و وفا {۳۳}

طیبہ ہے نُبوّت کا نگر مسکنِ سرکارﷺ
ہے مامنِ ہر جنّ و بشر مسکنِ سرکارﷺ {۳۴}

آقاﷺ کا شہرِ رحمت، یہ قریۂ محبّت
ہے آرزُو کی جنّت یہ قریۂ محبّت {۳۵}

طیبہ ہے، شہرِ محمّدﷺ ہے اُجالوں کا نگر
میری منزل، میرا مقصد ہے اُجالوں کا نگر {۳۶}

کچھ اِس طرح سے مُنوّر حضُورﷺ کا گھر ہے
خُدا کے نُور کا محور حضُورﷺ کا گھر ہے {۳۷}

طیبۂ اقدس کی صُورت مرکزِ نُورِ نبیﷺ
شہرِ آقاﷺ، شہرِ اُلفت مرکزِ نُورِ نبیﷺ {۳۸}

جاتا ہُوں لے کے دیدۂ تر مُصطفیٰ نگر
کرنے کو نذر، ہوں یہ سَر مُصطفیٰ نگر {۳۹}

جو دیکھے دیدۂ بینا قیام گاہِ نبیﷺ
ہو بامِ عرش کا زینہ قیام گاہِ نبیﷺ {۴۰}

مسرّت زا، نشاط افزا ادب گاہِ محبّت ہے
مدینہ طیبہ، طابہ ادب گاہِ محبّت ہے {۴۱}

مرکزِ انوارِ ربّانی ہے طیبہ کا حرم
باعثِ ہر جلوہ سامانی ہے طیبہ کا حرم {۴۲}

قیام گاہِ حبیبِ خُداﷺ مدینہ ہے
مری مُراد، مرا مُدّعا مدینہ ہے {۴۳}

دُنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکرِ خیر
محشر میں وُہ سُنیں گے مدینے کا ذکرِ خیر {۴۴}

پیار کی ہے روشنی مدینۃُ الحبیبﷺ میں
یہ ہے صِفت رچی ہوئی مدینۃُ الحبیبﷺ میں {۴۵}

منظرِ جنّت بھی دِکھلائے مدینے کا خیال
سچ کہوں، جی کو فقط بھائے مدینے کا خیال {۴۶}

شہرِ سرکارِ دو عالمﷺ ہے مدینہ طیبہ
اور اِسی باعث مکرّم ہے مدینہ طیبہ {۴۷}

کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایاتِ مدینہ
بند آنکھوں میں پاتا ہوں نشاناتِ مدینہ {۴۸}

دیکھوں گا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہﷺ
ہے جلوہ درِ دولتِ سُلطانِ مدینہﷺ {۴۹}

جدھر جُھکا ہے میرا سر، مدینۃُ الرّسولﷺ ہے
مرے حضُورﷺ کا نگر مدینۃُ الرّسولﷺ ہے {۵۰}

ہر مُراد پاتا ہُوں طیبۂ مُقدّس سے
خُوش نصیب ٹھہرا ہُوں طیبۂ مُقدّس سے {۵۱}

کوئی لے گیا حُسنِ اعمال طیبہ
مجھے لے گیا میرا اقبال طیبہ {۵۲}

نہ پُوچھو، نہ پُوچھو، ہے کیا خُلدِ طیبہ
کمر باندھے مَیں تو چلا خُلدِ طیبہ {۵۳}

اللہ کا کرم ہے رحمت پناہِ طیبہ
جو ہے بارگاہِ مکّہ، وہ ہے بارگاہِ طیبہ {۵۴}

رابطۂ قوم کی صُورت طابۂ مُقدّس ہے
ایک مرکزِ وحدت طابۂ مُقدّس ہے {۵۵}

بے رنج و یاس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نوَرد
منزل شناس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نوَرد {۵۶}

ہے دیدِ طیبہ احسانِ محبّت
دل و جاں میرے قُربانِ محبّت {۵۷}

ارضِ طیبہ کی خواہش شاملِ محبّت ہے
ارضِ طیبہ کا راہی واصلِ محبّت ہے {۵۸}

بُلاوا طیبہ کا دُنیا سے ہے جُدا اعزاز
مرے لیے ہے یہ واللہ اک بڑا اعزاز {۵۹}

"مدینہ مدینہ" جو دل کی صدا ہے
مجھے تو یہ عشق کی ابتدا ہے {۶۰}

طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے گر توقع
کر لے یقین، ہو گی یہ بارور توقع {۶۱}

دس گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا
اُس قریۂ حسیں کی مدح میرا فن رہا {۶۲}

آب و بادِ شہرِ آقا ﷺ تک رسا رخشِ خیال
لطفِ آقا ﷺ، فضل و اکرامِ خُدا رخشِ خیال {۶۳}

طیبہ میں گزرے دن، سبَبِ آشتی بنے
بگڑے ہُوئے جو کام تھے میرے، سبھی بنے {۶۴}

کرم نُما ہُوا مجھ پہ مرا خُدا آخر
میں فضلِ حق سے مدینہ پہنچ گیا آخر {۶۵}

مذکور ہے طیبہ کا، مری خُلدِ سماعت
طیبہ ہی کی باتیں ہیں، تری خُلدِ سماعت {۶۶}

ہر لُطف، ہر خُوشی سے سِوا اک سُرور و کیف
شہرِ نبی ﷺ میں مجھ کو مِلا اک سُرور و کیف {۶۷}

نبی ﷺ کا روضۂ اقدس ہے آستانِ قلیب
قرارِ جاں ہے یہی اور یہی ہے جانِ قلیب {۶۸}

حاضری طیبہ کی جب کرتی ہے سامانِ قلیب
سال بھر رہتا ہوں پھر مَیں منقبت خوانِ قلیب {۶۹}

ہم بُلائے جاتے ہیں پھر دیارِ آقا ﷺ سے
ہم کو اُنس و اُلفت ہے اپنے پیارے آقا ﷺ سے {۷۰}

ہے بدقسمت، کرے حاصل وہ کیا انوارِ آقا ﷺ سے
محبّت ہی نہیں جس کو در و دیوارِ آقا ﷺ سے {۷۱}

منظر یہاں کے دیدۂ حیراں نواز ہیں
ذرّے جو ہیں مدینے کے، مہماں نواز ہیں {۷۲}

اشتیاقِ دیدِ طیبہ ہے جو عیدِ اشتیاق
جذب و کیفیّت میں ہُوں فردِ فریدِ اشتیاق {۷۳}

اِس کے سِوا جائے کہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
پاتا ہے طیبہ میں اماں میرا یہ قلبِ مُضطرب {۷۴}

مدینے جا کے جب سے آ گیا ہُوں
میں اپنے آپ کو اچھا لگا ہُوں {۷۵}

پھر ملی سرکار ﷺ کی جانب سے رحمت کی نوید
ذکرِ طیبہ دے رہا ہے مجھ کو جنّت کی نوید {۷۶}

اے زہے قسمت کہ بر آئی تمنّا پانچ بار
آٹھ برسوں میں مدینہ میں نے دیکھا پانچ بار {۷۷}

طیبہ میں جو کی عرض کہ ہو مجھ کو عطا کچھ
پھر مجھ کو ملا اپنی طلب سے بھی سوا کچھ {۷۸}

روضۂ سرکار ﷺ دربارِ رفیع المرتبت
جس کے ہیں زُوّار، زُوّارِ رفیع المرتبت {۷۹}

طیبہ پہنچ کے دوستو ہم نے اُتارے دُکھ
اپنا وجُود کھو گئے سارے ہمارے دُکھ {۸۰}

مدینے سے اُٹھتے ہیں رحمت کے بادل
جہاں بھر میں پھیلے ہیں رحمت کے بادل {۸۱}

کچھ ایسی طیبہ میں صبحوں کی روشنی پھیلی
یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں {۸۲}

جتنی ثنائے طیبہ مری شاعری میں ہے
اندراج اس کا دفترِ خُوش قسمتی میں ہے {۸۳}

بُلاوا طیبہ کا ہے میری بے زری پہ مُحیط
نبی ﷺ کی چشمِ تلطّف ہے بے بسی پہ مُحیط {۸۴}

طیبہ پہنچنے کے لیے حج ہے بڑا جواز
لیکن جو جانا چاہُوں وہاں میں بِلا جواز {۸۵}

شہرِ رسولِ ہر دوجہاں ﷺ، شہرِ بے مثال
یہ قریہ باکمال ہے، یہ قریہ لازوال {۸۶}

اگر دل میں تخمِ محبت نہ بوتے
تو کس طرح ہر سال طیبہ میں ہوتے {۸۷}

طیبہ جانے کی جو رکھتا ہو مُسلماں خواہش
پُوری کر دیتے ہیں اُس کی شہِ شاہاں ﷺ خواہش {۸۸}

سرکار ﷺ کے دربارِ منوّر کا تصوّر
گویا ہے درِ خالقِ اکبر کا تصوّر {۸۹}

یہ جو میں نے پائے ہیں دل میں جاگزیں پتھر
شہرِ سرورِ دیں ﷺ کے ہیں یہ دل نشیں پتھر {۹۰}

محمود جاتا ہے، کہاں اور کیا ہے فیض
طیبہ سے یہ اسی لیے تو مانگتا ہے فیض {۹۱}

اِک درد دل میں اُٹھتا، کبھی آنکھ بھیگتی
گنبد کو دیکھتے ہی رہی آنکھ بھیگتی {۹۲}

میں ہُوں مسرور کہ پہنچا جو دیارِ اقدس
آپ کا ہے مرے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس {۹۳}

آرام گاہِ سرور ﷺ، وہ روضۂ مُقدّس
ہے خُوبیوں کا مظہر وہ روضۂ مُقدّس {۹۴}

پھر دل کا مُقتضا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
ہر سال دیکھنا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد {۹۵}

ہر مخلص سر بہ خم ہے آگے مُواجَہہ کے
جتنا ادب ہو، کم ہے آگے مُواجَہہ کے {۹۶}

روضۂ اقدس کی جو دیکھے یہ نُوریں جالیاں
دل میں رکھ لے آنکھ کے رستے یہ نُوریں جالیاں {۹۷}

خُوش بخت ہے وہ، جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
عرضِ نیازِ غم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف {۹۸}

قبلہ رُخ بھی دل رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
اِس کا جُھکنا تب بچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف {۹۹}

تعریف جو کرتا تھا سرکار ﷺ کے قدموں کی
لو دیکھ لو، بیٹھا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں {۱۰۰}

میں پہلی بار جب سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا
کیا تب پہلا سجدہ میں نے محرابِ تہجّد میں {۱۰۱}

ہے گویا کبریا کا جلوہ ریاضِ جنّۃ
سرکار ﷺ کی عطا کا نقشہ ریاضِ جنّۃ {۱۰۲}

جس شخص کا مقصود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
اُس کے لیے مسعود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز {۱۰۳}

یہ امنِ عام کی ہے، احرام کی چوکھٹ
نہ مجھ سے چھوٹے کی خیرُ الانام ﷺ کی چوکھٹ {۱۰۴}

رُتبہ ہے اُس کا، جس کو ملی جنّت البقیع
ہے مومنوں کو وجہِ خُوشی جنّت البقیع {۱۰۵}

اِس طرح بچے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے
نظروں میں بسے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے {۱۰۶}

غزوۂ احزاب میں خیمے جو سالاروں کے تھے
واں بنائیں تُرکوں نے شوکت کی مظہر مسجدیں {۱۰۷}

رحمت نہ ہو کیوں لاتعد، جبلِ اُحُد کی بات ہے
اللہ! اللہُ الصّمد! جبلِ اُحُد کی بات ہے {۱۰۸}

شہرِ کرم

مُصطفیٰ ﷺ نگر

شہرِ کرم اور مرکزِ شہرِ کرم کا رُوح پرور فضائی منظر

قطعہ

آٹھ برسوں میں مدینہ مَیں گیا ہُوں پانچ بار
اس سے پہلے کے گنوّائے میں نے اڑتالیسؔ سال
ماہنامہ "نعت" کے اجرا سے فرمایا کرم
مَیں ہُوں ممنُونِ عنایاتِ حبیبِ ذُوالجلال ﷺ

شہر یارِ مدینہ ﷺ کی مسجدِ پاک اور شہرِ کرم

منبر رسول ﷺ کا قریب منظر

پیارا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ
نبی ﷺ کا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

مدینۂ منوّرہ کو دیکھتے رہیں گے ہم
ہمارا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

خُدا کا شہر خُوب ہے نگر لگا یہ خُوب تر
کچھ ایسا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

جسے حبیب ﷺ کے لیے چُنا ہے تیری ذات نے
خدایا! شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

خدا کے شہرِ پاک نے، زبانِ حال سے مجھے
بتایا، شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

مدینۂ منوّرہ سے کر کے دیکھ لو وفا
وفا کا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

زہے نصیب، ہم ہُوئے رسا بہ فضلِ کبریا
وہ آیا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

خدایا، تیری ذات کا ہو وصف کس طرح بیاں
دکھایا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ

یہیں ملا رشید کو خُدائے پاک کا نشاں
یہ ایسا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ



زائرین کے بغیر ریاض الجنۃ کا ایسا منظر جو صرف تصویر میں دیکھنا ممکن ہوا

تعجیل سے مل جاتا ہے رب شہرِ کرم میں
رہتے ہیں جو سُلطان عرب ﷺ شہرِ کرم میں

جاتا ہے جو طیبہ، اُسے ملتے ہیں ہمیشہ
انعام و عنایات عجب شہرِ کرم میں

ہر سمت اُجالے ہی اُجالے ہیں یہاں پر
پائی نہیں تاریکیٔ شب شہرِ کرم میں

بھر لیتے ہیں دامانِ طلب مانگنے والے
چھوٹے نہ جو دامانِ ادب شہرِ کرم میں

ٹھانی ہے یہی جی میں کہ اِس بار جو پہنچوں
دن مکّہ میں گزرے، مرا شب شہرِ کرم میں

لے جاؤں گا نعتوں کا یہ مجموعہ بھی ہمراہ
جاؤں گا بصد شوق جو اَب شہرِ کرم میں

شاداب طبیعت ہے مدینے کی شبوں سے
دیکھی ہے عجب صُبحِ طرب شہرِ کرم میں

میں دولت و ثروت پہ بھروسا نہیں رکھتا
لے جاتا ہے مجھ کو تو ادب شہرِ کرم میں

کیا جانیے محمودؔ سے باتوں کے دَھنی کی
جاتی ہے کہاں جُنبشِ لب شہرِ کرم میں



رسُولِ پاک ﷺ کا یہ شہرِ دلکش
ہے کتنا دل کُشا یہ شہرِ دلکش

شناسائے حبیبِ کبریا ﷺ ہے
خُدا کا آشنا یہ شہرِ دلکش

نقیبِ اُنس و اخلاص و سخا ہے
علمدارِ وفا یہ شہرِ دلکش

اسے یثرب کہا جاتا تھا پہلے
مدینہ بن گیا یہ شہرِ دلکش

کُھلے تُم پر، جو چشمِ دل سے دیکھو
ہے مکّہ سے سوا یہ شہرِ دلکش

فدا کعبہ ہے اِس کی دلکشی پر
مجھے تو یُوں لگا یہ شہرِ دلکش

رکھے گا دل میں جو چاہت، اُسی کو
دکھائے گا خُدا یہ شہرِ دل کش

بسا جان و دلِ محمودؔ میں ہے
یہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ، یہ شہرِ دل کش



لامکان و عرش کا ثانی ہے شہرِ مُصطفیٰ ﷺ
ہر جہاں فانی ہے، لافانی ہے شہرِ مُصطفیٰ ﷺ

لامکاں تک یاں سے جانا بھی کوئی مشکل نہیں
راہِ جنت بھی بآسانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ

معرفت کے نُور کا منبع ہے یہ، مرکز ہے یہ
مصدرِ انوارِ رحمانی ہے شہرِ مُصطفیٰ ﷺ

حق تعالیٰ کی قسم جس شہر سے منسُوب ہے
از رُوئے آیاتِ قرآنی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ

زائروں پر ہو رہی ہے بارشِ لُطف و کرم
رحمت کی وجہِ امکانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ

تم کو لے آئی ہے قسمت اس جگہ پر زائرو!
دیکھ لو، کس وجہ نُورانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ

اس فضائے پاک سے ملتا ہے خالق کا پتا
رفعِ استعجاب و حیرانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ

ہر قدم پر ہیں یہاں اَلطاف و اِکرامِ خُدا
لُطفِ آقا ﷺ کی فراوانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ

دل کی آنکھوں سے کوئی محمودؔ دیکھے تو کہے
فی الحقیقت شہرِ لاثانی ہے شہرِ مُصطفیٰ ﷺ



شہرِ محبت و عطا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
میرے کریم مُصطفیٰ ﷺ آپ کا شہرِ ذی شرف

جتنی جمیل و دل رُبا آپ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے
اُتنا حسین و دل کُشا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

میرے تخیُّلات پر ہے طرح پرفشاں ہُوا
میرے خُدا کا شہر، یا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

لے کے ہر ایک غوث سے، مجھ سے گناہگار تک
پاتا ہے سبھی گدا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

جیسے کہ میں پہنچ گیا سرحدِ لامکان تک
آقا حضُور ﷺ! یُوں لگا آپؐ کا شہرِ ذی شرف

اس کا جو پہلے نام تھا، اب تو بجا نہیں کہ لیں
جب سے مدینہ بن گیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

دیکھتے ہیں شگُفتہ رُو مجھ کو، تو پُوچھتے ہیں سب
دیکھ لیا ہے تم نے کیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف؟

مجھ کو بُلاوا کیوں نہ آئے آپ ﷺ کے شہرِ پاک سے
جب کہ ادب کا ہے صلہ آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

جس کو رشیدؔ جستجُو خالقِ دوجہاں کی ہے
اُس کو بتاؤ برملا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف



قلب و جاں میں آ بسا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ
وجہِ قُربِ کبریا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

چُن لیا اِس کو مِرے سرکار ﷺ نے اپنے لیے
اِس لیے سب سے جُدا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

جو یہاں پہنچا، حصارِ مرحمت میں آ گیا
رحمتِ خیرُ الوریٰ ﷺ ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

ذرّہ ذرّہ اِس کی خاکِ پاک کا انمول ہے
یُوں گراں، یُوں بے بہا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

ہے یہ منزل کا نشاں خلقِ خُدا کے واسطے
اور خالق کا پتا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

سچ یہ ہے، دارُالفنائے آب و گِل میں دوستو
صرف اِک دارُالبقا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

بُھول کر اک بار بھی یثرب کہو، تو ہے گناہ
طیبہ جب سے بن گیا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

گاہے گاہے اِس میں بھی تشریف لاتے ہیں حضور ﷺ
میرا دل اب بن چُکا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

سچ کہا، فردوس ہے محمودؔ انعامِ خُدا
اِس سے لیکن ماورا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ



لاریب وہ، فدائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے
جس جس کو آشنائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

دریُوزہ گر یہاں کے سب عالی مقام ہیں
شاہی ہے، جو گدائیِ شہرِ حضور ﷺ ہیں

سُورہ بلد کی پہلی دو آیات دیکھیے
ہر لحظہ رُو نُمائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

ہے جو اُداس طبعِ رسا، مضمحل جو ہُوں
یہ میری نارسائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

جس کی ہو جو طلب، اسے مل جائے گی ضرور
تقدیر آزمایئے۔ شہرِ حضور ﷺ ہے

اُس دل میں، جس میں کچھ بھی ہے ایمان کی رَمق
ارمانِ جبہ سائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

مکّہ کی حاضری اُسے کیسے بچائے گی
جس کو گریز پائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

اُس دن سے پھر ہے حاضری کی لَو لگی ہوئی
جس دن سے پھر جُدائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے

محمودؔ دل میں ہے جو تمنّائے حاضری
لب پر سخن سرائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے



طیبہ ہے، اور نہیں کوئی اپنائیت کا شہر
دیکھا ہے میں نے ایک ہی اپنائیت کا شہر

اپنائیت جو خُلقِ عظیم نبی ﷺ میں تھی
ہے طابۂ عزیز اُسی اپنائیت کا شہر

اِس کے سبب ہیں عرشِ خدا تک رسائیاں
معراجِ شوقِ آگہی اپنائیت کا شہر

دنیا سے مختلف درِ سرکار ﷺ کی کشش
اللہ! یہ ہے دائمی اپنائیت کا شہر

حُزن و ملال و خوف کو جی سے نکال دے
لاریب یہ تو ہے کُھلی اپنائیت کا شہر

طیبہ، ہمارے پاک پیمبر ﷺ کا شہرِ پاک
دُنیا میں ایک ہے یہی اپنائیت کا شہر

ہر بار مکّہ میں بھی ہُوئی حاضری، مگر
یارو، یہ طیبہ ہے بڑی اپنائیت کا شہر

کچھ تشنگی کا رس بھی ہے اِس میں ملا ہُوا
دیتا ہے جو آسُودگی اپنائیت کا شہر

محمودؔ چاہے سارے ممالک کو چھان لو
دُنیا میں ہے مدینہ ہی اپنائیت کا شہر



طیبۂ اقدس، مرے سرکار ﷺ کا وہ شہرِ پاک
مُدبجِ جُود و لُطف ہے شہرِ عطا وہ شہرِ پاک

بعدِ ہجرت چودہ سو سترہ برس سے آج تک
میرے آقا ﷺ نے جسے اپنا رلیا وہ شہرِ پاک

جس جگہ پر ہیں مرے سرکار ﷺ اور اُن کے عزیز
مرحبا، صد مرحبا، صَلِّ عَلیٰ وہ شہرِ پاک

محترم کیسے نہ ہو آب و ہَوا اس شہر کی
آلؓ و اصحابؓ نبیؐ کا گھر رہا وہ شہرِ پاک

جس سے اُلفت ہے خدا کو، جو ہے محبوبِ زمن
میرے دل میں ہے نبیِؐ پاک ﷺ کا وہ شہرِ پاک

مُستنیر اس سے ہے ذرّہ دنیا کا رشید
نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ضیا وہ شہرِ پاک

تین دن مکّہ، گیارہ دن وہاں رہتا ہُوں میں
وادیٔ بطحا سے ہے مجھ کو سوا وہ شہرِ پاک

سب مسلمانوں کی اُمیدوں کا مرکز ایک ہے
دلنواز و دلنشین و دلکُشا وہ شہرِ پاک

آرزو محمودؔ میرے دل میں ہے اُس کی بسی
یا خدا، ہر سال تُو مجھ کو دکھا وہ شہرِ پاک



آقا ﷺ کا لُطف یاب ہے وہ شہرِ لاجواب
خود اپنا اِک جواب ہے وہ شہرِ لاجواب

نبیوں میں سر بلند ہیں جو اُس کے شہریار ﷺ
شہروں میں انتخاب ہے وہ شہرِ لاجواب

یثرب نہیں، مدینہ ہے، طیبہ ہے طابہ ہے
پاتا عجب خطاب ہے وہ شہرِ لاجواب

جب تک وُہ بے نقاب نہ تھا، لامکاں رہا
ہاں، اب تو بے نقاب ہے وہ شہرِ لاجواب

اُس کو سلام کیوں نہ کروں، زائرین کو
کرتا جو بہرہ یاب ہے وہ شہرِ لاجواب

جس نے بدل کے رکھ دیا نقشہ حیات کا
اک دینی انقلاب ہے وہ شہرِ لاجواب

مرہونِ منت اُس کے ہیں، ہیں شہر جس قدر
احسان کا سحاب ہے وہ شہرِ لاجواب

جاؤ حزیں تو لاؤ وہاں سے مسرتیں
یُوں دفعِ اضطراب ہے وہ شہرِ لاجواب

محمودؔ اُس طرف ہیں رواں اہلِ دل تمام
اِک منزلِ صواب ہے وہ شہرِ لاجواب



طیبہ ہے سرور ﷺ کا شہرِ پاک، شہرِ محترم
پاک پیغمبر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

اُلفت و اخلاص کے، ایثار کے، احسان کے
منبع و مصدر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

دیکھنا اس کا، شفاعت کی نویدِ معتبر!
شافعِ محشر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم!

بابِ جبریل و منار و گنبدِ خضرائے پاک
اِس حسیں منظر کا شہرِ پاک شہرِ محترم

ذاتِ پاکِ کبریا کا بھی پسندیدہ ہُوا
ذات کے مظہر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

مَیں گدا ہوں، کوچۂ سرکارِ والا ﷺ کا گدا
ہے گدا پرور ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

جن سے اُلفت ہے نبی ﷺ کو، جن کو اُلفت اُن سے ہے
ایسے ہر پتھر کا شہرِ پاک شہرِ محترم

بیرِ ناقہ، بیرِ عثمانؓ و علیؓ کا شہر ہے
صاحبِ کوثر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

منزلِ مقصود و مطلوبِ دلِ محمودؔ ہے
سیّد و سرور ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم



وجہِ سعادت شہرِ محبت
شہرِ رسالت شہرِ محبت

شہرِ سخا ہے، شہرِ بقا ہے
قریۂ رحمت شہرِ محبت

شہرِ کرم ہے، شہرِ وفا ہے
ارضِ کفایت شہرِ محبت

میری نگہ میں گھر کر گیا ہے
یہ شہرِ الفت، شہرِ محبت

شوقِ حضوری اس سے ہے قائم
جانِ لطافت شہرِ محبت

وہ میرے آقا، وہ میرے مالک ﷺ
اُن کی عنایت شہرِ محبت

شانِ عبادت کا بھی ہے مظہر
رُوحِ عبادت شہرِ محبت

چاہو تو پوچھو محمودؔ مجھ سے
ہے میری چاہت شہرِ محبت

اس طرح جا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
دل میں بسا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

تنظیم کی ہے مملکتِ قلب و رُوح کی
فرمانروا رلیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

ذکر ان میں یا تو میں نے کیا لامکاں کا
شعروں میں پا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

ہر رنج و غم کا اپنے، تو سب خواہشات کا
قصّہ سُنا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

اس واسطے کہ اپنا کہیں مُصطفیٰ ﷺ مجھے
اپنا بنا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

امداد کی ہے خوابوں نے کچھ اس طرح مری
یاں پہ بُلا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

قدموں کو بھی لگن ہے وہاں کی لگی ہوئی
دل نے جو آ لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

پہنچوں گا ایک دن تو میں خالق تلک ضرور
جب واسطہ لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

محمودؔ مجھ کو پاس بُلاتا رہے گا اب
میں نے منا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

طیبہ سا اور قریہ جہاں میں نہیں کہیں
اک شہرِ بے مثال یہ شہرِ جمال ہے

ہر جا پہ ابتہاج و مسرت ہے ضَوفگن
بے رنج و بے ملال یہ شہرِ جمال ہے

قریہ پسندِ خاطرِ خالق یہی تو ہے
ہاں، لُطفِ ذُوالجلال یہ شہرِ جمال ہے

مُدّت سے بس گیا ہے جو قلب و نگاہ میں
کس درجہ با کمال یہ شہرِ جمال ہے

آئینہ دارِ مہر و وفا و خلوص و خُلق
گو بستۂ جلال یہ شہرِ جمال ہے

ذرّے حسین اِس کے، فضاؤں میں دلکشی
اس درجہ خُوش جمال یہ شہرِ جمال ہے

سرکار ﷺ ہیں یہاں جَسدِ ظاہری کے ساتھ
اِس طرح لازوال یہ شہرِ جمال ہے

فردوس ہے مثال اِس شہرِ جمال کی
فردوس کی مثال یہ شہرِ جمال ہے

اِس کی فضا میں لذّتِ آغوشِ مصطفیٰ ﷺ
یُوں معنیٔ وصال یہ شہرِ جمال ہے





محمودؔ بُلائے تو سہی شہرِ مُقدّس
تیّار ہُوں چلنے کو ابھی شہرِ مُقدّس

تقدیس کی اسلام میں تعریف یہی ہے
مُسلم کے لیے شہرِ نبی ﷺ شہرِ مُقدّس

دل شاد وہ ہو جائے گا، پائے گا مُرادیں
پہنچے گا جو رنجیدہ کوئی شہرِ مُقدّس

وہ زائرِ خوش بخت کو دیتا ہے نویدیں
کرتا ہے غموں سے بھی بری شہرِ مُقدّس

دیکھو تو وہاں لُطفِ خُدا عام ہے کتنا
جاؤ تو ذرا تُم بھی کبھی شہرِ مُقدّس

ایمان کی تکمیل کا اعلان ہے مکّہ
ہے مومنِ کامل کی خوشی شہرِ مقدّس

یُوں روح پہ سرکار ﷺ کا ہے ابرِ کرم بار
لاتا ہے نگاہوں میں نمی شہرِ مُقدّس

پہنچاؤ مجھے شہرِ مُقدّس میں عزیزو!
آقا ﷺ مرے جس جا ہیں، وُہی شہرِ مُقدّس

جس شہر کی کھاتا ہے قسم خالقِ اکبر
محمودؔ ہے آقا ﷺ کا وُہی شہرِ مُقدّس



جس کی نظروں میں بسی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
اُس کو ہے وجہِ خوشی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

اُس کے نظاروں کو آنکھوں میں بسایا میں نے
چُوم لی، جب بھی ملی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

والہانہ کبھی سینے سے لگاتا ہوں اُسے
سر پہ رکھتا ہوں کبھی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

ہوں گی محشر میں جو تاریکیاں چاروں جانب
روشنی دے گی بڑی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

کینوَس دل کا ہُوا، رنگ محبّت کے لگے
یُوں مقدّر سے بنی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

فضلِ ربّی کی، تو الطافِ نبی ﷺ کی یارو
رہنے دے گی نہ کمی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

اپنے احباب سے رکھتا ہوں یہی اک خواہش
مجھ کو مل جائے کوئی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

سرورق "نعت" کے جتنے ہیں، سجے ہیں اس سے
ہر شمارے پہ چھپی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

رُوحِ محمودؔ کی اک جنّت میں طیبہ پہنچی
آئی نظروں میں جُونہی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر



مدینہ شہرِ عطا ہے دیارِ اُنس و وفا
ہمارے دل میں بسا ہے دیارِ اُنس و وفا

یہاں کی خاک کے ذرّے ہیں رُوکشِ خُورشید
مِرے نبی ﷺ کی ضیا ہے دیارِ اُنس و وفا

یہ وہ مکاں ہے کہ ہے راس میں لامکاں بھی گُم
حدود توڑ گیا ہے دیارِ اُنس و وفا

یہ خاکِ خُلقِ رسُولِ امیں ﷺ کی ہے وارث
دیارِ صدق و صفا ہے دیارِ اُنس و وفا

یہاں سے چشمے اُبلتے ہیں لُطف و رحمت کے
عطا میں سب سے سوا ہے دیارِ اُنس و وفا

یہیں سے مجھ کو ملا، جو کیا طلب میں نے
کہ شہرِ جُود و سخا ہے دیارِ اُنس و وفا

کرے کوئی تو کرے اِس زمین سے اُلفت
محبّتوں کا صِلہ ہے دیارِ اُنس و وفا

مُراد پاؤ گے، جاؤ گے جھولیاں بھر کر
کسی کی شانِ عطا ہے دیارِ اُنس و وفا

ہر ایک شہر سے محمودؔ سارے عالَم میں
مجھے عزیز ہُوا ہے دیارِ اُنس و وفا



طیبہ ہے نبوّت کا نگر، مسکنِ سرکار ﷺ
ہے مامنِ ہر جن و بشر مسکنِ سرکار ﷺ

جلوے مرے خالق کے نظر آئیں گے اُن کو
دیکھیں گے جو اربابِ نظر مسکنِ سرکار ﷺ

ہو ذکرِ مدینہ تو مٹے شب کا اندھیرا
ہے مرکزِ انوارِ سحر مسکنِ سرکار ﷺ

ہوتے ہیں سرافرازِ دو عالم وُہی بندے
جو دیکھتے ہیں خاک بسر مسکنِ سرکار ﷺ

اکرام کی بارش اُسی خُوش بخت پہ ہوگی
دیکھے گا جو با دیدۂ تر مسکنِ سرکار ﷺ

ہو جائیں ابھی روضۂ عالی پہ تصدُّق
یوں دیکھتے ہیں نجم و قمر مسکنِ سرکار ﷺ

حق دار شفاعت کا تو جنّت کا سزاوار
اک بار بھی دیکھے جو بشر مسکنِ سرکار ﷺ

دونوں تھے رفیق آپ ﷺ کے، اور آج تلک ہیں
ہے مسکنِ صدیقؓ و عمرؓ مسکنِ سرکار ﷺ

محمودؔ کئی بار میں حسّن گیا ہُوں
کعبہ بھی ہے بے مثل... مگر مسکنِ سرکار ﷺ



آقا ﷺ کا شہرِ رحمت، یہ قریۂ محبّت
ہے آرزو کی جنّت، یہ قریۂ محبّت

اک سر بسر تجلّی، اک نُور ہے سراپا
ہے کتنا خُوب صُورت یہ قریۂ محبّت

جو آئے گا یہاں پر، پائے گا وہ شفاعت
دیتا ہے یہ شہادت یہ قریۂ محبّت

رقّتِ دلِ حزیں کو، چشمِ ادب کو گوہر
دیتا ہے وقتِ رُخصت یہ قریۂ محبّت

محور مسرّتوں کا، مرکز لطافتوں کا
ہے رُوح کی بشاشت یہ قریۂ محبّت

رکھتا ہے جو عقیدت، بستا ہے اُس کے دل میں
سرکار ﷺ کی بدولت یہ قریۂ محبّت

اِس میں قیام فرما ہیں رحمتِ دوعالم ﷺ
یُوں ہے دیارِ رحمت یہ قریۂ محبّت

اِس شہرِ اتقا میں آئے، ہے کس کو یارا!
جب تک نہ دے اجازت یہ قریۂ محبّت

محمودؔ عشق و اُنس و اخلاص کا، وفا کا
ہے اک نشانِ عظمت یہ قریۂ محبّت



طیبہ ہے، شہرِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا نگر
میری منزل، میرا مقصد ہے اُجالوں کا نگر

کیوں نہ ہو یہ شہر تسکین و طمانینت کا گھر
مسکنِ پُرنُورِ احمد ﷺ ہے اُجالوں کا نگر

حامد و محمود و احمد ﷺ اس نگر کے شاہ ہیں
شاہد و مشہود و اشہد ہے اُجالوں کا نگر

درسِ انوارِ خُدا لینا ہو جس خُوش بخت کو
پہنچے طیبہ میں کہ ابجد ہے اُجالوں کا نگر

بڑھ گیا ہے ذکر سے اس کے، مری آنکھیں کا نُور
شہرِ انوارِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا نگر

اِستراحت اس جگہ فرما رہے ہیں شاہِ حُسن ﷺ
قریۂ حُسنِ مُجسّد ہے اُجالوں کا نگر

جو یہاں پہنچا، حصارِ نُور میں داخل ہُوا
لامکان و عرش کی حد ہے اُجالوں کا نگر

ہر شرف کی انتہا ہے خاکِ پاکِ شہرِ نُور
اکرم و اَلطف ہے، اَمجد ہے اُجالوں کا نگر

محورِ رُشد و ہدایت، مرکزِ علم و یقیں
کہ رشیدؔ احمد کہ ارشد ہے اُجالوں کا نگر



کچھ اس طرح سے مُنوّر حضُور ﷺ کا گھر ہے
خدا کے نُور کا محور حضُور ﷺ کا گھر ہے

مری نگاہ میں ہریالیوں نے ڈیرا کیا
کہ زیرِ قُبّۂ اَخضر حضُور ﷺ کا گھر ہے

درِ کریم نے جس کے، شفاعتیں بانٹیں
یہ لُطفِ داورِ محشر حضُور ﷺ کا گھر ہے

میں کس لیے نہ کروں اس کو روز و شب سجدے
کہ کعبے کے پسِ منظر حضُور ﷺ کا گھر ہے

ہماری ماںؓ کا مقامِ رفیع کیا کہنا
کہ اُن کا حُجرۂ انور حضُور ﷺ کا گھر ہے

مرے لبوں پہ نہ شیخینؓ کا ہو کیسے ذکر
جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضُور ﷺ کا گھر ہے

مدینے جا کے جو زمزم کے جام ہم نے پیے،
لگا کہ برسرِ کوثر حضُور ﷺ کا گھر ہے

عجیب لُطف ہے اُس سرزمیں پہ سجدوں کا
وہ سرزمیں کہ جہاں پہ حضُور ﷺ کا گھر ہے

ہزاروں جنّتیں محمودؔ ہیں نثار اس پہ
حریمِ عرش کا منظر حضُور ﷺ کا گھر ہے





طیبۂ اقدس کی صورت مرکزِ نورِ نبی ﷺ
شہرِ آقا ﷺ، شہرِ الفت، مرکزِ نورِ نبی ﷺ

جس جگہ سرکار ﷺ ہیں، ہیں نور و رحمت بھی وہاں
اس طرح ہے نور و رحمت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

دل شگفتہ ہو گیا، جب بھی پڑی اس پر نظر
سب کو دیتا ہے مسرت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

ایسا لگتا ہے کہ ہیں انوارِ ربِّ ذوالجلال
دیکھ اے چشمِ بصیرت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

ہے ادب گاہِ نظر وہ، سجدہ گاہِ دل ہے یہ
رکھتا ہے مکّہ سے نسبت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

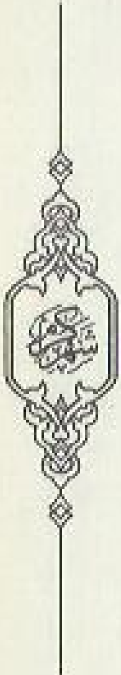
سب سیہ کاروں کا ملجا اور مامن ہے یہی
اس قدر رکھتا ہے وسعت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

رشک کرتا ہے فلک مینار و گنبد پر بجا
ہے زمیں کی زیب و زینت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

دل تڑپتا ہے کہ ہو ہر سال طیبہ حاضری
دیکھ لے جذبوں کی شدت مرکزِ نورِ نبی ﷺ

ہے تہی کیسہ بھی اور عاری عمل سے بھی رشید
اس کو دکھلاتی ہے قسمت مرکزِ نورِ نبی ﷺ





جاتا ہوں لے کے دیدۂ تر مصطفیٰ نگر
کرنے کو نذر، ہوں یہ گہر مصطفیٰ نگر

ذرّوں پہ اس کے، انجم و مہ بھی ہیں جب نثار
کیسے کہوں، ہے رشکِ قمر مصطفیٰ نگر

تاریک رات کا نہ جہاں سے گزر ہوا
ہے وہ دلیلِ حسنِ سحر مصطفیٰ نگر

اوروں سے سر بلند نظر آئے گا وہی
پہنچے گا جو بھی خاک بسر مصطفیٰ نگر

پائے گا دین و دنیا کی سب نعمتیں وہاں
پہنچے گا جو بھی سائل در مصطفیٰ نگر

رضواں بہشت میں اُسے خود لے کے جائیں گے
جس کا ہے ذوقِ حسنِ نظر مصطفیٰ نگر

خوابوں ہی میں سہی، کہیں تصویر میں سہی
ہر وقت ہو تو پیشِ نظر مصطفیٰ نگر

واں پر قیام کا تو مجھے حوصلہ نہیں
تدفین کے لیے ہو مگر مصطفیٰ نگر

ہر سال اُس کے در پہ دے محمودؔ حاضری
معبودؔ لے کے جائے اگر مصطفیٰ نگر



جو دیکھے دیدۂ بینا قیام گاہِ نبی ﷺ
ہو بامِ عرش کا زینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

مقام اس کا ہُوا ہر مقام سے بالا
بنا ہے جب سے مدینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

یہیں سے اُس کو ملی، عافیت ملی جس کو
ہے جائے امن و سکینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

لطافتوں کا، نظافت کا، حُسن و خوبی کا،
محبتوں کا خزینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

یہیں کے ٹکڑوں پہ انسان سارے پلتے ہیں
سخاوتوں کا دفینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

یقیں نہ آئے تو مُوسیٰؑ سے پوچھیے جا کر
ہے رشکِ وادیٔ سینا قیام گاہِ نبی ﷺ

خبر، زمانہ، تعجب — نہیں، نہیں، رحمت
رسائی، مجھ سا کمینہ، قیام گاہِ نبی ﷺ

بلائے موجۂ گرداب میں ہے اک ساحل
سلامتی کا سفینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

ہر اک مقام سے محمودؔ ہو نہ کیوں ارفع
بنے تمھارا جو سینہ قیام گاہِ نبی ﷺ



مسرّت زا، نشاط افزا، ادب گاہِ محبت ہے
مدینہ، طیبہ، طابہ ادب گاہِ محبت ہے

نیاز عشق کے داعی مؤدّب ہیں یہاں آ کر
کہ ذوق و شوق کی دُنیا ادب گاہِ محبت ہے

ادب طیبہ سے نکلا ہے، محبت یاں سے پھوٹی ہے
نگاہوں کا کرو سجدہ، ادب گاہِ محبت ہے

یہاں آرام فرما آلؓ و اصحابؓ پیمبرؐ ہیں
یہیں آقا ﷺ کا ہے روضہ، ادب گاہِ محبت ہے

تمنّاؤں کا مرکز ہے یہ محور ہے خیالوں کا
مرے جذبوں کا سرمایہ ادب گاہِ محبت ہے

کوئی قریہ مدینے کے مماثل ہو نہیں سکتا
کہ عالم میں یہی یکتا ادب گاہِ محبت ہے

مُہذب ہو گئیں اقوامِ عالم، جس کی حکمت سے
تمدّن آفریں ایسا، ادب گاہِ محبت ہے

محبت کبریا کو بھی اِسی سے ہے تو مجھ کو بھی
سمجھ میں آ گیا، طیبہ ادب گاہِ محبت ہے

محبت جس مسلماں کو بھی ہے محمودؔ، اِس سے ہے
یہ شہرِ خُوشنُما تنہا ادب گاہِ محبت ہے





مرکزِ انوارِ ربّانی ہے طیبہ کا حرم
باعثِ ہر جلوہ سامانی ہے طیبہ کا حرم

امن بھی اس کی عطا، ایمان بھی اس کا کرم
ارتکازِ جوشِ ایمانی ہے طیبہ کا حرم

اس جگہ تشریف جب رکھتے ہیں محبوبِ خدا ﷺ
یوں عُلو رکھتا ہے، لاثانی ہے طیبہ کا حرم

کرتے ہیں اس سے مہ و خورشید و انجم کسبِ نُور
وجہِ تابانی و رخشانی ہے طیبہ کا حرم

جلوہ جلوہ ضَوفگن آقا ﷺ کا شہرِ پاک ہے
مُستنیرِ نُورِ ایمانی ہے طیبہ کا حرم

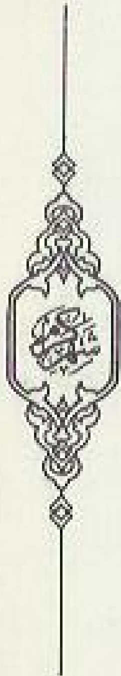
میرے آقا نے یہاں رکھّی ریاست کی اَساس
اِس طرح درسِ جہانبانی ہے طیبہ کا حرم

اک کنیزک یہ نگارِ شاعری بھی آپ ﷺ کی
معدنِ رمزِ سُخن دانی ہے طیبہ کا حرم

اک حصارِ عافیت، اک امن کا آماجگاہ
یُوں برائے نوعِ انسانی ہے طیبہ کا حرم

جیسے مکّہ کا حرم ہے وجہِ تعظیم و ادب
اِس طرح وجہِ ثنا خوانی ہے طیبہ کا حرم





قیام گہِ حبیبِ خُدا ﷺ مدینہ ہے
مری مُراد، مرا مُدّعا مدینہ ہے

رُتیں بدل گئیں، منظر کھُلے، فضا نکھری
حضُور ﷺ آئے تو یثرب بنا مدینہ ہے

حضُور ﷺ مملکتِ دل کے ہیں اگر حاکم
تو کائنات کا فرمانروا مدینہ ہے

ہیں ساری عظمتیں پست اُس کی خاک کے آگے
تمام رفعتوں سے ماورا مدینہ ہے

نہ ہو مقامِ پیمبر ﷺ سے آشنا جو شخص
وہ جانتا ہی نہیں ہے کہ کیا مدینہ ہے

مدینے پہنچوں گا ہر سال، ہے یقیں مجھ کو
نبی ﷺ کے پیار کا یارو، صلہ مدینہ ہے

قدیم طیبہ تو اب بن گیا حَسیں مسجد
وسیع تا حدِ ارضِ قُبا مدینہ ہے

جو اِن میں ایک ہے لازم تو دُوسرا ملزُوم
ہے قبلہ کعبہ تو قبلہ نُما مدینہ ہے

علاج میرا بھی محمودؔ ہے وُہی مٹّی
مریضِ ہجر کو دارُالشفا مدینہ ہے



دُنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکرِ خیر
محشر میں وہ سُنیں گے مدینے کا ذکرِ خیر

وہ صاحبِ مدینہ ہیں اللہ کے حبیب ﷺ
لب پر ہے جن کے صدقے، مدینے کا ذکرِ خیر

ہے ذوق سب اعزّہ و احباب کا یہی
گزری ہے کرتے سُنتے مدینے کا ذکرِ خیر

دل میں حضور ﷺ ہی کے سُخن ہیں، خدا گواہ!
لب پر رہا ہے اپنے مدینے کا ذکرِ خیر

میں نے حریم خالق و مالک کو پالیا
واللہ! خوب کر کے مدینے کا ذکرِ خیر

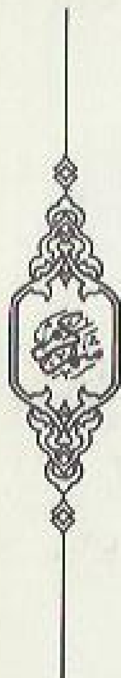
کرتی ہے اُس پہ ارضِ مدینہ نوازشیں
جس نے کیا ہے دل سے مدینے کا ذکرِ خیر

میرے لبوں سے بات نکلتی ہے جب کبھی
کرتا ہوں سب سے پہلے مدینے کا ذکرِ خیر

میری زبان لال رہے گی اسی طرح
کرتی ہے فضلِ رب سے مدینے کا ذکرِ خیر

محمودؔ پا کے نعمتیں خلدِ بریں کی بھی
کرتا رہوں گا اپنے مدینے کا ذکرِ خیر





بہار کی ہے روشنی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں
یہ ہے صفت رچی ہوئی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

وہ آدمی عجیب ہے، عجیب اُس کی زندگی
نہیں گیا جو جیتے جی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

ہر ایک شخص آشنا لگے گا آپ کو یہاں
نہیں ہے کوئی اجنبی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

اک آن میں بُلا لیا مرے حضور ﷺ نے وہاں
جُونہی دُعا رسا ہُوئی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

بہشت میں اُسے بہ عزّ و جاہ لے کے جائیں گے
پہنچ گیا جو آدمی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

کسی بھی شخص کو کبھی ہُوئی ہے آج تک، کہو
کسی بھی چیز کی کمی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

یہ کس کا لُطفِ خاص ہے کہ ہے بہ حیرتِ نظر
سیاہ کار مجھ سا بھی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

مرا خدائے لم یزل، مرا کریم کبریا،
جو ڈھونڈ لو تو ہے اسی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں

عجیب ہیں رشید کے خیال کی لطافتیں
ابھی یہاں تھا یہ، ابھی مدینۃُ الحبیب ﷺ میں



منظرِ جنت بھی دکھلائے مدینے کا خیال
سچ کہوں، جی کو فقط بھائے مدینے کا خیال

مُسکراتا ہے خُدا عرشِ عُلیٰ پر، ہمدمو!
جب کسی خوش بخت کو آئے مدینے کا خیال

جب تلک زندہ رہوں، اس پر رہے قائم حیات
دل کی ہر دھڑکن میں بس جائے مدینے کا خیال

کل معیّت اُس کو مل جائے گی آقا ﷺ کی ضرور
جو بھی بخت آج اپنائے مدینے کا خیال

روز و شب جن کے گزرتے ہیں نبی ﷺ کے شہر میں
مجھ کو عظمت اُن کی سمجھائے مدینے کا خیال

ہاں بقیعِ پاک کی مٹّی اُسے مل جائے گی
قلب میں جس کے سما جائے مدینے کا خیال

حاضری جب تک نہیں ہوتی دیارِ قدس میں
ہائے یادِ مُصطفیٰ ﷺ، ہائے مدینے کا خیال

وہ ثنائے طیبۂ اقدس میں رہتا ہے مگن
روز و شب جس شخص کو بھائے مدینے کا خیال

کر گئے راسخ رشید احمد کے قلب و ذہن میں
رحمتِ سرکار ﷺ کے سائے مدینے کا خیال



شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے مدینہ طیّبہ
اور اسی باعث مُکرّم ہے مدینہ طیّبہ

باعثِ ایجادِ عالم ہیں نبیِّ دوسرا ﷺ
وجہِ استحکامِ عالم ہے مدینہ طیّبہ

لائقِ تعظیم و اکرام و وقار و احترام
شہرِ آقائے معظّم ﷺ ہے مدینہ طیّبہ

انتہائے اُلفت و اِخلاص کی، ایثار کی
ایک تجسیمِ منظّم ہے مدینہ طیّبہ

مُصطفیٰ ﷺ بھی زائرِ طابہ پہ کرتے ہیں کرم
وجہِ لُطفِ ربِّ اکرم ہے مدینہ طیّبہ

جو یہاں پہنچا، وہ حصنِ مرحمت میں آ گیا
باعثِ الطافِ پیہم ہے مدینہ طیّبہ

اور کوئی شہر اس کا مثل ہو، ممکن نہیں
دُنیا انگوٹھی ہے، خاتم ہے مدینہ طیّبہ

اس کی آغوشِ کرم ہر آن رہتی ہے کُھلی
زائروں کا خیر مقدم ہے مدینہ طیّبہ

آٹھ برسوں سے بسا محمودؔ کی نظروں میں ہے
سامنے اخترؔ کے ہر دم ہے مدینہ طیّبہ



کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایاتِ مدینہ
بند آنکھوں میں پاتا ہوں نشاناتِ مدینہ

ہے آئنہ در آئنہ اِک نُور کا عالم
بڑھ کر ہیں مہ و مہر سے ذرّاتِ مدینہ

منصب کی بِنا پر ہے، خُوشا میرا مقدّر
گاتا ہُوں ہمہ وقت جو نغماتِ مدینہ

لو جاؤ مدینے، تمھیں سو بار مبارک
آؤ تو سناؤ مجھے . حالاتِ مدینہ

بدبخت ہے، مُفلِس ہے وہ کم ظرف ہے انساں
کر دے جو فراموش مداراتِ مدینہ

مجھ ایسے سیہ کار کو بھی جس نے نوازا
دیکھی ہیں عجب میں نے روایاتِ مدینہ

اِس بار بھی الطاف و کرم کی ہے توقع
ہر رات کو ہوتے ہیں اشاراتِ مدینہ

دیتے ہی رہیں گے مجھے سرکار ﷺ اجازت
دیکھوں گا کسی بار میں دیہاتِ مدینہ

سرکار ﷺ کا محمودؔ کرم مجھ پہ ہے وافر
حاصل ہیں جو مجھ کو بھی مراعاتِ مدینہ



دیکھوں گا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
ہے جلوہ درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

جس کا کوئی ہمسر نہیں، ثانی نہیں جس کا
ہے ایسا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

عرفانِ خداوند کی منزل کی طلب کا
ہے رستہ درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

ہر چیز اِسی در سے میسّر ہُوئی مُجھ کو
ہے میرا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

نظروں میں کوئی در نہ جچا ہے، نہ جچے گا
یُوں دیکھا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

معلوم ہُوا، عرشِ بریں پر چلا آیا
جب دیکھا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

زُوّارِ مدینہ! یہ ذرا پھر سے بتاؤ!
ہے کیسا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

وہ دل کہ ہے سرشار محبّت میں نبی ﷺ کی
ہے گویا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

محمودؔ ذرا دیکھ سرِ عرشِ الٰہی
ہے لکھا "درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ"



جدھر جھکا ہے میرا سر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے
مرے حضور ﷺ کا نگر مدینۃ الرسول ﷺ ہے

جہاں طلب ہے مختصر، مگر عطا فزوں ہوئی
جہاں کرم ہے بیشتر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے

گیا ہوں بار بار یوں تو مکۂ مکرمہ
مدینۃ الرسول ﷺ پر مدینۃ الرسول ﷺ ہے

جو چاہتی ہے تُو کہ اُس کی دید سے اُٹھائے لطف
عروسِ اشکِ تر، سنور! مدینۃ الرسول ﷺ ہے

کسی طرح کا خوف اُسے نہ ہو گا روزِ حشر کو
کسی کے قلب میں اگر مدینۃ الرسول ﷺ ہے

جو متقی ہیں، اُن کی تو یہی ہے خواہشِ دلی
یہیں ہو زندگی بسر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے

مری نگاہ و قلب کا جو کعبہ ہے تو دوستو!
اُسی طرف کو ہے، جدھر مدینۃ الرسول ﷺ ہے

قدم تو ہیں اُٹھے ہوئے، نظر جھکی ہوئی نہیں
ادب، ادب! ٹھہر، ٹھہر! مدینۃ الرسول ﷺ ہے

پتا دیارِ مصطفیٰ ﷺ کا پوچھ لو رشید سے
جدھر جھکا ہے اِس کا سر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے



ہر مراد پاتا ہوں طیبۂ مقدس سے
خوش نصیب ٹھہرا ہوں طیبۂ مقدس سے

گر بُرا بھی ہوں، جب بھی ہوں گدا مدینے کا
اِس بنا پہ اچھا ہوں طیبۂ مقدس سے

ہے وہاں کے گنبد سے میرے گھر کی شادابی
پھولتا ہوں، پھلتا ہوں طیبۂ مقدس سے

اِذن لے کے آتا ہوں پھر وہاں پہنچنے کا
جب بھی میں پلٹتا ہوں طیبۂ مقدس سے

دل سے لوگ یُوں میرا احترام کرتے ہیں
گویا ایک ذرّہ ہوں طیبۂ مقدس سے

دل کو چھوڑ آیا ہوں بے خودی کے عالم میں
جب سے لوٹ آیا ہوں طیبۂ مقدس سے

بار بار جاتا ہوں یہ جو شہرِ آقا ﷺ کو
کچھ تو ساتھ لاتا ہوں طیبۂ مقدس سے

جانتے ہیں سب ساتھی، میں رشید کس دل سے
واپسی کو چلتا ہوں طیبۂ مقدس سے





کوئی لے گیا حُسنِ اعمالِ طیبہ
مجھے لے گیا میرا اقبالِ طیبہ

حقیقت تو ہے صرف اتنی جہاں میں
زمیں تخت ہے، تاجِ اقبالِ طیبہ

نبی ﷺ کے سبب ہے سرافرازِ عالمَ
ہُوا جن کے قدموں سے پامالِ طیبہ

مَیں ہُوں اُمّتی اُن کا، وہ جانتے ہیں
پہنچتے ہیں میرے سب احوالِ طیبہ

خبر ان کو اَلطَّالِعُ لیٰ نے دی ہے
مجھ ایسے جو پہنچے بد اعمالِ طیبہ

ہُوئی حاضری جو کئی بار میری
نبی ﷺ کے کرم پر ہُوا والِ طیبہ

دُعا ہے، وہ پائے بقیعِ مُقدّس
جو بتلائے جا کے مِرا حالِ طیبہ

مُقدّر نے کی یاوری فضلِ حق سے
تو جاتا رہوں گا میں ہر سال طیبہ

یہی اک تمنّا ہے محمودؔ میری
کسی طرح رضواں کو دے ٹال طیبہ





نہ پُوچھو نہ پُوچھو، ہے کیا خُلدِ طیبہ
کمر باندھے مَیں تو چلا خُلدِ طیبہ

وہاں فضلِ خالق، یہاں لُطفِ آقا ﷺ
جُدا ہے بہشت، اور جُدا خُلدِ طیبہ

سمجھتا ہُوں دارُ الاماں جس کو ہمدم!
حرم ہے وہ کعبہ کا، یا خُلدِ طیبہ

یہ دُنیا بہر طور دارُ الفنا ہے
مگر اک ہے جائے بقا خُلدِ طیبہ

بہت ناز کرتا ہے جنّت پہ رضواں
الٰہی! اُسے بھی دکھا خُلدِ طیبہ

طلب گارِ جنّت! ادھر آ، مِری سُن!
مِرے دل کا ہے فیصلہ خُلدِ طیبہ

مِرا جسم پہنچے بقیعِ مُقدّس
مِری رُوح کا مُدّعا خُلدِ طیبہ

گھرا ہے جو نومیدیوں کے بھنور میں
تو اک مرتبہ آزما خُلدِ طیبہ

دُعا ایک محمودؔ کی ہے تو یہ ہے
دکھا ہر برس یا خدا، خُلدِ طیبہ



اللہ کا کرم ہے رحمت پناہِ طیبہ
جو ہے بارگاہِ مکہ، وہ ہے بارگاہِ طیبہ

جس وقت چھا رہے ہوں مجبوریوں کے بادل
آتے ہیں یاد مجھ کو شام و پگاہِ طیبہ

مری جان اُن پہ صدقے کہ وہی ہیں اس کے مالک
مرے شاہِ ہر دوعالم ﷺ، مرے کج کلاہِ طیبہ

صبحیں یہاں کی صبحیں، شامیں یہاں کی شامیں
دنیا سے ہیں نرالے یہ مہر و ماہِ طیبہ

کرتا ہے وہ دعائیں اس کی سلامتی کی
جو ہے اُمتی نبی ﷺ کا، وہ ہے خیر خواہِ طیبہ

طرہ کلف زدہ ہے مینارِ پاک اُن کا
آقا ﷺ کا سبز گنبد گویا کلاہِ طیبہ

ہے آدمی مسافر، ہر وقت ہے سفر میں
وہ خوش نصیب ٹھہرا، لی جس نے راہِ طیبہ

یہ جلوہ گاہِ طیبہ روشن ہے ہر جہاں سے
روشن ہے ہر جہاں میں یہ جلوہ گاہِ طیبہ

کرتے ہیں رشک مجھ پہ محمود ملنے والے
قسمت سے ہو گیا ہوں میں داد خواہِ طیبہ



ربطِ قوم کی صورت طابۂ مقدس ہے
ایک مرکزِ وحدت طابۂ مقدس ہے

میرے سرورِ عالم ﷺ رحمتِ دو عالم ہیں
اور باعثِ رحمت طابۂ مقدس ہے

تاجدار کرتے ہیں رشک اُس کی قسمت پر
جس غریب کی قسمت طابۂ مقدس ہے

جادۂ محبت ہے شہرِ خالق و مالک
میری منزلِ اُلفت طابۂ مقدس ہے

واسطہ رہے کیوں کر میرا باغِ رضواں سے
ہم نشیں مری جنت طابۂ مقدس ہے

پانچ بار ہو آیا میں دیارِ آقا ﷺ سے
میری خوبیٔ قسمت طابۂ مقدس ہے

بے نوا تو ہوں لیکن اس لیے نہیں پروا
بے نواؤں کی دولت طابۂ مقدس ہے

رنج اور مصیبت میں مبتلا ہوا جب بھی
مجھ کو باعثِ بہجت طابۂ مقدس ہے

مومنوں کے آقا ﷺ کا یہ رشید ہے مسکن
شہرِ رحمت و رافت طابۂ مقدس ہے



بے رنج و یاس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد
منزل شناس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

اُس کو کہاں شدائد و آلام کا خیال
جو بے ہراس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

اسلام شہریارِ مدینہ ﷺ کی ہے عطا
اور دیں شناس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

روزِ نشور بخششِ ربِّ کریم کی
رکھتا جو آس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

دربار میں پہنچ کے بھی، اور راستے میں بھی
آقا ﷺ کے پاس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

طیبہ سے عشق جس کو نہیں، بدحواس ہے
جو باحواس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

مالک حضور ﷺ ہی تو ہیں ہر جسم و جان کے
مالک شناس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

محمودؔ گلستانِ ارم کے گلاب کی
رکھتا جو باس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

ہے ردیفِ طیبہ احسانِ محبت
دل و جاں میرے قربانِ محبت

ہیں یوسفؑ عاشقِ روئے پیمبر ﷺ
مدینہ یوسفستانِ محبت

وہی مدحت سرائے طیبہ ہے
ہوا ہے جو ثناخوانِ محبت

محبت کی جنم بھومی ہے طیبہ
یہی مٹی ہے شایانِ محبت

اُسے اُلفت نہ کیوں طیبہ سے ہو گی
کہ ہے جو مرتبہ دانِ محبت

اُسے ذرّاتِ طیبہ سے ہے اُلفت
جسے حاصل ہے عرفانِ محبت

مدینہ طیبہ ہے جن کی منزل
ہوئے ہیں رہ نوردانِ محبت

رسولِ پاک ﷺ کا سرسبز قبہ
اسے کہتے ہیں ایوانِ محبت

سر افگندہ گیا محمودؔ طیبہ
یہی ہے شانِ شایانِ محبت

ارضِ طیبہ کی خواہش شاملِ محبت ہے
ارضِ طیبہ کا راہی واصلِ محبت ہے

ابجدِ محبت ہے نقشِ گنبدِ خضرا
حاضری مدینے کی حاصلِ محبت ہے

طیبۂ مقدس ہے سرزمین اُلفت کی
اور وہاں کا ہر ذرہ قابلِ محبت ہے

پانی اس علاقے کا مہر و اُنس کا دریا
مٹی اس علاقے کی بھی گِلِ محبت ہے

کس کو کتنی چاہت ہے سرزمینِ طیبہ کی
شہر ہے تو یہ حدِ فاصلِ محبت ہے

اس طرف کو چل پڑنا ہے سفر سعادت کا
اور مدینۂ اقدس منزلِ محبت ہے

قابلِ محبت ہے، صرف جو گیا مکہ
جو مدینے تک پہنچا، قابلِ محبت ہے

حاضری ہوئی جس کی با ادب مدینے میں
صرف ایک وہ بندہ قابلِ محبت ہے

بے محبتِ طیبہ ہے رشیدؔ کون انساں
آدمی ہے کیا وہ جو غافلِ محبت ہے



بلاوا طیبہ کا، دنیا سے ہے جدا اعزاز
مرے لیے ہے یہ واللہ اک بڑا اعزاز

رسولِ پاک ﷺ بلا لیں کسی کو طیبہ میں
کسی نے اس سے بڑا بھی کوئی سنا اعزاز

اُڑا کے لائے مرے پاس خاکِ طیبہ کو
عطا کرے جو مجھے موجِ صبا اعزاز

ہے میرا فرض، کروں مدحِ سرورِ کونین ﷺ
رسائی درِ سرکار ﷺ ہے مرا اعزاز

اُنھیں کہ جن کے دلوں میں ہے اُلفتِ طیبہ
عطا کرے گا قیامت کے دن خُدا اعزاز

میں والدہ کی معیت میں پہلی بار گیا
مرے حضور ﷺ نے مجھ کو عطا کیا اعزاز

میں بار بار مدینہ میں ہو گیا حاضر
مرے رفیق! ذرا دیکھنا مرا اعزاز

وہاں جو ذکر مرا کرتے ہیں کرم فرما
نبی ﷺ کے شہر میں ہے میرا تذکرہ اعزاز

زبان و خامہ پہ محمودؔ مدحِ طیبہ ہے
مرے لیے ہوا یہ میرا مشغلہ اعزاز



"مدینہ مدینہ" جو دل کی صدا ہے
مجھے تو یہ عشق کی ابتدا ہے

وُہی ایک سجدہ قبولِ خُدا ہے
کیا جو درِ مُصطفیٰ ﷺ پہ ادا ہے

اُسی دل میں بستی ہے رحمت خُدا کی
جو دل ہجرِ سرکار ﷺ میں غم کدہ ہے

کہیں دُور و نزدیک طیبہ کے ہو گا
دل نعت خوانندہ جو گُم شُدہ ہے

وُہ جائے مدینے میں، گنبد کو دیکھے
یہاں پر جو دلگیر ہے، غم زدہ ہے

رہو گامزن راہِ طیبہ پہ ہر دم
اگر بوجھ عصیاں کا تُم پر لدا ہے

الٰہی! مجھے پھر دکھا دے مدینہ
صدا میرے لب پر یہی اک سدا ہے

میں ہر بار جاتا ہوں مکّہ بھی لیکن
یہاں حاضری کا مزا ہی جُدا ہے

وہ محمودؔ طیبہ گیا بے تردُّد
جو دل سے گلِ طیبہ پہ فدا ہے

طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے گر توقُّع
کر لے یقین، ہو گی یہ بار ور توقع

ذراتِ طیبہ سے ہیں یہ مکتسب ضیا کے
کرتے ہیں اپنی پُوری شمس و قمر توقع

طیبہ ہو یا پھر اُس کی تصویر سامنے ہو
رکھتے ہیں بس یہی اک اہلِ نظر توقع

ہر سال حاضری کی مجھ کو ملی اجازت
پوری ہُوئی ہے میری اے دوست! ہر توقع

کیفیتِ حضوری جب ہو رہی ہو حاصل
ہوتی ہے حاضری کی بارِ دگر توقع

مجھ کو نصیب ہو گا دفنِ بقیع غرقد
پُوری کریں گے میری خیرُ البشر ﷺ توقع

ہوں دست بستہ حاضر، وہ مُسکرا کے دیکھیں
گر ہے تو بس یہی ہے اِک مختصر توقع

تجھ کو بلا ہی لیں گے سرکار ﷺ اپنے در پہ
محمودؔ رکھ توکُّل، محمودؔ کر توقع

دس گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا
اُس قریۂ حسیں کی مدح میرا فن رہا

یادِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ ساتھ تھی
جس جا رہا میں، ناعتِ شاہِ زمن ﷺ رہا

ہر شعر میں تھی اُلفتِ شہرِ نبی ﷺ کی باس
ہر مصرعِ حسیں مرا گُل پیرہن رہا

جاری ہے مومنوں کی زبانوں پہ "یا نبی ﷺ"
طیبہ کا ذکر رونقِ ہر انجمن رہا

اک کیف تھا کہ رُوح پہ چھایا رہا مُدام
شہرِ نبی ﷺ کی مدح میں جب تک مگن رہا

ہر صبح، صبحِ نو تھی نبی ﷺ کے دیار کی
اللہ! مجھ پہ مہرِ عطا ضَو فگن رہا

لب پہ رہا ترانۂ لُطفِ رسولِ پاک ﷺ
دل میں خیالِ شہرِ نبی ﷺ موجزن رہا

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی یادوں کے فیض سے
نعتِ رسولِ پاک ﷺ طرازِ سُخن رہا

فضلِ خدا سے فکر و خیالِ رشیدؔ پہ
شہرِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ پرتو فگن رہا



آب و بادِ شہرِ آقا ﷺ تک رسا رخشِ خیال
لُطفِ آقا ﷺ، فضل و اکرامِ خُدا رخشِ خیال

ایک لمحے میں مجھے پہنچا دیا طیبہ تلک،
رَم ہُوا اس درجہ سُرعت سے مرا رخشِ خیال

آ رہا ہے اک سُرور و کیف میرے قلب کو
دے رہا ہے شہرِ سرور ﷺ کا پتا رخشِ خیال

روز اس کے بل پہ کرتا ہوں سعادت کا سفر
میرا طیبہ تک بنا ہے واسطہ رخشِ خیال

گھومتا پھرتا ہے طیبہ کے گلی کُوچوں میں خُوب
ڈھونڈتا رہتا ہے کوئی نقشِ پا رخشِ خیال

یہ پیاماتِ محبّت، یہ کرم کے سلسلے
ہے مری آہِ رسا، پیکِ صبا، رخشِ خیال

دیکھتا ہی رہ گیا ہُوں روضۂ اقدس کو میں
مُجھ سے پہلے ہو گیا ہے جُبّہ سا رخشِ خیال

یہ ہزاروں مرتبہ طیبہ گیا، میں پانچ بار
یوں ہزاروں بار مجھ سے بڑھ گیا رخشِ خیال

کُچھ نہ پھر سُوجھا اسے محمودؔ، خود رفتہ تھا یہ
طیبہ ہی کے آنے، جانے میں رہا رخشِ خیال



طَیبہ میں گُزرے دن سببِ آشتی بنے
بگڑے ہوئے جو کام تھے میرے، سبھی بنے

کیا زندگی جو جنّتِ طَیبہ سے دُور ہو
پہنچوں میں اُس دیار میں تو زندگی بنے

جو شہرِ مصطفیٰ ﷺ و خدا میں بسر ہوئے
وہ چند روز باعثِ خوشی قسمتی بنے

ہر بار جو گذارے ہیں شہرِ رسول ﷺ میں
دس گیارہ دن وُہی تو مِری زندگی بنے

باتیں سُنائے روز پیمبر ﷺ کے دیس کی،
مجھ پہ کرم کرے کوئی، میرا کوئی بنے

چہرے جو غم سے زرد تھے، کُملا گئے تھے جو
تابِ رُخِ نبی ﷺ سے مگر چاندنی بنے

اس شہرِ محترم میں پیمبر ﷺ کے فیض سے
بگڑے ہوئے زمانے کے آخر سبھی بنے

طَیبہ کے جتنے فرد ہیں، مہماں نواز ہیں
ناعری بھی آ کے یہاں دوستی بنے

محمودؔ روز جاتا ہے اُن کی طرف خیال
ہر سال خود بھی جاؤں تو قسمت مِری بنے



کرم نُما ہُوا مجھ پہ مِرا خُدا آخر
میں فضلِ حق سے مدینہ پہنچ گیا آخر

مجھے بُلایا گیا لُطفِ خاص سے طَیبہ
سُنی گئی جو وہاں میری التجا آخر

اثر نبی ﷺ کے ہے ارشادِ طالعِ لی کا
جو مجھ سا معصیت پیشہ وہاں گیا آخر

درود بھیج رسولِ کریم ﷺ پہ پہلے
دیارِ پاک کی باتیں مجھے سُنا آخر

یہاں کے کُوچہ و بازار بھی معطّر ہیں
کہ ہے تو شہرِ پیمبر ﷺ کی یہ فضا آخر

جگہ ملی مجھے قدمینِ سرورِ دیں ﷺ میں
مِلا ہے مجھ کو محبّت کا یہ صِلہ آخر

سرُور و کیف بھی پایا اِدھر مقام ملا
چبُوترے پہ ہُوا میں جو جبّہ سا آخر

مُواجہہ ہے، یہاں پہ نظر نہیں اُٹھتی
یہ لابُدی ہے، نبی ﷺ کا ہے سامنا آخر

نبی ﷺ کے در پہ ضروری ہے حاضری میری
دیارِ سرورِ دیں ﷺ کا ہوں میں گدا آخر



مذکور ہے طیبہ کا مِری خُلدِ سماعت
طیبہ ہی کی باتیں ہیں تِری خُلدِ سماعت

قصّہ نہ سُنا خُلدِ بریں کا مجھے، واعظ!
ہے ذکر مدینہ کا مِری خُلدِ سماعت

آیا مجھے رُؤیا میں مدینے سے بُلاوا
اُتری یہ صدا دل میں، بنی خُلدِ سماعت

طیبہ میں جو آیا تو ملی خواب کی تعبیر
اِس طرح ہوئی چارہ گری خُلدِ سماعت

قُبّہ کے نظارے میں عجب رنگ یہ دیکھا
ہر موجِ ہوا مجھ کو لگی خُلدِ سماعت

طیبہ کی فضاؤں میں ہیں نغماتِ محبّت
ہے یہ بھی حقیقت کہ ہُوئی خُلدِ سماعت

تسکین ملی رُوح کو، گُنبد کو جو دیکھا
آوازِ اذاں مجھ کو ہُوئی خُلدِ سماعت

قدمین میں سرکار ﷺ جو ہوں مجھ سے مخاطب
پھر میری سماعت ہو، مِری خُلدِ سماعت

"محمودؔ! طلب کرتے ہیں آقا ﷺ تجھے فوراً"
ہو کاش یہ آواز کبھی خُلدِ سماعت



ہر لُطف، ہر خُوشی سے سوا اِک سُرور و کیف
شہرِ نبی ﷺ میں مجھ کو ملا اِک سُرور و کیف

گرویدہ کر کے مجھ کو نبی ﷺ کے دیار کا
اللہ نے کیا ہے عطا اِک سُرور و کیف

طیبہ کی حاضری سے مِرے شعر کا فروغ
طیبہ کے پیار کا ہے صلہ اِک سُرور و کیف

تنظیم کا سبق دیا بطحا کی خاک نے
طیبہ کی سر زمیں نے دیا اِک سُرور و کیف

مسجد سے پیرویٔ نبی ﷺ کر کے، بعدِ فجر
پاتا تھا روز تا بہ قُبا اِک سُرور و کیف

جذب و اثر سے قلب و نظر آشنا ہوئے
آقا ﷺ کی بارگہ نے دیا اِک سُرور و کیف

قدموں میں اُن کے بیٹھ کے پڑھتا رہوں درُود
مجھ کو عطا ہو میرے خدا اِک سُرور و کیف

ہر سال گیارہ دن کے لیے بہرِ التفات
دیں گے مجھے حبیبِ خُدا ﷺ اِک سُرور و کیف

شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں محمودؔ حاضری
ہے سب مسرّتوں سے سوا اِک سُرور و کیف



نبی ﷺ کا روضۂ اقدس ہے آستانِ شکیب
قرارِ جاں ہے یہی اور یہی ہے جانِ شکیب

سوائے شہرِ پیمبر ﷺ، سوائے شہرِ اللہ
ہر ایک شہر ہے بے شبہ بے نشانِ شکیب

ہراس و خوف کا کانٹا نکل گیا دل سے
کھلا ہوا ہے مدینے میں گلستانِ شکیب

رسولِ پاک ﷺ کے روضے کا خوش نما گنبد
ہے گویا کشتیٔ اُمت پہ بادبانِ شکیب

مجھے پہنچنا ہے ہر سال شہرِ اُلفت میں
جہاں سکون ہے دل کا، جہاں ہے جانِ شکیب

خدا کرے کہ چھٹی بار بھی وہاں پہنچوں
ہوئی ہے بے سرو ساماں مری دُکانِ شکیب

وہاں سے آئے بُلاوا بالالتزام مجھے
ٹکٹ مدینہ کا ہر سال ہو نشانِ شکیب

چورانوے میں، نہ نوّے میں جا سکا طیبہ
یہاں سے قطع ہوئی، آہ، داستانِ شکیب

دلوں سے ختم ہے محمودؔ نا شکیبائی
ہر ایک زائرِ طیبہ ہے خُوش گمانِ شکیب



حاضری طیبہ کی جب کرتی ہے سامانِ شکیب
سال بھر رہتا ہوں پھر میں منقبت خوانِ شکیب

ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے جب مسلسل غم ملے
پھر بتاؤ کس طرح، کیسے ہو امکانِ شکیب

مجھ کو طیبہ کے سوا آیا کہاں صبر و قرار
گرچہ سمجھاتے رہے سب دوستدارانِ شکیب

جب تلک طیبہ نہ پہنچیں، چھپاتے ہی نہیں
رہتے ہیں منقار زیرِ پر یہ مُرغانِ شکیب

منزلِ مقصود پر جا کر ہی پاتے ہیں سکوں
رہ نوردانِ مدینہ، رہ نوردانِ شکیب

طیبہ جا کے ہاتھ سے چھوٹے نہ دامانِ ادب
یہ رویّہ ہے جسے کہتے ہیں شایانِ شکیب

سال بھر کرتا ہوں ذکرِ شہرِ سرکار ﷺ جہاں
اس طرح ہوں میں کیے از مدح خوانانِ شکیب

ہے سکینت کی جگہ طیبہ، جو ہے جانِ قرار
جانتے ہیں یہ حقیقت رازدارانِ شکیب

اظہر و شہنازؔ بھی عازم ہیں طیبہ کے رشیدؔ
بن گئے آخر کو یہ بھی پاسدارانِ شکیب



ہم بُلائے جاتے ہیں پھر دیارِ آقا ﷺ سے
ہم کو اُنس و اُلفت ہے اپنے پیارے آقا ﷺ سے

فرش پر نہ یہ ہوتا تو حقیر تھی دُنیا
حُسنِ سرزمیں قائم ہے مزارِ آقا ﷺ سے

قبۂ مقدس سے ہے جہاں کی شادابی
نُور کا نکلنا بھی ہے منارِ آقا ﷺ سے

پایۂ عمرؓ کیا ہے؟ کیا ہے اوجِ صدیقؓ؟
یہ رمُوز سمجھے ہیں ہم جوارِ آقا ﷺ سے

اِس میں نام آتا ہے طیبۂ مقدس کا
مطمئن ہوں مَیں ذکرِ کیف بارِ آقا ﷺ سے

گرچہ ایک عاصی ہوں، محترم ہُوں پھر سب میں
ہو کے آیا ہُوں شہرِ پُروقارِ آقا ﷺ سے

ہے یقیں مرے دل کو، پھر بُلائیں گے طیبہ
ہے اُمید الطافِ بے شمارِ آقا ﷺ سے

ساتھ ساتھ رکھتا ہُوں حاضری کی پھر خواہش
جب سے لوٹ آیا ہوں مَیں دیارِ آقا ﷺ سے

پھر پیام آئے گا، جاؤں گا مدینے پھر
پھر اُمید بندھتی ہے اختیارِ آقا ﷺ سے



ہے بد قسمت، کرے حاصل وہ کیا انوارِ آقا ﷺ سے
محبت ہی نہیں جس کو در و دیوارِ آقا ﷺ سے

نہ کیوں انوار کے سانچے میں ڈھل جاتا یہ دل میرا
تمتّع کر لیا دربارِ پُر انوارِ آقا ﷺ سے

کِھلے احساس کے گُلشن میں پھر غُنچے اُمیدوں کے
پیام آیا ہے پھر شہرِ بہار آثارِ آقا ﷺ سے

ضیا افگن زمانے میں رہے، جب تک رہے دُنیا
جو فیضِ نُور پائے گُنبد و مینارِ آقا ﷺ سے

اُحُد سرکار ﷺ کا محبُوب بھی ہے اور مُحِب بھی ہے
محبت کیوں نہ ہو آخر مجھے کہسارِ آقا ﷺ سے

سُنے گا جو بھی گوشِ ہوش سے، وہ فیض پائے گا
فضائیں آج بھی معمُور ہیں گفتارِ آقا ﷺ سے

جو طیبہ سے پلٹتا ہوں، تو پھر طیبہ میں آنے کی
اجازت لے کے ہی ٹلتا ہوں مَیں دربارِ آقا ﷺ سے

کرم فرمائے یہ مٹی تو میری نعش کو ڈھک لے
توقّع ہے یہی خاکِ کرم آثارِ آقا ﷺ سے

یہاں کی حاضری سے دل کی دُنیا کو بدل لینا
گزارش ہے یہی محمودؔ سب زُوّارِ آقا ﷺ سے



منظر یہاں کے دیدۂ حیراں نواز ہیں
ذرّے جو ہیں مدینے کے، مہماں نواز ہیں

کوئی مدینے والوں تک پہنچے تو شوق سے
یہ لوگ ہیں جو شوقِ فراواں نواز ہیں

ہے دل نواز آب و ہوائے دیارِ قدس
ذرّاتِ طیبہ جتنے ہیں، سب جاں نواز ہیں

ہر فرد مضطرب ہے کہ پہنچے وہیں کہیں
گلیاں بھی جس مقام کی ارماں نواز ہیں

طیبہ کے دم سے پھولتے پھلتے ہیں نعت خواں
باسی جو ہیں یہاں کے، ثنا خواں نواز ہیں

اس شہر کی جو بات ہے، ایماں فروز ہے
اشیا یہاں کی جتنی ہیں، ایماں نواز ہیں

ذرّے جو ہیں ستارہ فروزی میں بے مثال
جو خار ہیں یہاں کے، گلستاں نواز ہیں

محمودؔ اس دیار کا اخلاص کیا کہوں
اس شہر کی ہوائیں بھی مہماں نواز ہیں



اشتیاقِ دیدِ طیبہ ہے جو عیدِ اشتیاق
جذب و کیفیت میں ہوں فردِ فریدِ اشتیاق

روز و شب ذکرِ دیارِ پاک میرا کام ہے
روز و شب کرتا ہوں میں گفت و شنیدِ اشتیاق

اے زہے قسمت، پذیرائی مرے آقا ﷺ نے کی
میں گیا طیبہ تو کہلایا مریدِ اشتیاق

سیّد و سرور ﷺ بلاتے ہیں جو طیبہ میں، تو ہے
مجھ سے عصیاں کار پر لطفِ مزیدِ اشتیاق

شہرِ طیبہ تک جو لے جاتی ہے سرمستی مجھے
یہ شرابِ عشق ہے، جو ہے کشیدِ اشتیاق

مجھ پہ در کھولے حضوری کے، مرے فتاح نے
خواہشِ دیدِ مدینہ ہے کلیدِ اشتیاق

آٹھ برسوں میں مدینہ میں گیا ہوں پانچ بار
ماہنامہ "نعت" نے دی ہے نویدِ اشتیاق

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں خدا کے فضل سے
ہر برس ممکن ہے تقریبِ سعیدِ اشتیاق

شہرِ آقا ﷺ میں حضوری کے سبب، محمودؔ ہے
لطف و اکرامِ نبی ﷺ سے مستفیدِ اشتیاق





اِس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب
پاتا ہے طیبہ میں اماں میرا یہ قلبِ مُضطرب

ہے اضطراب اِس کو مگر اتنا کہ یہ مجبور ہے
ہے ہجرِ طیبہ کا نشاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

ہو گا اُسی دم خُرّم و مسرُور، جب بن جائے گا
سرکارِ والا ﷺ کا مکاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

خواہش یہی اِس کی رہی، جائے نہ طیبہ سے کہیں
جس دن سے آیا ہے یہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

آقا ﷺ نے بُلوایا اِسے اپنے دیارِ پاک میں
ایسے ہُوا عرش آستاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

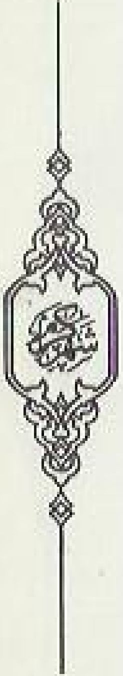
آیا جوارِ طیبۂ اطہر میں میرے ساتھ جب
پہنچا قریبِ لامکاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

ہو گا نہ پھر یہ مضطرب، اے دوست، جب ہو جائے گا
قُربانِ شاہِ مُرسلاں ﷺ میرا یہ قلبِ مُضطرب

خاکِ مدینہ سے بہت اُلفت ہے جان و رُوح کو
ہے اِس محبّت کا نشاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

محمودؔ کی مانند یہ کرتا ثنائے طیبہ
رکھتا کہیں جو اک زباں میرا یہ قلبِ مُضطرب





مدینے جب سے جا کے آ گیا ہُوں
میں اپنے آپ کو اچھا لگا ہُوں

مدینے جا کے کیا کیا مانگتا ہُوں
گدائے سرگروہِ انبیا ﷺ ہُوں

مجھے ہر بار آتا ہے بُلاوا،
بِلا دعوت میں کب طیبہ گیا ہُوں

لبوں پہ ذکرِ طیبہ ہی رہا ہے،
بہر صُورت میں جس سے، جب مِلا ہُوں

مجھے ہر سال طیبہ میں بُلائیں،
مَیں جیسا بھی ہوں، آقا ﷺ، آپ کا ہُوں

سرافرازی مِری گردُوں نشاں ہے
درِ آقا ﷺ پہ ایسا جُھک گیا ہُوں

وہ ہے بابُ السّلام آنکھوں کے آگے
اِسی احساس میں بیٹھا اُٹھا ہُوں

جو دل کی پوچھتے ہو، آؤ، سُن لو!
مدینے روز جانا چاہتا ہُوں

دُعا محمودؔ کی مقبُول ہو جائے
خدایا میں شہیدیؒ دُوسرا ہُوں





پھر ملی سرکار ﷺ کی جانب سے رحمت کی نوید
ذکرِ طیبہ دے رہا ہے مجھ کو جنت کی نوید

آپ ﷺ کے گھر بے اجازت جبرئیلؑ آتے نہ تھے
میں بھی حاضر ہوں، جو ہو مجھ کو اجازت کی نوید

مجھ سا خاطی دیدِ سرور ﷺ کے بھلا قابل کہاں
کاش اُن کے شہر ہی کی ہو زیارت کی نوید

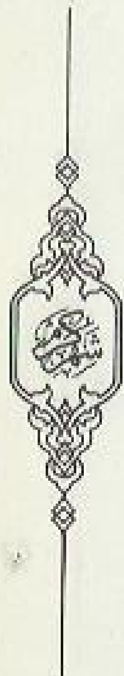
طیبہ و بطحا دیارِ محترمی کے شہر ہیں
ایسے ہی گوشوں سے ملتی ہے مسرّت کی نوید

واں تہجّد کا بھی میں کرتا رہا ہُوں اہتمام
طیبہ جانا ہے مجھے شوقِ عبادت کی نوید

جب نگاہیں میری طیبہ میں رہیں گی سجدہ ریز
میرے آقا ﷺ تب مجھے دیں گے شفاعت کی نوید

کر رہا ہے نعت میں محمودؔ ذکرِ طیبہ
اور ہاتف دے رہا ہے اِس کو جنت کی نوید





اے زہے قسمت کہ بر آئی تمنا پانچ بار
آٹھ برسوں میں مدینہ میں نے دیکھا پانچ بار

شُکرِ باری میں رہا مصروف، اور دیکھا کیا
حُسنِ الطافِ پیمبر ﷺ کا کرشمہ پانچ بار

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں آپؐ کے قدمین نے
میرے احساسات کا دیکھا تماشا پانچ بار

میں نے پایا مختلف انسان اپنے آپ کو
یوں بدل ڈالی گئی اندر کی دُنیا پانچ بار

دن میں سو سو بار ان کو دیکھتا ہوں پیار سے
میری اِن آنکھوں نے دیکھا ہے وہ روضہ پانچ بار

اب ہمیشہ کے لیے یارب! یہیں قائم رہے
اوج پہ آیا جو قسمت کا ستارہ پانچ بار

اب کُھلا رہنے دے اے فتّاح! تو میرے لیے
راستہ سرکار ﷺ نے جو مجھ پہ کھولا پانچ بار

آرزُو ہے، کم سے کم نسبت یہی قائم رہے
ایک بار ابوا گیا ہوں اور طیبہ پانچ بار

یا خدا! محمودؔ کو ہر سال وہ آئے نظر
قبۂ انور کا جو دیکھا نظارہ پانچ بار



طیبہ میں جو کی عرض کہ ہو مجھ کو عطا کچھ
پھر مجھ کو ملا اپنی طلب سے بھی سوا کچھ

طیبہ میں نہ پائیں جو حضوری کی سعادت
پائیں گے نہ اللہ کا وہ لوگ پتا کچھ

طیبہ میں خدا اُس کو پہنچنے نہیں دیتا
آقائے دو عالم ﷺ جو کسی سے ہوں خفا کچھ

طیبہ کی ہوا لائی ہے پیغام حضوری
مجھ کو تو یہ پیغام ملا، تم نے سنا کچھ؟

ہر سال مدینے سے بُلاوا مجھے آئے
فریاد مری عرش تک ہو جو رسا کچھ

وُہ صاحبِ توقیر ہے، قسمت کا دھنی ہے
جس کو درِ اَلطاف و عنایت سے ملا کچھ

اُس شخص نے سب مانگنے والوں کو دیا ہے
سرکار ﷺ کے دربار سے جس نے بھی لیا کچھ

جب پہلی نظر قبّۂ خضرا پہ پڑی تھی
محسُوس ہوا، بڑھ گئی آنکھوں کی ضیا کچھ

کرتا ہے جو دن رات وہ طیبہ ہی کی باتیں
لگتا ہے کہ محمودؔ پہ ہے فضلِ خُدا کچھ

روضۂ سرکار ﷺ، دربارِ رفیعُ المرتبت
جس کے ہیں زُوّار، زُوّارِ رفیعُ المرتبت

سر کشیدہ ہے منارِ نُور طُرّے کی طرح
گنبدِ اخضر ہے دستارِ رفیعُ المرتبت

ہر کلی بے مثل اِس کی، ہر گُلِ تر لاجواب
گلشنِ طیبہ ہے گلزارِ رفیعُ المرتبت

میرے سرکارِ مدینہ ﷺ، میرے محبوبِ خدا ﷺ
دو جہانوں کے ہیں مختارِ رفیعُ المرتبت

اُسوۂ کامل شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہُوا
قابلِ تقلید کردارِ رفیعُ المرتبت

مجھ کو دیتی ہی رہی ہیں میزبانی کا شرف
طیبۂ اقدس کی اقدارِ رفیعُ المرتبت

ہو رہی ہیں لُطف کی اُن پر مسلسل بارشیں
آج بھی جتنے ہیں انصارِ رفیعُ المرتبت

میری نظروں میں، مرے دل میں ہُوا ہے جاگزیں
گنبدِ پُر نُورِ سرکارِ رفیعُ المرتبت ﷺ

جو ہے محبُوب و محبِّ سرورِ عالم ﷺ رشید
ہے اُحُد اک ایسا کہسارِ رفیعُ المرتبت

طیبہ پہنچ کے دوستو، ہم نے اُتارے دُکھ
اپنا وجود کھو گئے سارے ہمارے دُکھ

شاہِ مدینہ سرورِ عالم ﷺ نے عُمر بھر
اُمّت کی مغفرت کے لیے تو سہارے دُکھ

جب پہلی مرتبہ مَیں گیا شہرِ پاک میں
سنگِ درِ رسولِ مُکرّم ﷺ پہ وارے دُکھ

طیبہ سے آ کے، یاد رہی ہر خوشی مجھے
پہنچا وہاں تو بھول گئے مجھ کو سارے دُکھ

یہ جیت ہے کہ طیبہ سے سُکھ مل گئے مجھے
دل کی مُراد پائی وہاں، اپنے ہارے دُکھ

سب مِٹ گئے رسائیِ شہرِ رسول ﷺ سے
بے حد و بے شمار تھے گرچہ ہمارے دُکھ

روضے کے سامنے جو ڈھلے آنسوؤں کی شکل
دل کے اُفق پہ چاند بنے اور ستارے دُکھ

طیبہ کی حاضری سے ہیں یا ہجر کے سبب
جتنے ملے ہیں سُکھ مجھے، جتنے سہارے دُکھ

ان کا ضیاع طیبہ میں محمودؔ ہو گیا
دو کم پچاس سال تو میں نے سنوارے دُکھ



مدینے سے اُٹھے ہیں رحمت کے بادل
جہاں بھر میں پھیلے ہیں رحمت کے بادل

مرے دل میں شہرِ نبی ﷺ کی ہے اُلفت
مرے سر پہ چھائے ہیں رحمت کے بادل

مدینے میں جو ٹوٹ کر ہیں برستے
وہی برکتوں کے ہیں رحمت کے بادل

ہوں محشر میں بھی اِس طرح یا الٰہی!
مدینے میں جیسے ہیں رحمت کے بادل

نَواحی سے محسوس ہوتا ہے مجھ کو
مجھے گھیرے رکھتے ہیں رحمت کے بادل

جو دُنیا سے اُٹھتے ہیں زحمت کے طوفاں
وہ طیبہ میں بنتے ہیں رحمت کے بادل

برستے ہیں دُنیائے انسانیت پہ
جو طیبہ سے آتے ہیں رحمت کے بادل

مجھے لے کے محمودؔ طیبہ میں پہنچے
کچھ ایسے کرشمے ہیں رحمت کے بادل



کچھ ایسی طیبہ میں صبحوں کی روشنی پھیلی
یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں

میں جب سے شہرِ پیمبر ﷺ سے ہو کے آیا ہوں
کوئی بھی شے نہیں، جو دامنِ طلب میں نہیں

سوائے طیبۂ اقدس سے پیار کے، کچھ بھی
مرے دماغ میں، دل میں، نظر کے ڈھب میں نہیں

جو میں ہوں شہرِ حبیبِ کریم ﷺ کا مداح
تو کیا حصارِ عطائے شہِ عرب ﷺ میں نہیں؟

خدا کا گھر بھی حرم ہے، نبی ﷺ کا گھر بھی حرم
نبی ﷺ کی مدح میں کیا ہے جو حمدِ رب میں نہیں

زیادہ طیبہ میں رہتا ہوں میں جو عمرے میں
خدا رحیم ہے میرے لئے، غضب میں نہیں

درود پڑھنے میں جو کیف سا ہے صُفّہ میں
وہ رنگِ بزم، کسی محفلِ طرب میں نہیں

مواجہہ میں جو ملتا ہے چند لمحوں میں
سرور ایسا جہاں بھر کے روز و شب میں نہیں

نبی ﷺ کے شہر کے تذکارِ پاک میں محمودؔ
وہ بات کفر ہے جو حیطۂ ادب میں نہیں



جتنی ثنائے طیبہ مری شاعری میں ہے
اندراج اس کا دفترِ خوش قسمتی میں ہے

طیبہ سے اک تعلّقِ خاطر بندھا رہے
دونوں جہانوں کی تو بھلائی اسی میں ہے

مدحِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کی قسم!
گر لطفِ نعت ہے تو وہ اخلاص ہی میں ہے

طیبہ میں بے نشاں جو رہا، خوب تر ہوا
کتنی بڑی شناخت اِس بے چہرگی میں ہے

ایسا سرور و کیف کہاں، لطف ہے کہاں
طیبہ میں حاضری کی جو اِک گھڑی میں ہے

ہو آرزوئے روضۂ اقدس ز راہِ عجز
جتنی ہے سر بلندی، فرومانگی میں ہے

اے ہم نشیں! نہ پوچھ کہ ہوتی نہیں بیاں
جو کیفیت پہنچ کے وہاں، واپسی میں ہے

اب تک تریپن دن رہا شہرِ رسول ﷺ میں
عرصہ یہی تو خوب مری زندگی میں ہے

طیبہ کی حاضری میں اٹھایا ہے وہ مزا
محمودؔ جو فروتنی و عاجزی میں ہے



بُلاوا طیبہ کا ہے میری بے زری پہ محیط
نبی ﷺ کی چشمِ تلطّف ہے بے بسی پہ محیط

دیارِ پاک کے دریُوزہ گر کا کیا کہنا
یہ مفلسی ہے بہر نوع مُنعمی پہ محیط

یہاں کا مُفلس و نادار سب سے باثروت
یہاں کا مُبتدی دُنیا کے مُنتہی پہ محیط

زمینِ طیبہ کے ذرّوں سے جو ضیا پھُوٹی
یہ ایسی روشنی ہے جو ہے چاندنی پہ محیط

مجھے بُلائیں مرے آقا ﷺ طیبہ میں ہر سال
تمنّا یہ ہے مری پُوری زندگی پہ محیط

مرے حضُور ﷺ کے شہرِ سکُوں نواز کی خیر
بُلاوا واں کا ہے میری ہر اِک خوشی پہ محیط

کھجُوریں واں کی ہوں، تربُوز ہوں کہ ہوں انگور
زمینِ طیبہ کی ہر شے ہے تازگی پہ محیط

مرے حضور ﷺ کی مسجد میں جب تہجُّد ہو
وہ پل ہے عظمتِ آدم کی ہر گھڑی پہ محیط

میں جا پہنچتا ہُوں محمودؔ جب کبھی طیبہ
مرے لیے تو وہ لمحہ ہے آگہی پہ محیط



طیبہ پہنچنے کے لیے حج ہے بڑا جواز
لیکن جو جانا چاہُوں وہاں میں بِلاجواز؟

دولت سرائے سرورِ عالم ﷺ سے ربط ہے
دریُوزہ گر جو ہُوں، تو ہے اُن کی عطا جواز

پیغام دلنوازیٔ شہرِ حضور ﷺ کا
پُوچھو اگر تو اس کا ہے موجِ صبا جواز

قُربِ حضُور ﷺ ہی سے تقرُّب خُدا کا ہے
قُربِ رسولِ پاک ﷺ کا قُربِ خُدا جواز

لب پہ ہے شہرِ رحمتِ عالم ﷺ کا تذکرہ
مجھ کو تو اپنی شاعری کا یہ مِلا جواز

ہوتا رہا ہُوں حاضرِ دربارِ مُصطفیٰ ﷺ
بخشش کا میری، ہو گا یہ روزِ جزا جواز

زندہ ہُوں یُوں کہ عازمِ شہرِ نبی ﷺ رہُوں
رکھتا نہیں ہُوں اِس کے سوا دُوسرا جواز

عُمرے کا، حج کا، مجھ سے قلندر کے واسطے
ہے حاضریٔ بارگہِ مُصطفیٰ ﷺ جواز

محمودؔ ساتھ اظہرؔ و شہنازؔ جائیں گے
اِس بار میری حاضری کا یہ بنا جواز



شہرِ رسولِ ہر دو جہاں ﷺ شہرِ بے مثال
یہ قریہ باکمال ہے، یہ قریہ لازوال

اللہ جانتا ہے، یا آقا ﷺ کو ہے خبر
مجبوریٔ مدینہ جو کرتی ہے میرا حال

نسبت ہے اس کو گنبدِ خضرا کے رنگ سے
سبزے کو اہلِ عشق نہیں کرتے پائمال

روضہ ہے میرے سیّد و سردار ﷺ کا، جہاں
گزرے وہیں پہ آقا ﷺ کے چودہ سو سات سال

جو خُوش نصیب شہرِ نبی ﷺ کے مکین ہیں
کس درجہ خُوش خصال ہیں، کس درجہ خُوش مقال

آب و ہوائے شہر بھی مہماں نواز ہے
ذرّے ہیں جس کے ذرہ نوازی میں بے مثال

پُورا نہ ہو، یہ ہو نہیں سکتا خُدا گواہ
اس شہرِ خُوش نہاد میں آ جائے جو خیال

مجھ کو سفر مدینہ کا ہر روز ہو نصیب
جی چاہتا ہے، ساتھ چلیں رفرف ہم خیال

محمودؔ جب تلک نہ مدینے پہنچ سکا
بے فائدہ گزر گئے دو کم پچاس سال



اگر دل میں تخمِ محبت نہ بوتے
تو کس طرح ہر سال طیبہ میں ہوتے

سکینت کی دولت یہیں سے ملی ہے
مدینہ نہ آتے تو آرام کھوتے

یہ ہے قریۂ رحمتِ ہر دو عالم ﷺ
یہاں پھوٹتے ہیں محبت کے سوتے

رموز اُن پہ ہوتے عیاں زندگی کے
جو اس خاک میں چین کی نیند سوتے

وہ پاتے نبی ﷺ کے لبوں کا تبسّم
جو خوش بخت قدمین میں آ کے روتے

کھڑے ہو کے صُفّہ پہ آنکھوں کے نم سے
معاصی کے سارے ہی دفتر بھگوتے

اگر شوق سے دیکھتے جالیوں کو
نگاہوں میں دلکش مناظر سموتے

وہاں چہچہائیں گے طیبہ کے طائر
اُڑیں گے جہاں سب کے ہاتھوں کے توتے



طیبہ جانے کی جو رکھتا ہے مسلماں خواہش
پوری کر دیتے ہیں اُس کی شہِ شاہاں ﷺ خواہش

وہ مدینے میں ہے دریائے شفاعت' جس میں
غرق ہونے کی رکھے دفترِ عصیاں خواہش

طیبہ جانے کی تمنّا بھی عجب خواہش ہے
ایسی خواہش ہو تو ہے خُلد بداماں خواہش

جس کو آتا ہو مدینے سے 'بلاوا' اُس کو
کس لیے پھر تری جنّت کی ہو رِضواں' خواہش

طیبہ جانے کے وسائل بھی اُسے ملتے ہیں
رکھتا ہے جب بھی کوئی بے سر و ساماں خواہش

گیارہ دن طیبہ میں مل جائیں سکونت کے جسے
اُس سے بڑھ کر نہ کرے کوئی مسلماں خواہش

بیرِ ناقہ کا شفا بخش پیا ہے پانی
جس کی رکھتا ہی رہا چشمۂ حیواں خواہش

سر بلندی جو ملے زائرِ طیبہ ہو کر
پھر تو دنیا کی ہو خود سر بگریباں خواہش

سچ تو یہ ہے کہ ہُوا اس کا مقدّر محمُود
طیبہ جانے کی جو دل میں رکھے انساں خواہش

سرکار ﷺ کے دربارِ منوّر کا تصوُّر
گویا ہے درِ خالقِ اکبر کا تصوُّر

رگ رگ میں سما جاتی ہیں کچھ روشنیاں سی
کرتا ہُوں میں جب روضۂ انور کا تصوُّر

لگتا ہے' قدم میرے گئے ہفت فلک تک
آتا ہے جو قدمین کے منظر کا تصوُّر

انجارِ اُحُد میرے تخیُّل میں بسے ہیں
کیوں ذہن میں آئے مہ و اختر کا تصوُّر

پھر دھیان میں آیا سرِ آقا ﷺ کا حسیں نقش
پھر ذہن نے باندھا اُسی پتّھر کا تصوُّر

جس کو نہیں محبُوب مدینے کی ہوائیں
کیا اُس کے لیے قریۂ داور کا تصوُّر

واں سے بھی تو جانا ہے ہمیں سُوئے مدینہ
تکلیف کہاں دیتا ہے محشر کا تصوُّر

جیسا بھی ہُوں' میرے لیے ممکن کہاں ہے
طیبہ میں رسائی پہ بھی ہو گھر کا تصوُّر

ہر سال مدینے تُجھے پہنچائے گا محمودؔ
رکھتا ہے جو تُو شہرِ پیمبر ﷺ کا تصوُّر

یہ جو میں نے پائے ہیں دل میں جاگزیں پتھر
شہرِ سرورِ دیں ﷺ کے ہیں یہ دل نشیں پتھر

یہ جو سنگِ اَسوَدؔ ہے، اس لیے معظم ہے
ہے نبی ﷺ کے ہونٹوں کے لمس کا امیں پتھر

نقشِ پائے سرور ﷺ ہے ثبت جس کے سینے میں
ثانی ایسے پتھر کا ایک بھی نہیں پتھر

پاؤں جس پہ رکھا تھا، سر کو ٹیک دی جس سے
مَس ہوئے جو آقا ﷺ سے، بن گئے نگیں پتھر

یہ اُحُد کے ہیں پتھر، ان کی عظمتیں، اللہ!
دیکھنے کو ویسے تو ہیں یہ بالیقیں پتھر

جس پہ میرے آقا ﷺ کا خوں بہا، قدم آئے
ایسا میں نے دیکھا ہے بر سرِ زمیں پتھر

زائرینِ طیبہ سب مجھ کو روندتے گزریں
میں کبھی جو بن جاؤں اُن کا رہ نشیں پتھر

جو حجر ہیں قدمینِ سرورِ دوعالم ﷺ میں
کاش، اُن سے چھو کر ہو یہ مری جبیں پتھر

جس قدر اُحُد کے ہیں، ہیں رشیدؔ سب کے سب
سرورِ دو عالم ﷺ کے یاور و مُعیں پتھر

محمودؔ جانتا ہے، کہاں اور کیا ہے فیض
طیبہ سے یہ اسی لیے تو مانگتا ہے فیض

ممنون ہوں حواس مرے کیوں نہ اے رفیق
آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ سے لیا ہے فیض

سب کامیابیوں کا اسی پر مدار ہے
ہم کو درِ نبی ﷺ سے ملا دیا ہے فیض

یہ بھی بہت تھا، لب پہ رہا ذکر آپ ﷺ کا
پر آپ ﷺ کے جو در سے ملا، وہ سوا ہے فیض

ہر چیز ہیچ میری نگاہوں میں ہو گئی
طیبہ کی فیض گاہ سے جو پا لیا ہے فیض

کیا کہیے شہرِ سرورِ عالم ﷺ کی دین کا
میری طلب کی حد سے کہیں ماورا ہے فیض

پہنچا رہا ہوں اہلِ محبت کو پے بہ پے
آقائے دو جہاں ﷺ کے جو در سے ملا ہے فیض

محمودؔ کیا، نبی ﷺ کے ہیں جتنے دُرود خواں
دربارِ پاک سے انھیں ملتا رہا ہے فیض

اک درد دل میں اُٹھتا، کبھی آنکھ بھیگتی
گنبد کو دیکھتے ہی تری آنکھ بھیگتی

کیوں دیکھتی نہ قبرِ پُرنور کا سماں
طیبہ کے ذکر سے جو کوئی آنکھ بھیگتی

لازم ہے احتساب بھی، طیبہ کے زائرو!
اُلفت میں گر نہ ہوتی کمی، آنکھ بھیگتی

کرتا رہا میں یوں ہی مدینے کا ذکرِ خیر،
پھر یوں ہُوا، کہ پہروں رہی آنکھ بھیگتی

اِس کو کہوں گا لُطف و عطائے رسولِ پاک ﷺ
مکّہ سے تا مدینہ گئی آنکھ بھیگتی

دیکھا مُواجہہ کو تو کانپا مِرا بدن
قدمین میں رہا تو رہی آنکھ بھیگتی

طیبہ میں فرطِ گریہ سے جب ہچکیاں بندھیں
پھر دیکھ لی سبھوں نے مِری آنکھ بھیگتی

جب تک نہ آئے شہرِ پیمبر ﷺ کا تذکرہ
دیکھی مِری کسی نے کبھی آنکھ بھیگتی؟

طیبہ کی بات پر تو لرزتے ہیں جسم و جاں
محمودؔ کی نہیں ہے نِری آنکھ بھیگتی



میں ہوں مسرور، کہ پہنچا جو دیارِ اقدس
آپ کا ہے مِرے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس

روزِ محشر مجھے خوش ہو کے ملے گا خالق
میں نے سرکار ﷺ کا دیکھا جو دیارِ اقدس

---ق---

پھر دوبارہ نہ ملے گی یہ سعادت اُس کو
ایک بار آیا فرشتہ جو دیارِ اقدس

صِرف مومن کو شرف ہے کہ وہ آ سکتا ہے
آنا چاہے وہ دوبارہ جو دیارِ اقدس

اُس پہ سرکار ﷺ کو کیا کیا نہ پیار آئے گا
آیا اُن کا کوئی پیارا جو دیارِ اقدس

وائے افسوس، نہیں اِذنِ حضوری جس کو
خوش مقدّر ہے کہ آیا جو دیارِ اقدس

اِذنِ حمزہؓ کا ضروری ہے کہ ناظم وُہ ہیں
تجھ کو کچھ روز ہے رہنا جو دیارِ اقدس

میں تو ہوں اپنے مُقدّر کا رہینِ منّت
مُجھ کمینے کو بھی لایا جو دیارِ اقدس

نہ کیا ہوش میں جو، اب وہ کروں گا محمودؔ
عالمِ رُویا میں بھی پایا جو دیارِ اقدس



آرام گاہِ سرور ﷺ وہ روضۂ مُقدّس
ہے خُوبیوں کا منظر وہ روضۂ مُقدّس

اندر تو مُصطفیٰ ﷺ ہیں یا کبریا کے جلوے
ہم دیکھتے ہیں باہر وہ روضۂ مُقدّس

خُوش بختیاں ہیں اُن کی' آتا ہے رشک اُن پر
جو دیکھتے ہیں اکثر وہ روضۂ مُقدّس

کوئی بتاؤ' کس نے ایسا مقام دیکھا؟
جیسے ہے نور پیکر وہ روضۂ مُقدّس

سو کہکشائیں اس میں' گُلشن ہزار اس میں
اک خُوشنُما ہے منظر وہ روضۂ مُقدّس

جس پر نثار ہوتے ہیں لامکاں کے جلوے
ہے روضۂ مُنوّر وہ روضۂ مُقدّس

دیکھوں مدینہ جا کر' یا خواب ہی میں دیکھوں
دارُالقرارِ سرور ﷺ' وہ روضۂ مُقدّس

ہر سال حاضری ہو' ہُوں مُلتجی خُدا سے
آنکھوں کو ہو میسّر وہ روضۂ مُقدّس

محمودؔ کی طرح سے نغمہ طراز ہو گا!
دیکھے گا جو مخمور وہ روضۂ مُقدّس



پھر دل کا مُقتضا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
ہر سال دیکھنا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

ہر چیز اس جہاں کی اُس پر ہُوئی تصدّق
دُنیا سے ماورا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

اس سے جو آشنا ہیں' آقا ﷺ سے آشنا ہیں
آقا ﷺ کا آشنا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

جیسے مطاف ہو یہ سب نُوریوں کی خاطر
مجھ کو تو یُوں لگا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

جُرأت ہے کس بشر کو' نظریں جما کے دیکھے
نورانیت بھرا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

آقا ﷺ کا سبز گنبد دل میں سما گیا ہے
نظروں میں بس گیا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

سرکارِ دو جہاں ﷺ پر جو چتر بن گیا ہے
اک نُور کی رِدا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

انوارِ کبریائی' انوارِ مُصطفائی ﷺ
دونوں سے جا ملا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

محمودؔ جب بھی دیکھا میں نے' تو دل پُکارا
دلکش ہے' دلکشا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد



ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہہ کے
جتنا ادب ہو، کم ہے آگے مواجہہ کے

اک کیفیت عجب ہے خاموش حاضری کی
اک لطفِ کیف و کم ہے آگے مواجہہ کے

ہر دل دھڑک رہا ہے، سرکار ﷺ سامنے ہیں
ہر چشم چشمِ نم ہے آگے مواجہہ کے

ہر سمت لطف فرما سرکار ﷺ ہیں اگرچہ
اُن کا کرم اَتم ہے آگے مواجہہ کے

پائی نہیں کسی کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ
نابود ہَمّ و غم ہے آگے مواجہہ کے

نظریں جھکیں ندامت کے بوجھ سے، تو گردن
عجز و ادب سے خم ہے آگے مواجہہ کے

کرتے ہیں لوگ کیسے اس جا ادا نمازیں!
جرأت یہ کوئی کم ہے آگے مواجہہ کے

اس بخشش و کرم کا حیطہ ہے تا قیامت
جو بخشش و کرم ہے آگے مواجہہ کے

محمودؔ بحرِ رحمت اُتنا ہی جوش پہ ہے
آنکھوں میں جتنا نم ہے آگے مواجہہ کے



روضۂ اقدس کی جو دیکھے یہ نُوریں جالیاں
دل میں رکھ لے آنکھ کے رستے یہ نُوریں جالیاں

کیوں نہ ہم صدقے ہوں اِن کی عظمت و تکریم کے
ہوتی ہیں سرکار ﷺ کے صدقے یہ نُوریں جالیاں

بھانپ لیتی ہیں دلوں کی خواہشیں اک آن میں
دیکھ لیتی ہیں سبھی چہرے یہ نُوریں جالیاں

دل کی آنکھوں سے، ہجومِ جذب و کیف و شوق میں
دیکھ لی ہیں فضلِ خالق سے یہ نُوریں جالیاں

جو سمجھ لے فرق اِس در کا، اور اپنی ذات کا
چُوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نُوریں جالیاں

دُور ہٹ کر بھی کھڑے ہوں گرچہ ہم تعظیم سے
دیکھ لیتی ہیں ہمیں بارے یہ نُوریں جالیاں

ہاں! جبینِ شوق سے جو کر نہیں سکتا ادا
دیکھتی ہیں وہ مِرے سجدے یہ نُوریں جالیاں

دست بستہ حاضری، ہونٹوں پہ تسبیحا درود
باوضو آنکھوں کے نذرانے، یہ نُوریں جالیاں

فرشِ مسجد سے تو اُٹھتی ہی نہ تھی تیری نظر
دیکھتا محمودؔ تُو کیسے یہ نُوریں جالیاں



خُوش بخت ہے وہ، جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
عرضِ نیازِ غم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اُس پر خدائے مُصطفیٰ ﷺ شفقت کرے، رحمت کرے
جو شوق سے خود چل پڑے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

سرکار ﷺ کو راضی کرو، اللہ کا رستہ ہے یہ
وردِ درودِ پاک سے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اِکرام و اَلطاف و عطا کی اُس پہ بارش ہو سدا
دل سے مؤدب جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

سارے بڑے لوگوں کے سرخم اس کے آگے کیوں نہ ہوں
تکریم سے جو سر جھکے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

گر چاہتے ہو، بالیقیں ان کی توجہ تم پہ ہو
اے دوستو! آؤ مرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

فرطِ ادب سے اُن کے ہاں جا کر کھڑا رہتا ہُوں مَیں
ان کے سرہانے سے پرے، آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

محمودؔ کی ہے یہ دُعا، اس پر ہو یُوں فضلِ خُدا
ہر سال گیارہ دن رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف



قبلہ رُخ بھی دل رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
اس کا جُھکنا تب بچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

سرفرازانِ جہاں نظروں سے گر جائیں وہیں
طیبہ میں جب دل پھرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اہلِ ایماں جانتے ہیں، اُن پہ روشن ہے یہ بات
محفلِ ایماں سجے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

مسجدِ نبوی ﷺ کے ہر گوشے میں طُرفہ لُطف ہے
پر جو ملتے ہیں مزے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

سجدہ اُن کے در پہ جا کر بھی خدا ہی کو روا
پر ارادے قلب کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

جس کو جو لینا ہے لے، حاصل کرے دل کی مُراد
ہاتھ لیکن باندھ لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

اے خدائے دو جہاں، اے مالکِ موت و حیات!
جان لینی ہے تو لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

کس قدر اچھے ہیں جن کے جانبِ آقا ﷺ ہیں رُخ
آئیں مجھ ایسے بُرے، آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

مُصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہیں یاں، یا خدا کی ذات ہے
یاد کرتا ہے کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف



تعریف جو کرتا تھا سرکار ﷺ کے قدموں کی
لو دیکھ لو' بیٹھا ہُوں سرکارؐ کے قدموں میں

اس عشرتِ دنیا سے کیا واسطہ اب میرا
میں بیٹھ کے روتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

ہوتا نہ مقدّر گر' کس طرح یہاں آتا
قسمت تھی کہ آیا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

سرکار ﷺ کے قدموں میں رونے میں بھی لذّت ہے
روتا ہوں آتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

مَیں راہِ عقیدت سے دس دن میں جو گزرا ہوں
ٹھہرا ہُوا لمحہ ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

نظروں کو جُھکاتا ہُوں' سر کرتا ہوں خم اپنا
اے دوست' جب آتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

کھولیں گے جسے آخر وہ اپنے ہی ناخُن سے
اُلفت کا وہ عُقدہ ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

ہر آن جو محکم ہے' ہر لمحہ جو خوش تر ہے
اک ایسا عقیدہ ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

آقاؤں کی چوکھٹ پہ ہوتے ہیں کھڑے بندے
میں وہ ہُوں کہ ہوتا ہُوں سرکار ﷺ کے قدموں میں



میں پہلی بار جب سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا
کیا تب پہلا سجدہ میں نے محرابِ تہجّد میں

کبھی مجھ کو نہ اڑتالیسؔ برسوں میں ہُوئے حاصل
عبادت کے مزے جو پائے محرابِ تہجّد میں

رسائی عرشِ اعلیٰ تک ہُوئی اک آن میں' اللہ!
نمازِ عشقِ آقا ﷺ پڑھ کے محرابِ تہجّد میں

یہیں پائے گا خالق کو' یہیں محبوبِ خالق ﷺ کو
وجودی ہو تو دیکھے' آئے محرابِ تہجّد میں

حضُوری کے نشے اور قُرب کے وہ کیف زا منظر
ہیں جیسے صُفّہ میں' ہَیں ویسے محرابِ تہجّد میں

نگاہیں مُوند لیتا تھا' جھکا لیتا تھا سر اپنا
عیاں کیسے نہ ہوتے جلوے محرابِ تہجّد میں

پڑے تھے فہمِ ناقص پہ جو پردے نارسائی کے
اک اک کر کے بالآخر اُٹھے محرابِ تہجّد میں

مقاماتِ "رَفَعْنَا" کے ہزاروں دِلکُشا جلوے
نگاہیں بند کر کے دیکھے محرابِ تہجّد میں

تمنّائیں تری محمودؔ کیسے بر نہ آئیں گی
رسولِ محتشم ﷺ کے صدقے محرابِ تہجّد میں



سرکار ﷺ کی عطا کا نقشہ ریاضِ جنّہ
ہے گویا کبریا کا جلوہ ریاضِ جنّہ

گھر سے حضور ﷺ کے جو منبر تلک ہے پھیلا
سارا ہی یہ علاقہ ٹھہرا ریاضِ جنّہ

محرابِ مُصطفیٰ ﷺ ہے اور اُسطوانے بھی ہیں
خوش بخت ہے وہ جس نے دیکھا ریاضِ جنّہ

آقا حضور ﷺ کرتے قائم صلوٰۃ تھے یاں
ہر ہر قدم تجلّیٰ، جلوہ ریاضِ جنّہ

درِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ ہے اِسی سمت، اِس لیے تو
مُشکل مرے لیے ہے رُکنا ریاضِ جنّہ

قدموں میں ہُوں تو یہ بھی کچھ کم نہیں جسارت
جُرأت جو بیش ہوتی، رہتا ریاضِ جنّہ

حاضر ہُوا یہاں پہ آقا ﷺ کے دم قدم سے
ہے اُن کے دم قدم کا صدقہ ریاضِ جنّہ

مسجد مرے نبی ﷺ کی اک سر بسر ہے جلوہ
جنّت بھی ہو گی ویسی، جیسا ریاضِ جنّہ

دیکھا نبی ﷺ کا روضہ، پھر دیکھتا گیا میں
قدمین اور مواجہ، صُفّہ، ریاضِ جنّہ



جس شخص کا مقصُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
اس کے لیے مسعُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

جو شے بھی ہے، سرکار ﷺ کی دہلیز سے مانگو
معمورۂ بہبُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

"جاءُوکَ" کا فرمانِ الٰہی ہے نظر میں
یُوں کعبۂ مقصُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

منبع ہے یہی جُود و سخا، رحم و کرم کا
شاہد ہوں مَیں، مشہُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

باعث وہ زیاں کا ہے، جو در اِس کے سوا ہے
آمیزہِ ہر سُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

جن لوگوں نے جانوں پہ کیا ظلم تو اُن کو
مُژدہ ہو کہ مَوجُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

جس شخص نے جو پایا ہے، پایا ہے یہیں سے
یُوں باعثِ ہر جُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

جن لوگوں پہ ابلیس کا ہوتا ہے تسلّط
اُن کے لیے مسدُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

میں حامدِ دربارِ محمد ﷺ ہُوں ازل سے
میرے لیے محمُود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز



یہ امن عام کی ہے، احترام کی چوکھٹ
نہ مجھ سے چھوٹنے گی خیرُ الانام ﷺ کی چوکھٹ

رہے گا پرچمِ امن و سلامتی سر پر
جو ہاتھ آئے گی بابُ السّلام کی چوکھٹ

ادب سے نظریں جھکائے چلے جو آتے ہیں،
نبیؑ بھی۔ یوں، کہ ہے اُن کے امام ﷺ کی چوکھٹ

بھکاری جو بھی یہاں کا ہے، فیض پاتا ہے
مرے حضور ﷺ کی ہے فیضِ عام کی چوکھٹ

تمھیں قسم ہے، بتانا کہ اُن کی چوکھٹ سے
کہیں ہے بڑھ کے کوئی احتشام کی چوکھٹ؟

صحابہؓ اُن کے، ہدایت کے نجم کہلائے
جنھوں نے چھوڑی نہ ماہِ تمام ﷺ کی چوکھٹ

کبھی نہ تم درِ آقا ﷺ کو چھوڑنا محمودؔ
یہی ہے ایک زمانے میں کام کی چوکھٹ



رُتبہ ہے اُس کا، جس کو ملی جنّتُ البقیع
ہے مومنوں کو وجہِ خوشی جنّتُ البقیع

اِس سے بھی ہو رہا ہے تعیُّن مقام کا
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں بنی جنّتُ البقیع

اُس پر سحابِ لطفِ پیمبر ﷺ برس گیا
آنکھوں میں جس کی، لائی نمی جنّتُ البقیع

آلؓ و صحابہؓ کی بنی جب سے قیام گاہ
رشکِ بہشت تب سے ہُوئی جنّتُ البقیع

پھر اِس کو اور عظمت و رفعت عطا ہُوئی
آئے ہیں جب سے پدرِؓ نبی ﷺ جنّتُ البقیع

میرے حضور ﷺ فاتحہ پڑھتے رہے یہاں
اِس درجہ خوش نصیب رہی جنّتُ البقیع

رہتا ہے جو مدینہ میں، اُس کا نہیں جواب
اور، وُہ جو دفن ہو گا کوئی جنّتُ البقیع!

ہر بار احترام سے باہر کھڑا رہا
جاں میری ہے جو جا نہ سکی جنّتُ البقیع

جاؤں گا اِس طرح کہ وہیں دفن ہو سکوں
محمودؔ میں گیا جو کبھی جنّتُ البقیع



اس طرح بچے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے
نظروں میں بسے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے

اُس دل پہ سدا رحمتِ سرکار ﷺ ہوئی ہے
جس دل میں رہے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے

رفعت میں بلندی پہ سہی سدرہ و طوبیٰ
ہیں اُس سے پرے، کوچہ و بازار نبی ﷺ کے

طیبہ سے جو آئے ہیں، ذرا پوچھ لو اُن سے
کیوں کیسے لگے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے؟

مکہ تو عبادت کے لیے خاص جگہ ہے
تسکیں کے لیے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے

محشر میں جو پروانۂ فردوس عطا ہو،
دل میرا کہے "کوچہ و بازار نبی ﷺ کے"

روضے کو گئے، آئے اِسی راہ سے ہر بار
یوں دیکھے گئے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے

جو عہدِ پیمبر ﷺ میں تھیں، وہ تنگ تھیں گلیاں
اب تو ہیں کھلے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے

نسبت تو ہے سرکار ﷺ سے، گرچہ وہ نہیں ہیں
محمود جو تھے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے



غزوۂ احزاب میں خیمے جو سالاروں کے تھے
واں بنائیں تُرکوں نے شوکت کی مظہر مسجدیں

اِک پہاڑی اس جگہ پر پُورے پس منظر میں ہے
سات خیموں کی جگہ پر پیش منظر مسجدیں

آقا ﷺ و شیخینؓ و سلمانؓ و علیؓ و فاطمہؓ
اور شاید سعدؓ کے خیمے کی جا پر مسجدیں

سعدؓ یا عثمانؓ کی مسجد تو ڈھائی جا چکی
چھے نظر آتی ہیں اب "اللہُ اکبر" مسجدیں

سیدہؓ کے نام کی مسجد ہے پیچھے کی طرف
پانچ کہلاتی ہیں اس طرح سے گھٹ کر مسجدیں

ڈھائیں گے وہ جو عمرؓ کی ذات سے منسوب ہے
یوں، سُنا ہے چار رہنے دیں گے باہر مسجدیں

یہ مرے سرکار ﷺ اور اصحابؓ سے منسوب ہیں
حُسن میں دُنیا کے ماتھے کا ہیں جھومر مسجدیں

جب ہُوئیں ساری کی ساری دل کی ڈھارس کا سبب
ہو گئیں وجہِ قرارِ جانِ مضطر مسجدیں

یادگارِ غزوۂ خندق، نگاہوں کا قرار
جاگزیں دل میں تو سر پہ سایہ گستر مسجدیں



رحمت نہ ہو کیوں لاتعد، جبلِ اُحد کی بات ہے
اللہ! اللہُ الصمد! جبلِ اُحد کی بات ہے

بیگانۂ داد و رشد جبلِ اُحد کی بات ہے
آقا ﷺ کی جس نے کی مدد، جبلِ اُحد کی بات ہے

یاں ہیں صحابہؓ حمزہؓ و ابنِ جحشؓ ابنِ عمیرؓ
اک اک شہادت مستند، جبلِ اُحد کی بات ہے

ایڑی لگی تو ختم تھا جب زلزلہ، پھر کیوں نہ ہوں
قربان میرے اَب و جد، جبلِ اُحد کی بات ہے

دل میں بھی طیبہ ہے مرے، اور باغِ جنت کا جبل
لب پر بھی تذکارِ بلد، جبلِ اُحد کی بات ہے

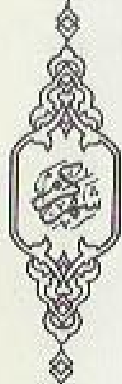
اہلِ محبت کے لیے، اُن کی سماعت کے لیے
جو بات ہے سو مستند جبلِ اُحد کی بات ہے

محشر کے دن مل جائے گا اشعار کا مجھ کو صلہ
فردِ عمل میں ایک مد جبلِ اُحد کی بات ہے

اُمیدِ واثق ہے مجھے، آقا ﷺ کرم فرمائیں گے
میرے لیے گویا سند جبلِ اُحد کی بات ہے

خوش بخت و خوش انجام ہُوں محوِ جو لب پر مرے
محبوبِ محبوبِ اَحد ﷺ جبلِ اُحد کی بات ہے





سرکار ﷺ اسے چھوڑ کے آئے تھے یہاں پر
یوں شہر خدا کا ہے بدل شہرِ تمنّا

موقع ہے یہی عزت و تکریم و ادب کا
عجز اور تحمل کا محل شہرِ تمنّا

اک ایک تمنّا تری بر آئے گی اے دوست!
چلنا ہے اگر تجھ کو تو چل شہرِ تمنّا

احسان نہ بھولوں گا ابد تک کبھی اُس کا
لے جائے اگر مجھ کو اجل شہرِ تمنّا



رشک آتا ہے، کس اوج پہ ہے اُن کا مقدر
جو دیکھتے ہیں شام و سحر مسکنِ سرکار ﷺ



فقط اُن ﷺ کی رحمت نے کی دستگیری
نہیں لے گئے مجھ کو اعمالِ طیبہ



طیبۂ مقدس کی سب کے دل میں ہے عزت
طیبۂ مقدس ہے خوبیوں میں تنہا شہر
نور سے اسی کے ہے دورِ ہر زماں روشن
منبعِ فراست ہے، حکمتوں میں یکتا شہر



کے اُلفت نہیں شہرِ نبی ﷺ سے
نہیں کس کو درِ سرکار ﷺ مطلوب
جو ہے فرزانہ، وہ ڈھونڈے گُلوں کو
مجھے تو ہیں وہاں کے خار مطلوب

☆☆☆

مینارِ نُور طُرّۂ دستارِ طیبہ ہے
کرتا ہوں یُوں نبی ﷺ کے مدینے کا ذکرِ خیر
دل کی زباں میں ہو تو ہے کچھ بات اور ہی
کرتے ہیں یُوں تو سارے، مدینے کا ذکرِ خیر

☆☆☆

نَس نَس میں اُس کی، کیوں نہ سمائیں گی اُلفتیں
دیکھے گا جو بھی آدمی اپنائیت کا شہر
اپنا لیا ہے اُس نے بہشتِ عزیز کو
دیکھا ہے جس نے جیتے جی اپنائیت کا شہر
لیتا ہے قلب و جاں کا جو ہدیہ، تو ساتھ ہی
دیتا ہے مجھ کو زندگی اپنائیت کا شہر
حج ہو کہ عُمرہ، دیکھنا ہے مجھ کو لازماً
مکّہ کے ساتھ ساتھ ہی اپنائیت کا شہر

☆☆☆

مدینے کے ہر اک ادنیٰ سے ادنیٰ
یہاں کے سب بڑوں سے مَیں بڑا ہُوں
نظر میں بس گیا ہے سبز گنبد
اِسی بُنیاد پہ پُھولا پَھلا ہُوں
نظر نیچی کیے، قدموں میں اُن کے
ادب سے ہاتھ باندھے میں کھڑا ہُوں
مجھے پھر بھی بُلا لیتے ہیں طیبہ
کوئی پُوچھے، کہاں کا پارسا ہُوں

☆☆☆

وہ سمت مجھ کو افضل ہر سمت سے نہ کیوں ہو
جس سمت اے عزیزو! سرکار ﷺ کے قدم ہیں
اِتنی بلندیوں کو کیا دیکھ بھی سکو گے؟
دستار کو سنبھالو، سرکار ﷺ کے قدم ہیں
گُنبد کے سائے میں تُم جب رُو بہ قبلہ ہو گے
دائیں طرف کو دیکھو، سرکار ﷺ کے قدم ہیں
آقا ﷺ کے سر کی جانب پاؤ ریاضِ جنّۃ
پہ دُوسری طرف جو سرکار ﷺ کے قدم ہیں

☆☆☆

طیبہ سے لو سکینتِ قلب و قرارِ جاں
تحفہ ہر اِک کو ملتا ہے یہ لاجواب مُفت
مَیں دیکھتے ہی دیکھتے طیبہ پہنچ گیا
انمول خواب تھا' تو ہے تعبیر خواب مُفت

☆☆☆

یاں پہنچ کر ہی تو مُمکن رابطہ خالق سے ہے
عرشِ خالق کا جو محرم ہے مدینہ طیبہ

☆☆☆

اللہ نے "جاءُوکَ" جو فرمایا تو گویا
ہے کھولا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ

☆☆☆

مَیں دیارِ سیّدِ والا ﷺ میں پہنچا شوق سے
دل کے قریے میں منائی میں نے عیدِ اشتیاق

☆☆☆

گاہے مجھے دیدار ملے شہرِ خُدا کا
اور دیکھوں گے کُوچہ و بازار نبی ﷺ کے

☆☆☆

سوائے طیبہ کے جتنے سفر ہیں' وہ ہیں سَقَر
پر اِس سفر میں تو مُضمر ہے اک جہانِ شکیب
جو ویزہ مل کے نہ طیّارے کی نشست ملے
مرے لیے ہے بہت سخت امتحانِ شکیب

☆☆☆

طوفِ کعبہ میں رہا مصرُوف پہلے' پھر ہُوا
کُوچہ ہائے شہرِ آقا ﷺ پہ فدا رخشِ خیال
لے گیا عرشِ خُدا تک راہِ طیبہ سے مجھے
پا گیا فضلِ خُدا سے حوصلہ رخشِ خیال

☆☆☆

باقی کچھ اور قلب میں چاہت نہیں رہی
لاتی رہے پیامِ حضُوری صبا فقط
ہر سال مجھ کو طیبہ بُلائیں حضورِ پاک ﷺ
اک آرزُو یہی ہے' یہی التجا فقط
طیبہ میں ہر قدم پہ ملیں خوش نصیبیاں
بدبخت ہے وہ' کعبہ ہی کو جو گیا فقط

☆☆☆

طیبہ تک رسائی کی جس کے دل میں ہے خواہش
خوش نصیب ٹھہرا ہے' حاملِ محبّت ہے
دُوریِ مدینہ تھی شفقتوں سے محرُومی
وقت جو وہاں گزرا' حاصلِ محبّت ہے
کون ہے' نہیں جس کے دل میں خواہشِ طیبہ
لازماً ہر اِک مومن مائلِ محبّت ہے

☆☆☆

گنبدِ سبز سے آنکھوں میں بہاریں اُتریں
میرے جذبوں میں رچی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر
دیکھنے والوں کے دل نُور سے بھر دیتی ہے
میرے کمرے میں سجی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر

☆☆☆

نعت پر نہیں مجھ کو داد کی طلب ہرگز
میں تو داد پاتا ہوں طیبۂ مقدس سے

☆☆☆

سرکار ﷺ کے قدموں میں، رونے میں بھی لذّت ہے
روتا ہُوا آتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں

☆☆☆

دیکھ لیتا ہے جو آتا ہے درِ سرکار ﷺ پہ
رکھتی ہیں اللہ کے جلوے یہ نُوریں جالیاں
معصیت کاروں کو شرمندہ سا پا کر سامنے
لُطف فرماتی رہیں گا ہے یہ نُوریں جالیاں

☆☆☆

حضوریٔ درِ اقدس میں ہُوں مگن ہر دم
مِرا خیال ذرا لہو اور لعب میں نہیں

☆☆☆

طیبہ ہو، ارضِ پاک ہو، مکّہ ہو ---- ہر جگہ
میں نے اگر کیا تو نبی ﷺ سے کیا سوال

☆☆☆

شاداب اپنے حُسن سے کرتے ہیں رُوح کو
آتے ہیں پیڑ یاد جو شہرِ رسول ﷺ کے
طیبہ ہی کی طرف ہو سفر، جب سفر کرو
جب بھی ٹکٹ ملیں تو لو شہرِ رسول ﷺ کے
اے دوستو! حیات میں بھی، بعدِ موت بھی
باسی جو ہو سکو تو ہو شہرِ رسول ﷺ کے

☆☆☆

چشمِ نظّارہ نے پایا ہی نہیں اُن کا وجود
دشتِ طیبہ کے جو ہیں خارِ رفیع المرتبت
رُوح و جاں کو مُستنیر نُور فرماتے رہے
گنبدِ اخضر کے انوارِ رفیع المرتبت

☆☆☆

سچ کہوں، آؤ سنو، سو بات کی ہے ایک بات
ماسوا کی بات ٹھکرائے مدینے کا خیال

☆☆☆

نعت میں محمودؔ جو ہر وقت رہتا ہے مگن
وجہ ڈھونڈو تو بآسانی ہے طیبہ کا حرم

☆☆☆

قریۂ محبت تک ہو تو ہو مِری پرواز
لے چلیں جو بال و پر قریۂ محبت تک

☆☆☆

بے دیدِ طیبہ مجھ کو ملے جو خوشی، غلط
بے عشقِ طیبہ آنکھ میں ہو جو نمی، غلط

طیبہ میں پا رہا ہوں مسلسل حیاتِ نو
سب بے کسی غلط ہے مری بے بسی غلط

طیبہ میں ایک ہوتا ہے، بجتے ہیں اس میں تین
کیا زندگی میں میری رہے گی گھڑی غلط؟

☆☆☆

بنا لیا جو ہوا کو بھی ہم نوا آخر
درِ نبی ﷺ پہ رسا ہو گئی صدا آخر

فضائے طیبہ کا مجھ پہ ہوا ہے خاص کرم
کہ ہو گیا ہوں میں اس سے بھی آشنا آخر

درِ خدا کے توسل سے بے ہنر مجھ سا
درِ رسولِ خدا ﷺ تک ہوا رسا آخر

تھا عازمِ رہِ عرشِ خدا، خدا کی قسم
یہ رازِ راہِ مدینہ میں کھل گیا آخر

☆☆☆

ادب کا ان کو پاس کیا، جو کہ رہے ہیں برملا
کہ وہ کریں گے شاعری مدینۃ الحبیب ﷺ میں

☆☆☆

مری زندگی کے مالک ہیں مرے شفیع و محسن ﷺ
فرماں روائے محشر، عالم پناہ طیبہ ﷺ

دنیا بھی ہے انھی کی، عقبیٰ کے بھی وہ مالک
شاہنشہِ دوعالم ﷺ ہیں میرے شاہِ طیبہ

☆☆☆

بیتِ خدا کو دیکھ لیا، سرخرو ہوا
پیشِ نبی ﷺ درود کا لب پر سخن رہا

☆☆☆

مکہ میں جس طرح کے، ملتے ہیں مومنوں کو
رکھتا ہے اس طرح کے اوصاف شہرِ رحمت

راہِ سلوک میں تم پاؤ حجاب جتنے
بے شبہ ہے سبھی کا کشاف شہرِ رحمت

ساری ہی خوبیوں کا مظہر ہے، دیکھیے تو
آئینے کی طرح ہے شفاف شہرِ رحمت

☆☆☆

حجاباتِ ظواہر جو نظر آتے تھے، سب اٹھے
نکاتِ عشق میں نے سمجھے محرابِ تہجد میں

☆☆☆

قلبِ جمادات اور ہو اس میں محبت جاگزیں
روزِ ازل سے تا ابد، جبلِ احد کی بات ہے

☆☆☆

کیوں؟ کرم اِس کو، عطا اِس کو نہیں کہتے ہیں؟
آ گیا مجھ سا بچارہ جو دیارِ اقدس
جانے کیا کیا نہ میں کر جاؤں گا مدہوشی میں
میں کبھی جاؤں گا تنہا جو دیارِ اقدس

☆ ☆ ☆

ملے گی سَنَد مغفرت کی وہاں سے
مدینے میں سرکار ﷺ ہیں، اور خُدا ہے
مجھے لے گئی ایک لمحے میں طیبہ
مِرے دل سے نکلی اک ایسی صدا ہے
رشید آگے آقا ﷺ کی دولت سرا کے
کھڑا دست بستہ بشکلِ گدا ہے

☆ ☆ ☆

خُورشید دن کو قرباں، اور رات کو نچھاور
جس پہ ہیں ماہ و اخترؔ وہ روضۂ مُقدّس
دیکھو تو پاؤ تم بھی سرکار ﷺ کی شفاعت
جنّت ہے اک سراسر وہ روضۂ مُقدّس
گو مُختصر دنوں میں ہر سال دیکھتا ہوں
نظروں میں ہے برابر وہ روضۂ مُقدّس

☆ ☆ ☆

رہوں چُپ، جو اللہ جنّت میں بھیجے
جو پُوچھے تو میری رضا خُلدِ طیبہ
مجھے ایک اِک شے وہاں سے ملی ہے
میں جاؤں نہ کیسے بھلا خُلدِ طیبہ
سفر کا ہو آغاز مکّہ سے میرا
ہو اِس کی مگر انتہا خُلدِ طیبہ
کہیں بھی نہ جاؤں، یہ منظور مجھ کو
مَیں جاؤں مگر بارہا خُلدِ طیبہ

☆ ☆ ☆

جب سے اپنا لیا ہے طیبہ کو
مجھ کو لگتی ہے ساری دُنیا غیر
نہ رہا غیر، بن گیا اُن کا
درِ آقا ﷺ پہ جو بھی آیا غیر

☆ ☆ ☆

مجھے تو اپنی ماں کا گھر لگا، جب آیا مَیں یہاں
یہ اپنا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ
یہاں ہے نورِ کبریا، یہاں ہے نُورِ مُصطفیٰ ﷺ
اُجالا شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنوّرہ

☆ ☆ ☆

مایوس نہ ہو گا، کبھی خالی نہ پھرے گا
سائل کہ چلا آئے گا جب شہرِ کرم میں

زُوّار جو بھر لیتے ہیں اُمید کا دامن
موجود ہے بخشش کا سبب شہرِ کرم میں

لاتا ہُوں سمیٹے ہوئے خوشیوں کے خزینے
جاتا ہُوں میں جب خندہ بہ لب شہرِ کرم میں

اک سَیل سا آتا ہے نظر جذب و اثر کا
زُوّار جو آ جاتے ہیں سب شہرِ کرم میں

☆☆☆

شہرِ علم ﷺ اس کو عطا کر دیں گے دولت علم کی
آ چکا دولت سرا پہ ایک منگتا پانچ بار

بار بار اس کو دکھا اب عُمر بھر ربِّ کریم!
جو دکھایا ہے مجھے طیبہ کا جلوہ پانچ بار

آرزو ہے، کم سے کم نسبت یہی قائم رہے
ایک بار ابوا گیا ہوں اور طیبہ پانچ بار

☆☆☆

اُس کا خدا نگر تو پہنچنا ہے لابُدی
جانا جو چاہتا ہے بشر مُصطفیٰ نگر

☆☆☆

مرے آقا ﷺ کے دریائے سخاوت کا کرشمہ ہے
کوئی مہماں نوازی سیکھ لے انصارِ آقا ﷺ سے

گزرتا تھا حرم تک آنے جانے میں جو روزانہ
مزے لیتا رہا ہُوں رونقِ بازارِ آقا ﷺ سے

☆☆☆

پھُوٹتی ہیں جس کی مٹی سے بھی کرنیں نُور کی
نُور کے پیکر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ مُحترم

ہیں جہاں آرام فرما آلؓ بھی، اصحابؓ بھی
ہے وہ پیغمبر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ مُحترم

☆☆☆

اللہ کا گھر دیکھ کے طیبہ کو چلا ہے
ہر زائرِ بطحا ہے مدینے کا مسافر

محسوس یہ ہوتا ہے کرم ربِّ عُلا کا
جس وقت وہ ہوتا ہے مدینے کا مسافر

☆☆☆

حصُولِ معرفتِ ذات اس مقام سے ہے
کہ لامکاں کا پتا ہے دیارِ اُنس و وفا

☆☆☆

ارکانِ حج تو ہوتے ہیں مکّہ ہی میں ادا
طیبہ نہ جانے کا ہے یہ اک ناروا جواز

☆☆☆

پہنچے یہاں پہ جس دم، سب ٹل گئے شدائد
ہے دافعِ مُصیبت یہ قریۂ محبت

یہ بھی جہان اُس کا، وہ بھی جہان اُس کا
جس کو دکھائے قسمت یہ قریۂ محبت

ہم سب کو ہے محبت اِس شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے
ہم سب کی ہے عقیدت یہ قریۂ محبت

☆☆☆

اس سے الفت تھی خدا کو، اس سے الفت ہے اسے
کون سمجھے گا کہ کیا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ

☆☆☆

دل میں رکھا ہے مَیں نے تو تصویر کی طرح
سر پہ اٹھا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

☆☆☆

یہاں پہنچ کے جو چاہے، خُدا سے بات کرے
حریمِ عرشِ خدا تک رسا مدینہ ہے
یہ دل نہ کس لیے آباد و شاد کام رہے
بسا جو اس میں ہے، مکّہ ہے یا مدینہ ہے

☆☆☆

ہر سال دیکھنا ہے جسے تا دمِ حیات
میرا حسین خواب ہے وہ شہرِ لاجواب

☆☆☆

وہ خدا گھر تو یہ ہے مرے مُصطفیٰ ﷺ کا قریہ
مری آرزو ہے مکّہ، مری آرزو مدینہ

مرے سرورِ دوعالم ﷺ کا جو نُور جابجا ہے
جو نگاہِ دل سے دیکھو تو ہے چار سُو مدینہ

مَیں مدینہ ہو کر آیا تو کھُلا یہ دل پہ عالَم
ہُوئیں بند جب نگاہیں، ہُوا رُوبرُو مدینہ

☆☆☆

آپ ﷺ کے شہرِ ذی شرف کی ہیں کرم نُمائیاں
ہے یہ کرم نُما بجا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف
آپ ﷺ کے شہر میں خُدا، آپ رسا ہیں عرش تک
یُوں ہُوا عرش آشنا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف

☆☆☆

ذرّاتِ مدینہ جو سمائے ہیں نظر میں
باقی ہے نہ اب لعل و جواہر کا تصوُّر

☆☆☆

اِس کو مدینہ سے جو ہے، اُس کو جتاتا ہی نہیں
رکھتا ہے یہ نسبت نہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب

☆☆☆

وہ آنکھ جس پہ منظرِ دُنیا مُحیط ہے
ہوتا جو عشقِ طیبہ، وُہی آنکھ بھیگتی

☆☆☆

اک محبّت سے دیکھے چوپائے
جتنے طیبہ میں پائے چوپائے

با ادب دیکھے ہم نے، جب دیکھے
شہرِ آقا ﷺ کے سارے چوپائے

سب کو ہم نے دل و نظر میں رکھا
جس قدر ہم نے پائے چوپائے

سگِ طیبہ تو شاعری میں ملا
کب وہاں پائے ایسے چوپائے

بلّیاں دیکھیں شہرِ سرور ﷺ میں
اور تو کم ہی دیکھے چوپائے

قابلِ قدر ہیں رشید بھی
طیبۂ محترم کے چوپائے



فی الفور رحمتوں سے نوازا بھی جاتا ہے
پڑھتا ہے طیبہ کا ہر اک زائر دُرودِ پاک



سرمایہ دارِ دینِ الٰہی
مایۂ عظمت شہرِ محبّت

مکّہ سے قائم نسبت ہے رب کی
آقا ﷺ کی نسبت شہرِ محبّت

ذکر اس کا ہر دم ہے میرے لب پر
تحدیثِ نعمت شہرِ محبّت

کی ہے زیارت تو بن گیا ہے
نُورِ بصیرت شہرِ محبّت

دیکھا ہے جب سے، پایا ہے میں نے
مژدۂ رحمت شہرِ محبّت

اس سے ہدایت ہر جا پہ پھیلی
شہرِ ہدایت شہرِ محبّت

میری حقیقت اُلفت نبی ﷺ کی
دل کی حقیقت شہرِ محبّت



نبی ﷺ کے شہر کو دیکھا تو پایا
ہر اِک ذرّے میں امکانِ محبّت

مدینے جاؤ گے تو دیکھ لو گے
ہر اِک زائر ہے مہمانِ محبت

وُہی اس شہر کی کھاتا ہے سوگند
جو ہے خالق، جو ہے جانِ محبّت

درِ سردار و سُلطانِ جہاں ﷺ پہ
میں جا پہنچا بہ فیضانِ محبّت

درِ سرکار ﷺ کی مجھ کو ہُوئی ہے
زیارت زیرِ فرمانِ محبت

نبی ﷺ کے گنبدِ خضرا کو دیکھا
ہے خوش بختی بہ عنوانِ محبّت

مدینے جاؤں گا، جاتا رہوں گا
یہی ہے میرا اعلانِ محبت

☆☆☆

مصطفیٰ نگر

☆☆☆

شہرِ کرم

مسکنِ سرکار ﷺ

شاعر کے مجموعہ ہائے کلام

☆ ورفعنا لک ذکرک (اشاعتِ اوّل: ١٩٧٧)

☆ حدیثِ شوق (اشاعتِ اوّل: ١٩٨٢)

☆ اور منظومات (اشاعتِ اوّل: ١٩٩٣)

میں شامل اشعار

(بارگاہِ حضورؐ ﷺ، جنت البقیع اور مدینۂ کریمہ)

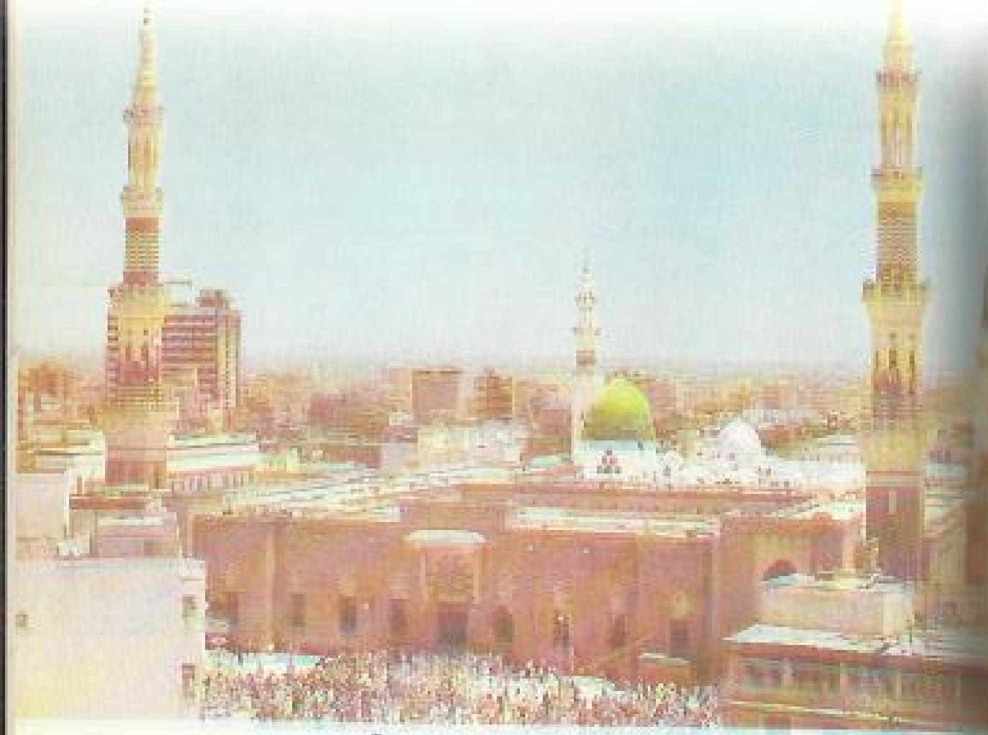
□

دو شعر

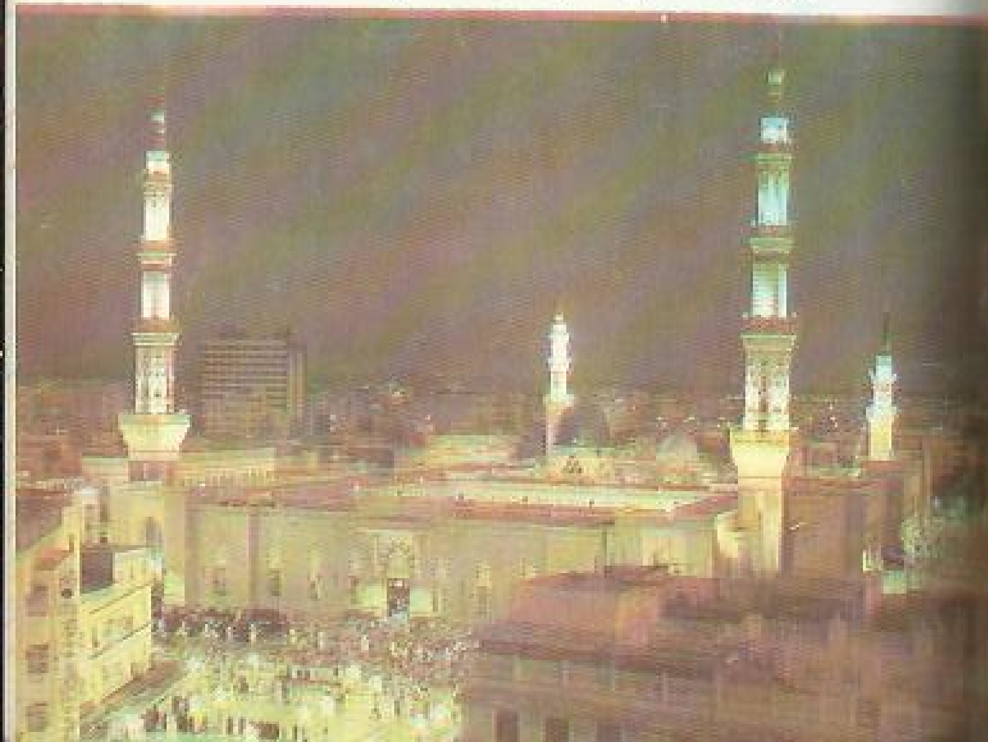
جنونِ عشق و خرد سے آگے، ملے گی گر آگہی ملے گی
خُدا کی وحدت کی ارضِ طیبہ میں ہم کو جلوہ گری ملے گی
دیارِ طیبہ کو کون چھوڑے، ریاضِ جنّت میں کون جائے
نسیمِ جنّت بھی دیکھ لیجے، درِ نبی ﷺ چُومتی ملے گی

□

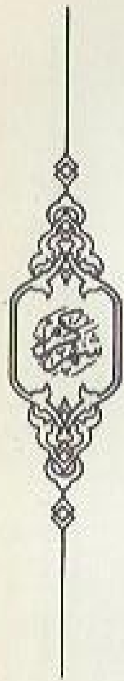
توسیع مسجد نبوی ﷺ کا ابتدائی ڈھانچہ جو اب صرف تصویر ہی کی صورت میں محفوظ ہے۔



دن اور رات کے فرق سے مسجد نبوی ﷺ اور شہرِ حسنا کا ایک منظر







زمانے بھر میں جاری چشمۂ فیضانِ طیبہ ہے
رسول اللہ ﷺ کا نقشِ قدم عنوانِ طیبہ ہے

فدا ہوں میں عرب کی سرزمیں کے ذرّے ذرّے پر
اگر دل ہے نثارِ کعبہ' جاں قربانِ طیبہ ہے

خدا کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا اس کو
وہ خوش قسمت مسافر' آج جو مہمانِ طیبہ ہے

رسول اللہ ﷺ ہیں بے شک ہدایت کے مہِ کامل
صحابیؓ ہے جو ان کا' اخترِ تابانِ طیبہ ہے

جمالِ گنبدِ خضرا مقدر ہی سے ملتا ہے
ہر اک زائر کے دل پر لطفِ بے پایانِ طیبہ ہے

زہے عظمت کہ مکّہ چھوڑ کر آئے یہاں آقا ﷺ
زہے رفعت کہ جبریلِ امیںؑ دربانِ طیبہ ہے

اسے حاصل ہے عظمت مسکنِ محبوبِ داور ﷺ کی
ہر اک مدحت خدا کے فضل سے شایانِ طیبہ ہے

مدینہ گلشنِ رشد و ہدیٰ ہے' باغِ وحدت ہے
نبی ﷺ کا جو بھی ساتھی ہے' گلِ بستانِ طیبہ ہے

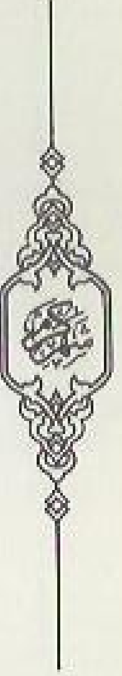
نظر افروز ہے محمودؔ کی نعتوں کا ہر مصرع
کہ اس کے قلب و جاں میں ضَو فگن ارمانِ طیبہ ہے



(مسجدِ نبوی ﷺ کی موجودہ توسیع کا ماڈل)



(سنٹرل ڈسٹرکٹ مدینۂ منورہ کا ماسٹر پلان)





طاقِ دل پہ یادِ طیبہ کے دیے روشن ہوئے
غور سے دیکھا تو تھی طلعت رسولُ اللہ ﷺ کی



چاہو تو ازل کے پیارو' طیبہ کے حسیں ذرے چُن لو
ہے خاکِ مُقدس خاکِ شفا سُبحان اللہ ماشاء اللہ



نگاہِ رحمتِ خیرُ البشر ﷺ میں ہوتے ہیں
جو سُوئے شہرِ مدینہ سفر میں ہوتے ہیں

گُہر جو چشمِ ارادت میں اپنی رکھتا ہُوں
نظارے ارضِ نبی ﷺ کے نظر میں ہوتے ہیں

مری نگاہ عقیدت نثار ہو اُن پہ
جو لوگ سایۂ دیوار و در میں ہوتے ہیں

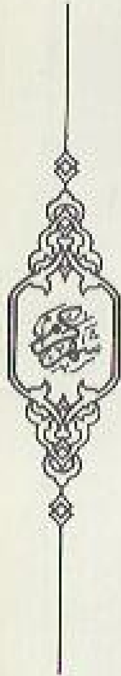


ذاتِ رسولِ پاک ﷺ کے فیضان سے مرا
رشتہ ہے سرزمینِ مدینہ سے چاہ کا



ابھی تک روضۂ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا
یہی احساس مجھ کو جاں گُسل ہے یا رسولَ اللہ ﷺ







راحتوں کی بات ہے محمودؔ طیبہ کا خیال
کاوشِ دیدِ مدینہ کاہشِ غم کا علاج



جانے یہ محمودؔ کب دیکھے گا روضہ آپ ﷺ کا
ہجرِ طیبہ میں ہوا خُونِ اُمیدِ التفات



شادمانی پھُول برسائے گی طیبہ سے ضرور
پہلے ثابت تو کرو تم خُود کو شایانِ نشاط



آنکھیں بھی مُستنیر اگر ہوں تو بات ہے
رچ بس گئی ہیں دل میں تو طیبہ کی عظمتیں

محمودؔ گر رسائی ہوئی ارضِ پاک تک
دیکھیں گے لوگ ذوقِ تماشا کی عظمتیں



نظارے کی خواہش ہے تو پھر آنکھ اُٹھاؤ
ہر ذرّۂ طیبہ میں ارم جلوہ نُما ہے

طیبہ کی سحر خیز ہوا کی ہے یہ شوخی
ڈھلکی جو شبِ تار کے کاندھوں سے ردا ہے





امیدِ دیدِ مدینہ مری نگاہ میں ہے
یہ اور بات، زمانہ نظر شناس نہیں

جو شخص پہنچا ہے قُرب و جوارِ طیبہ تک
وہ جس کو کہتے ہیں غم، اُس کے آس پاس نہیں



جاؤں گا جناں کو نہ مدینے سے کبھی میں
ہر ذرّہ طیبہ پہ ہے اطلاقِ ارم عام

دل میرا غمِ ہجرِ مدینہ میں مگن ہے
اللہ کرے، سب پہ ہو یہ لذّتِ غم عام



یک و تنہا کھڑا ہوں، وہ شجر ہوں دشتِ غربت میں
مدینے کی ہوا رکھتی ہے تازہ دم تو کیا پروا



اللہ کے کرم کی ہے تعمیم جس جگہ
اے دوستو! ہے اس سے عرب کی فضا مُراد

منزل نہیں ہے جس کی، مدینے کی سر زمیں
لاریب راہرو وہ ہے ناکام و نامُراد





رات دن آنکھوں میں ہیں ذرّاتِ کوئے مصطفیٰ ﷺ
میرا دامانِ نظر ہے ماہ و انجم آشنا

دُوریٔ طیبہ سے لب ہیں مُسکراہٹ سے بھی دُور
کیجیے سرکار ﷺ! ان کو بھی تبسّم آشنا



درِ رسول ﷺ پہ جو بھی گُناہگار آیا
تو بوجھ اپنے گناہوں کا وہ اُتار آیا

زمیں میں گڑ گئی فرطِ حیا سے غیرتِ عشق
جو زیرِ پا مرے دشتِ عرب کا خار آیا

ہُوئی نظر کی رسائی جہانِ معنی تک
درِ حبیب ﷺ کا آنکھوں میں جب غُبار آیا

نہیں ہیں دل کے پروبال، پر مدینے کو
ہزار بار گیا ہے، ہزار بار آیا



خُلد بر کفِ ہر نفَس، ہر لمحہ جنّت در کنار
اے تعالیَ اللہ، طیبہ کے سفر کے رات دن







گنبدِ خضرا سے دُوری کا الم کچھ کم نہیں،
کیوں نہ ہو آنکھوں سے آخر اشک افشانی شروع
بُعدِ طیبہ میں ہے سیلِ آبِ محسوسات کا
ہو گئی جذبات کے طوفاں سے طغیانی شروع

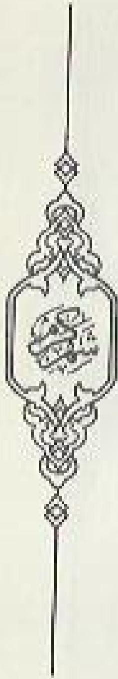


اب تک نبی ﷺ کی جلوہ گہِ نور دُور ہے
اللہ! کیوں دُعا سے اثر دُور دُور ہے
کب تک رہے گا قلب میں مجبوریوں کا غم
آقا ﷺ کے در سے یہ دلِ رنجور دور ہے
وہ آشنائے ربِّ عُلیٰ کیسے ہو سکے
در سے نبی ﷺ کے، جو سرِ مغرور دور ہے
ادنیٰ غلام آپ ﷺ کا محمودؔ ہے مگر
طیبہ سے کیوں یہ بندۂ مجبور دُور ہے



نورِ حق سے پائیں گے قلب و نظر اس کے جلا
جس کا چہرہ راہِ طیبہ میں غبار آلود ہے







عشق پہنچائے گا طیبہ کے کرم ذاروں تک
کعبے پہنچے گا جو ہے عقلِ رسا کا بندہ
راہِ طیبہ میں نگوں سر ہوں، شکستہ پا ہُوں
نہ کرے میری مدد کوئی خُدا کا بندہ

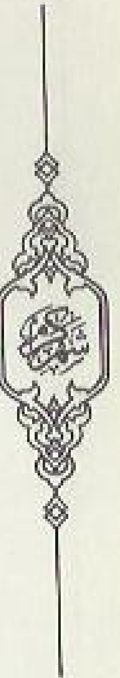


جو دوستو، ہے تمھیں عُمرِ جاوداں درکار
ہے خاکِ شہرِ حبیبِ الٰہ ﷺ کی اکسیر
ہے رہ گزارِ مدینہ سے رہ گزارِ بہشت
خدا نے کی ہے خُود اس شاہراہ کی تعمیر
میں آہ، کیسے دیارِ حضور ﷺ تک پہنچوں
پڑی ہے پاؤں میں حالِ تباہ کی زنجیر



وہ عالم کیا کہوں، اللہ اکبر!
کبھی پہنچوں جو اُن کے آستاں تک
ملی تاب و تواں محمودؔ مجھ کو
ہوا طیبہ کی آئی ناتواں تک







خارِ رہِ طیبہ گر چُبھ جائیں تصوّر میں
ویرانۂ دل اپنا گلزار نظر آئے
گُل ہائے عقیدت سے پھر ہم بھی بھریں دامن
طیبہ کا اگر ہم کو گلزار نظر آئے



دلِ محزوں تڑپتا ہے کہ دیکھے گنبدِ خضرا
نظر کا سُوئے طیبہ ہے جماؤ یارسول اللہ ﷺ

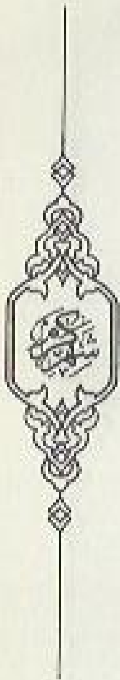


کیا بتاؤں میں ہوائے خُلد کا ذوقِ نظر
گنبدِ خضرا کو وہ بھی چومتی ہے یا نبی ﷺ
ہو مری قسمت میں بھی ارضِ مُقدّس کا سفر
بس یہی اک آرزُو دل میں بسی ہے یا نبی ﷺ



خدا تک ہے رسائی کا ارادہ اے مرے آقا ﷺ
مَیں ہُوں در پر تمہارے ایستادہ اے مرے آقا ﷺ
بلا خوف و خطر جاؤں، اگر اذنِ حضوری ہو
مدینہ ہے مجھے جنت کا جادہ اے مرے آقا ﷺ







ذکرِ حضور ﷺ، یادِ مدینہ، غمِ فراق
دل مضطرب ہے آج، طبیعت اُداس ہے
لو، مل گیا مجھے دلِ گُم گشتہ کا نشاں
طیبہ میں ہے یا اس کے کہیں آس پاس ہے
کیونکر نہ میرا غنچۂ دل عطر بیز ہو
جو رچ گئی ہے اس میں، مدینے کی باس ہے
نومیدیٔ زیارتِ طیبہ ہے وجہِ موت
زندہ ہوں میں کہ مجھ کو تمنا ہے، آس ہے



گدائے کوئے طیبہ کے مقابل ہو نہیں سکتا
وہ کیخسرو ہو یا جمشید و دارا یارسول اللہ ﷺ



باغِ طیبہ بہار ساماں ہے
اس کو خدشہ نہیں خزاؤں کا
میرے آقا ﷺ کے در پہ رہتا ہے
جمگھٹا بخت آزماؤں کا







طیبہ کی سر زمیں میں مکیں ہیں تجلیاں
کہتا ہے کون، عرش نشیں ہیں تجلیاں



شبنمی آنکھوں میں ڈھونڈو گے توانائی کہاں
ذکرِ طیبہ کے سوا تکمیلِ مسیحائی کہاں
گنبدِ خضرا سے دُوری بخت کی لاحاصلی
سوچ کے گنبد میں ہے محصور، گویائی کہاں

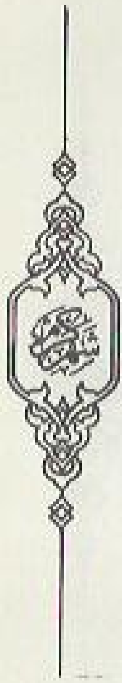


اپنے دیارِ قدس میں بلوائیے ہمیں
اپنا نہیں ہے اور کوئی ٹھور یارسول ﷺ
محمودؔ اور کچھ بھی نہ چاہوں خدا سے میں
طیبہ میں بن سکے جو مری گور یارسول ﷺ



مدینہ منبعِ رُشد و ہُدیٰ ہے
یہ سارا فیض ہے اُس کے مکیں ﷺ کا
حریمِ مصطفیٰ ﷺ کا سبز گنبد
تفاخر اور شرف رُوئے زمیں کا







شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک
آرزوؤں کا جہاں دل میں بسائے رکھنا
چشمِ گریاں پہ بھی طیبہ کا کھلے گا منظر
ہاں! غمِ اشک کی بارات سجائے رکھنا



ہو تصوّر گنبدِ خضرا کا دل میں روز و شب
ہم کو مطلب گردشِ ایام سے یا مصطفیٰ ﷺ



میں بھی اے کاش، کبھی جاؤں نبی ﷺ کے در پر
ہدیۂ قلب جہاں ناصیہ سا دیتے ہیں



جا نہ سکتا جو تلاشِ رزق میں طیبہ تلک
طائرِ تخییل میرا خستہ پر ایسا نہ تھا



سُوئے مدینہ جانے والا کر لے گا ایمان کو تازہ
دل کی بات زباں پر لا کے "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"
"صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ" کہو گے تم روضے پہ ہمدم
جاؤ تو ہم کو بھی سُنا کے "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"







آنکھ سے دجلہ رواں ہو، جب ہو تذکارِ نبی ﷺ
یادِ طیبہ میں دلِ ہجر آشنا درکار ہے

مَیں بھکاری ہوں تو دریُوزہ گری کے واسطے
مالکِ کونین ﷺ کی دولت سرا درکار ہے

ضیق میں آئی ہے جاں، اب معصیت کا حبس ہے
مجھ کو طیبہ کی ہوائے جاں فزا درکار ہے

جا کے طیبہ ہی سے پُوچھے گا، حقیقت ہے یہی
خالق و مالک کا جس کو بھی پتا درکار ہے

جاؤ، طیبہ کے کسی گوشے میں جا کر مر رہو
زندگی کی گر تمنّا ہے، بقا درکار ہے



چشمِ طلب ہے سوئے مدینہ، خدا گواہ
دل ہے محبّتوں کا خزینہ، خدا گواہ
جس کو جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دے
اس کو کہیں گے دیدۂ بینا، خدا گواہ







سانس کی آمد و شُد عطر شمامہ کیا ہے
گلبنِ جاں میں مدینے کی یہ پُروا کیا ہے

کیا کہوں، خاکِ عرب سے مِرا رشتہ کیا ہے
کس کو بتلاؤں کہ مفہومِ تمنّا کیا ہے

خواہشِ دیدِ مدینہ نے نہ پائی منزل
مجھ سے پُوچھو کہ مِرا درد سے رشتہ کیا ہے

دوستو! دہر کے ٹھکرائے ہُوؤں کا آخر
ارضِ طیبہ کے سوا اور ٹھکانا کیا ہے

مجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبّت اُن کی
میں جُھکا سُوئے مدینہ، تو کسی کا کیا ہے



اُن کے لبوں کو چُومتے ہیں قدسیانِ عرش
روضے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چُوم کر
اُس شہر کی طرف ہے رواں توسنِ خیال
روشن ہے مثلِ کاہکشاں جس کی رہ گزر







اپنی ہر مُشکل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا
کون سا در ہے جہاں جا کر صدا کرتے ہیں لوگ

اشکِ مجبُوری سے جو کرتے رہیں اکثر وضُو
جا کے طیبہ میں نمازِ عشق ادا کرتے ہیں لوگ

آئنہ ساں اُن پہ ظاہر ہے نظامِ کائنات
ذکرِ طیبہ سے جو دل کو آئنہ کرتے ہیں لوگ

لامکاں تک تو تصوُّر بھی پہنچ سکتا نہیں
جا کے طیبہ ہی میں خالق کا پتا کرتے ہیں لوگ

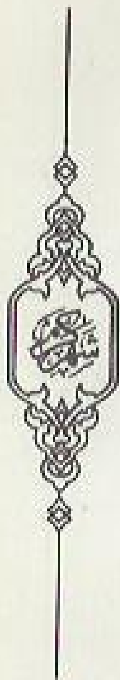


نگاہ و دل میں وہ خاکِ دیار ہے کہ نہیں
ہر ایک ذرۂ طیبہ سے پیار ہے کہ نہیں

جنھیں ملی ہو سعادت، اُنھیں ذرا پُوچھو
مدینہ دہر میں دارُالقرار ہے کہ نہیں

بس ایک شامِ تمنّا نبی ﷺ کے روضے پر!
ہجومِ شوق کا یہ اِختصار ہے کہ نہیں







بے سبب اس کی سیہ پوشی نہیں اے دوستو!
ہجرِ طیبہ میں کہاں آغوش کعبہ مُطمئن

لامکاں تک تو رسائی اِس کی ممکن ہی نہیں
ہو گی طیبہ ہی میں یہ چشمِ تماشا مُطمئن

کس کو ملتی ہے دمِ آخر مدینہ کی زمیں
جس کی قسمت میں گر لکھّا ہو مرنا مُطمئن



مدینے کے سوا جائیں تو ہم جائیں کہاں آقا ﷺ
مدینہ ہے ہمارے واسطے دارُالاماں آقا ﷺ



نسبتِ نعلین سے ہے مُحترم خاکِ حجاز
ہے کلامِ پاک میں سوگندِ باری واہ وا



گر شوقِ سجدہ ریزئ طیبہ یہی رہا
پائیں گے ہم بھی گوہرِ مقصد بہ فیضِ عشق

مَیں ہُوں وطن میں، اور یہ طیبہ میں سجدہ ریز
آزاد ہے یہ رُوحِ مقیّد بہ فیضِ عشق







زندگی رستے میں گر گزرے تو گزرے شوق سے
روضۂ اطہر ہو مقصودِ سفر' اتنا تو ہو

آپ ﷺ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہو نصیب
ہم کو ہونا پڑ نہ جائے در بدر' اتنا تو ہو



منزلِ مقصود ہونی چاہیے پیشِ نظر
راہِ طیبہ ہی میں بستانِ ارم رہ جائے گا

صورتِ کعبہ یہ دل ہو گا سیہ پوشِ فراق
اس میں گر ہجرِ مدینہ کا الم رہ جائے گا

جب مدینے تک رسائی کی سعادت مل گئی
کون ہے جس کو کہ فکرِ بیش و کم رہ جائے گا

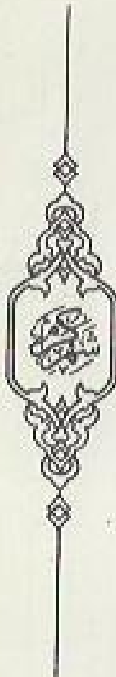


ہیں آشنائے سرِّ سرِ لامکاں حضور ﷺ
طیبہ میں دیکھتے ہیں مگر سب ضیائے حق



سامنے اس کے تجلی عرشِ بریں کی رفعت
آپ ﷺ کا شہر کہ تھا ساخت میں گاؤں جیسا







طلوعِ مہرِ طیبہ مُجدِّدِ احساس کا احیا
نکلتا ہے جو سُورج' برف کے تودے پگھلتے ہیں

مدینے تک رسائی ایسے خُوش بختوں کی قسمت ہے
رہِ عشق و وفا میں سر کے بل جو لوگ چلتے ہیں

غمِ ہجرِ مدینہ کی تمازت کا کرشمہ ہے
مجھے سرمائے کے سائے بہر عنوان کھلتے ہیں



یہی اِک آرزو بے تاب ہے محمود کے دل میں
کہ دیکھے آپ کا وہ سبز گنبد یا رسول اللہ ﷺ



ایک دن آئے گی دیدارِ مدینہ کی نوید
جذبۂ عشقِ نبی ﷺ میرِ سفر بھی ہو گا

ختم ہو جائے گی تاریکیٔ ہجرِ طیبہ
چاک آخر کو گریبانِ سحر بھی ہو گا

دیکھ کر گنبدِ خضرا کو' جھکے گا سر بھی
یُوں اثر دل پہ بہ تائیدِ نظر بھی ہو گا







یا رب! درِ نبی ﷺ پہ رسائی ہو کس طرح
رنج و غم و الم سے رہائی ہو کس طرح



خیالِ دوریِ طیبہ نے چھین لی ہے خوشی
اگرچہ لب تو مرے بھی ہنسی سے واقف ہیں

بسی ہیں گنبدِ خضرا کی اس میں تنویریں
مری نگاہیں بھی جب سے نمی سے واقف ہیں

ہیں اہلِ عقل رسا چاند کی حقیقت تک
ہم اہلِ عشق ہیں، اُن کی گلی سے واقف ہیں



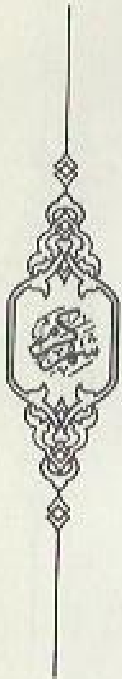
طیبہ بھی پہنچ جاؤں گا اک روز یقیناً
تکمیل پہ ہوتا ہے ارادہ اثر انداز

تقدیر پہ ہے ماہِ مدینہ ﷺ کی تجلّی،
کیا مجھ پہ ہو قسمت کا ستارہ اثر انداز



نکہتِ گلشنِ مدینہ ہے
باغِ جاں میں بہار کا باعث







بخت ذرّے کے جو یاور ہوں، عرب تک پہنچے
خاکِ طیبہ سے لگے، مہر سے بڑھ کر چمکے!

رُوبرُو گنبدِ خضرا کے پہنچ جاؤں اگر
مجھ زیاں کار کا بھی نقش مقدر چمکے

ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا
پھول اُلفت کے، مری شاخِ نظر پر چمکے

جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طیبہ واپس
کتنے تارے مری پلکوں کے اُفق پر چمکے



دستگیری آپ ﷺ فرما دیں تو پھر کیا دُور ہے
گو بظاہر راہِ طیبہ میں ہے دُشواری بہت



خیالِ دوریِ طیبہ سے اے شہِ والا ﷺ
یہ دل تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شبنمی اپنی



عنایت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمدِ مرسل ﷺ
ہُوا ہوں دوریِ طیبہ سے بے کل احمدِ مرسل ﷺ







تاباں جبیں ہے حسنِ عقیدت کے نور سے
سجدے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے گھر کی تلاش میں

طیبہ کی سمت کو ہیں رواں شب گزیدگاں
یہ قافلہ ہے نورِ سحر کی تلاش میں

پہنچو گے خاکِ راہ گزارِ حضور ﷺ تک
نکلو گے تم جو کحلِ بصر کی تلاش میں

محمود بعدِ طیبہ ہے، ظلمت نصیب ہوں
ہے میری شامِ ہجر، سحر کی تلاش میں



جس قلب میں تڑپ نہ ہو ارضِ حجاز کی
غم سے وہ آشنا ہے تو راحت سے منحرف



طیبہ پہنچ کے، روضے کی جالی کے سامنے
ظاہر ہم اپنے دل کا غمِ اندروں کریں



سر آنکھوں پر رکھیں قدسی نہ آقا ﷺ کے قدم کیونکر
مقامِ عرش سے ارفع نہ ہو خاکِ حرم کیونکر







بیانِ طیبہ سفر میں، حضر میں رہتا ہے
جہانِ عشق دلِ مختصر میں رہتا ہے

سمائے کیسے مرے دل میں عرش کی رفعت
جمالِ گنبدِ خضرا نظر میں رہتا ہے

نظر جھکی ہے درِ مصطفیٰ ﷺ پہ یوں میری
کہ اوجِ عرش بھی حدِ نظر میں رہتا ہے

کبھی یہاں سے مدینہ، کبھی وہاں سے یہاں
مرا خیال مسلسل سفر میں رہتا ہے



نہیں کانٹے بیابانِ عرب میں
کھلے ہیں یہ گل و ریحانِ فردوس

جو خارِ دشتِ طیبہ سے ہے واقف
اسی کو ہے فقط عرفانِ فردوس

گلستانِ عرب کا ایک غنچہ
ہوا ہے رشکِ صد بستانِ فردوس







دل کو ہے سیرِ وادیٔ بطحا کی آرزو
آنکھوں کو دیدِ گنبدِ خضرا کی ہے طلب

دارالشفائے رحمتِ عالم ﷺ نظر میں ہے
دنیا کے ہر مرض کا فقط ہے یہی مطب

میں ایک برگِ خشک ہوں، طیبہ کی راہ میں
مجھ کو اڑا کے لے ہی چلی صرصرِ طلب

طیبہ سے کم تعلّقِ خاطر اُنھی کو ہے
شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جن کو چھب



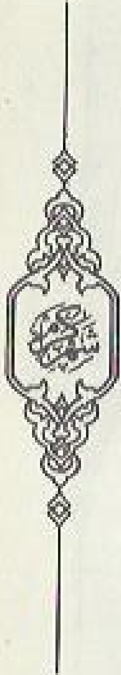
آپ ہی آقا ﷺ مدد فرمایئے تو آ سکوں
ورنہ میں اک ماہیٔ بے آب ہوں، طیبہ سے دُور

اے صبا! مجھ کو مدینے میں اُڑا لے چل ذرا
مجھ کو اُن کے روضۂ اقدس پہ جانا ہے ضرور

گلشنِ گیتی کا ہر ذرہ ہے اِس سے مستنیر
ہے فروزاں روز و شب طیبہ میں شمعِ کوہِ طور







یخ بستگی خضر کی ہے، حدّت سفر کی ہے
پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ کہ خواہش مقر کی ہے

حدّت میں معصیت کی، جھلستا ہوں رات دن
خواہش جو ہے تو سایۂ دیوار و در کی ہے

اک بار تو مجھے بھی مدینے بلایئے!
یہ التجا مرے دلِ حسرت اثر کی ہے



مرے کام آئیں یہ مژگان و ابرو یارسول اللہ ﷺ
جو ان سے دے سکوں طیبہ میں جھاڑو یارسول اللہ ﷺ

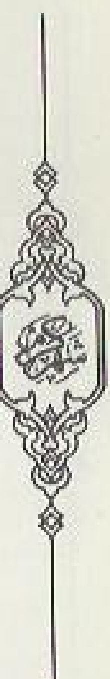


اُن کے در پہ حاضری کے واسطے
اُلفت و اخلاص کا زر چاہیے

زائرو! ذکرِ حرم کرتے رہو
کچھ علاجِ قلبِ مضطر چاہیے

قریۂ مہ کو سدھاریں اہلِ دہر
مجھ کو تو سرکار ﷺ کا در چاہیے







مجھے ہو اپنے مقدر پہ ناز اے محمودؔ
ملے جو سایۂ دیوار احمدِ مختار ﷺ



آستاں پہ اُن کے میں ایک دن پہنچ جاتا
آڑے آ گیا اپنا بخت واژگوں لیکن
ہو رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صدقے
خُلد اس کے بدلے میں میں کبھی نہ لُوں لیکن



دیارِ نبی ﷺ کی گلی کو تو دیکھو
حقیقت کی رہ کا پتا ہو گئی ہے
دیارِ رسولِ خدا ﷺ تک پہنچنا
یہ حسرت مرا مُدعا ہو گئی ہے

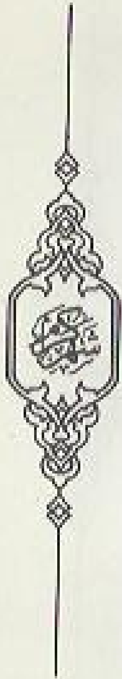


مجھے اک بار اپنا مسکن پُر نور دکھلا دیں
تمنائے دلِ مضطر ہے برہم یا رسول اللہ ﷺ



محمودؔ ہیں دیارِ حبیبِ خدا ﷺ سے دُور
ہم سے ہماری شُومئ قسمت نہ پُوچھیے







دن رات ہے حضوری طیبہ کی کیفیت
اس کیفیت کو چشمِ تماشا سے کیا غرض
دل ہوں سیاہ جن کے، تکدّر کی دھوپ سے
نظروں کو ان کی، گنبدِ خضرا سے کیا غرض



شہرِ طیبہ کی نسیم جاں فزا
ہے دماغوں کے لیے مشکِ ختن



دیکھتا کیا ہوں کہ طیبہ میں پذیرائی ہوئی
ہے حقیقت سے بہت نزدیک یہ خوابِ خلوص



در خیرُ الوریٰ ﷺ تک میں نہ پہنچا
یہ ہے محمودؔ میری ناتمامی



رُخ مرا سُوئے مدینہ ہوتا
نعت کہنے کا قرینہ ہوتا



خواہش دید کے پس منظر میں
روضۂ شاہِ مدینہ ﷺ ہوتا



جان جب تن سے نکلنے لگتی
میری آنکھوں میں مدینہ ہوتا





آنکھیں پُرنم، گردن ہے خم، آپؐ کے در پہ آن کھڑا ہے
ایک ثنا گر میرے مولا صَلّی اللہُ عَلَیکَ وَسَلَّم

باقی ہے بس ایک تمنا، اس دنیا میں موت آئے تو
آپ کے در پہ میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم



گیا جو عمرے کو مجھ سا عاصی تو طیبہ میں اور خدا کے گھر بھی
ادا کرے گا یہی فریضہ صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ



جو دیدِ طیبہ سے قسمت بدلنے والا ہے
کہاں بہشتِ بریں سے بہلنے والا ہے



جو شہرِ مصطفیٰ ﷺ پہ ہُوا کرتی ہے طلُوع
اے کاش، خواب ہی میں مجھے وہ سحر ملے



مجھے بھی اپنے شہرِ پاک میں اب جلد بُلوا لیں
مئے فُرقت کا ہُوں لذّت چشیدہ یارسولَ اللہ ﷺ

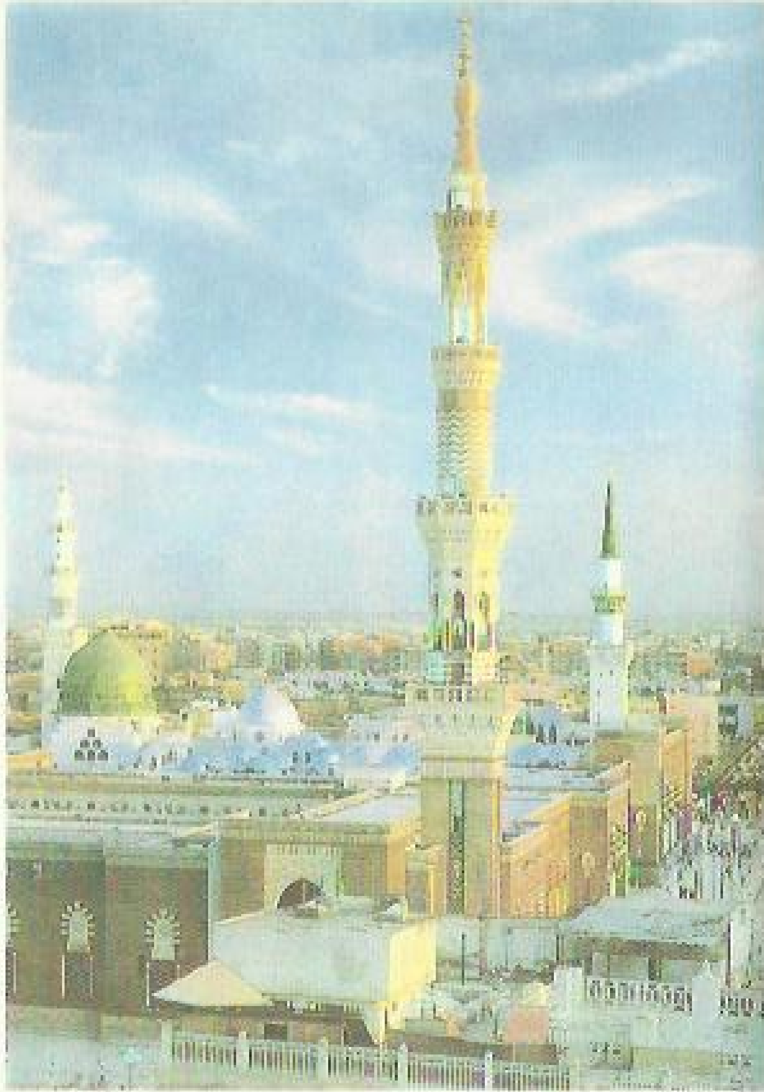
جو نکلا آرزوئے طیبہ و بطحا میں آنکھوں سے
مری دولت ہے وہ اشکِ چکیدہ یارسولَ اللہ ﷺ



شہرِ کرم

قریۂ محبت

شاعر کے زیرِ ترتیب مجموعے
قطعاتِ نعت
کے چند صفحات



[حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ کے پس منظر میں حضورِ اکرم ﷺ کا شہرِ ذی شرف]

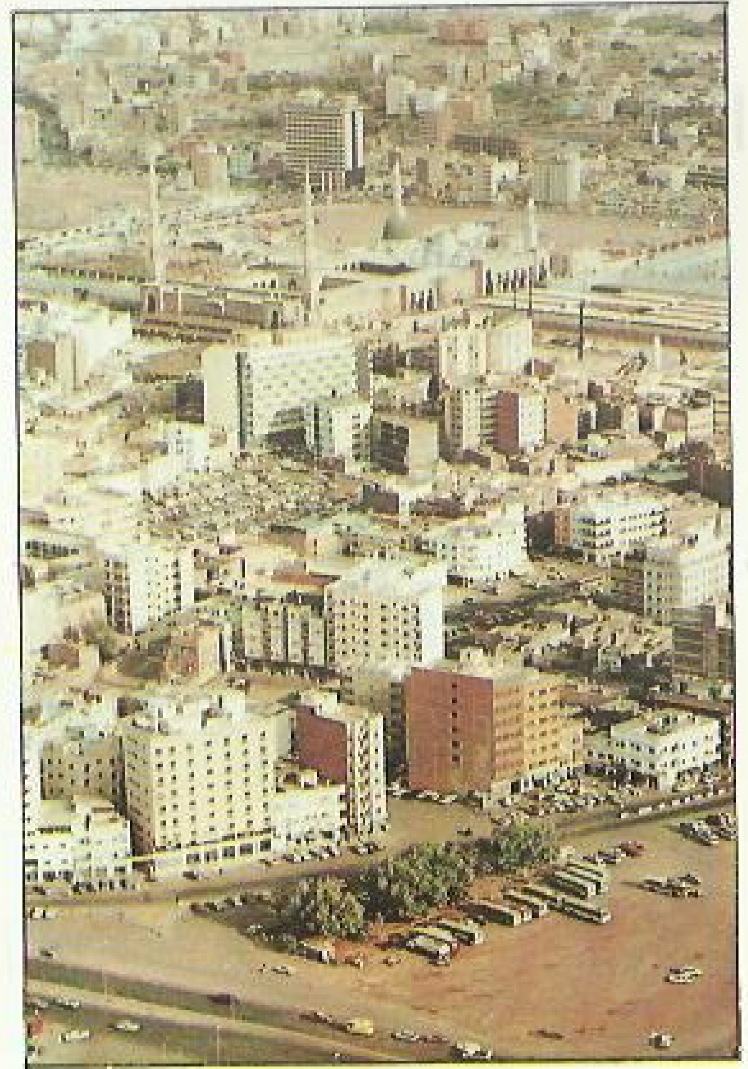


قطعہ

شہرِ اُلفت سے ہوائے لطف کی ہیں منتظر
ساعتیں دن کی ہوں یا لمحات میری رات کے
ایک عرصے سے کھلے ہیں اس کے استقبال کو
غُرفے نظروں کے، جھروکے میرے احساسات کے



محراب تہجد کی نادر تصویر۔ جو شاید پہلی بار کسی کتاب کی زینت بن رہی ہے۔



شہرِ سرکار ﷺ اور مرکز شہا

شہرِ سرکار ﷺ کا ذکر

مرجع خاص و عام ہوتا تھی
بارگاہ رسول عالمیاں ﷺ
سب اسی در سے فیض پاتے ہیں
حور و افرشتہ ہوں کہ انس و جاں

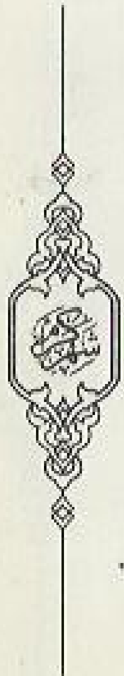
***

ہمیں طیبہ سے الفت ہے کہیں اولاد سے بڑھ کر
یہاں کا ذرہ ذرہ ہے درخشاں تر مہ و خور سے
یہ یثرب تھا' بنا جن کے قدوم پاک سے طیبہ
مقام ان کا نہ پھر ہو ماورا کیونکر تصور سے

***

گلستاں ہیں نثار ان پر' تصدق ان پہ انجم ہیں
گل و ریحان و سنبل سے ہیں بڑھ کر خار طیبہ کے
ہزاروں جنتیں قلب و نظر کی ان سے پیدا ہیں'
ہماری آنکھ سے دیکھے کوئی اشجار طیبہ کے

***



(گنبدِ خضرا اور منارِ نور کے سائے میں شہرِ محبت و عطا)

❋❋❋

سکونِ دل، مسرت اور طمانینت اگر چاہو
اگر چاہو، نہ پاس آئیں تمھارے، رنجِ دنیا کے
تو دل کے کینوس پر جذب کے دستِ نگاریں سے
بناؤ گنبدِ اخضر کے ہر صبح و مسا خاکے

❋❋❋

دل و نظر کے اُفق پر مثالِ مہرِ منیر
ضیا فروز ہوئی ہے محبتِ طیبہ
زباں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے
بہشت مجھ کو ملے گی بصورتِ طیبہ

❋❋❋

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم
اوّل اوّل تھا وہ مکّہ، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگندِ بلد اِس واسطے اللہ نے
یہ شرف آقا ﷺ کے قدموں کے سبب اس کو ملا

❋❋❋

وہ روشن سبز گنبد ہو کہ اُس کا عکسِ رخشندہ
رہے گا یہ نظارہ رُوح پرور رہتی دنیا تک
اِسی کے فیض سے، اس کے توسّط سے، وسیلے سے
ضیا افگن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دنیا تک

❋❋❋



❋❋❋

بہاریں رُوح پرور بن کے نظروں میں سمائی ہیں
بچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دل کے آنگن میں
خُوشا قسمت کہ اک شب پا لیا اپنی مرادوں کو
زیارت سبز گنبد کی ہُوئی رؤیائے روشن میں

❋❋❋

اے مسافر! سُرخ بتی گھڑی کا نام ہے
سبز بتی سے ملی ہے راہ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہُوں مَیں
نُور کا اک سبز ہالہ ہے مرے پیشِ نظر

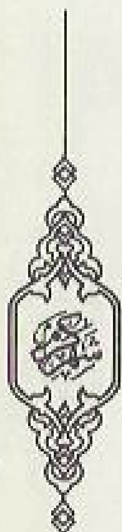
❋❋❋

رنگ ہے جو سُرخ، وہ ہے قتل و غارت کی دلیل
زرد ہے تو وہ ہے پت جھڑ کا، خزاؤں کا نشاں
اور نیلا ہو تو حدّت خُون کی ہوتی نہیں
سبز رنگ ایسا ہے جس سے ہیں بہاریں گُل فشاں

❋❋❋

سراسر رنگ و نکہت ہے گلُاب آسا، سرُور آگیں
لیے ہے اپنے اندر ایک نُورِ آگہی مٹی
بنائے آنکھ کا سُرمہ، اگر چشمِ فلک دیکھے
وہ نعلینِ نبی ﷺ کے ساتھ مَس کرتی ہوئی مٹی

❋❋❋



اُحد سے ہے مرے آقا حضورﷺ کو اُلفت
میں اس کے ذرّوں پہ جاں کیوں نہ پھر نثار کروں
میں سربلند ہوں آقاﷺ! مجھے عروج ملے
اُحد پہاڑ کا میں بھی تو سنگ ریزہ ہوں

***

جب تک یہ پیشِ خالق و مالک دعائیں کیں
لگتا تھا، گویا نالہ مرا رائیگاں گیا
جب شہرِ التفات کا در مل گیا مجھے
میری نوا کا سلسلہ تا آسماں گیا

***

نبیﷺ کے شہر کو دارالفنائے دُنیا میں
عزیز رکھتا ہوں، دارالبقا سمجھتا ہوں
درِ حضورﷺ پہ حاضر نہ ہو سکوں جس سال
میں خُود کو مفلس و بیمار سا سمجھتا ہوں

***

شہرِ سرکارﷺ سے دُوری

ذہن پر سُرخی تو زردی چھا گئی جذبات پر
آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اے خدا! مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار
کشت جذبوں کی ہوائے طیبہ سے پھولے پھلے

***

اشکِ ہجرِ طیبہ سے تر ہُوا مرا دامن
صدمے اُن سے دوری کے سہ رہا ہوں، جتنے ہیں
سر بہ سر ہے سنّاٹا، سُو بہ سُو ہے ویرانی
ہوکتی بلائیں ہیں، بھوت پریت، فتنے ہیں

***

یہ اذنِ دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی
یہ تمتما رہا ہے دیا جو اُمید کا
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے منہ پر نقاب چاند
ایسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عید کا

***

✳✳✳

احساس یوں ہے، جیسے اک بیکار چیز ہو
جذبے ہیں سرد، ذہن پہ چھایا غُبار ہے
آنکھوں کا نُور بجھ سے تکلّف برت گیا
طیبہ پہنچنے کو جو یہ دل بے قرار ہے

✳✳✳

ایک ہے مرا یارو، جب یہ ظاہر و باطن
اس لیے اُداسی ہے، دُور ہُوں مدینے سے
چھا گئی ہے مایُوسی، حُزن ہے طبیعت میں
کیفیت جو اندر ہے، آئنہ ہے چہرے سے

✳✳✳

گُھلا ہُوں شمع سا کل رات نعت کہنے میں
یہ ہے وفُورِ تپِ ہجرِ مُصطفیٰ ﷺ کا ثمر
یہ دُوریاں، یہ جُدائی ہے اِک نظر کی بات
بنامِ حق، مرے سرکار ﷺ! مُجھ پہ ایک نظر!

✳✳✳

اک دہکتا ہُوا خُورشید ہے مجبُوری کا
وائے قسمت، جو مرے صحنِ مکاں میں اُترا
کیسے زندہ ہُوں، میں کیوں زندہ ہُوں یارو، جب سے
ناوکِ ہجرِ مدینہ رگِ جاں میں اُترا

✳✳✳



✳✳✳

ہو اشارہ تو پھر چلُوں طیبہ
میں تو بس آپ ہی کے بس میں ہوں
مجھ پہ، ہو جائے پھر کرم آقا ﷺ!
نا اُمیدی کی دسترس میں ہوں

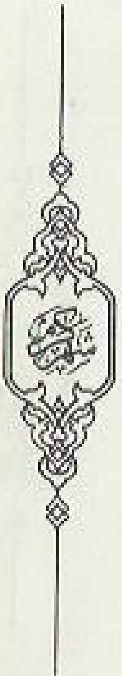
✳✳✳

چُھپ گیا اندھیروں میں پھر ستارۂ قسمت
دُوریٔ مدینہ کا دل میں درد پھر چمکا
ہو گئی ہیں پھر غائب گرم جوشیاں دل کی
رہ گیا ہے اک پیکر سرد مہریٔ غم کا

✳✳✳

۹۰ اور ۹۴ میں
میں بہ امرِ مجبُوری
جا نہیں سکا طیبہ
وائے ظلمِ مجبُوری

✳✳✳



شہرِ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمنّا

سبز بتّی جلے گی آنکھوں میں
گنبدِ پاک ہوگا نُور افزا
پھر مرے دل کی شاہراہوں سے
خواہشوں کا جلُوس گزُرے گا

✳✳✳

یہی دُعا ہے مری، اور یہی تمنّا ہے
دِیا اُمید کا دل میں نہ مَیں بُجھا دیکھوں
طلُوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہو
درِ حضور ﷺ پہ جب تک نہ میں پہنچ جاؤں

✳✳✳

مدینہ جانے کی صُورت نہ ہو اگر کوئی
وہاں پہنچنے کی خواہش تو بے پناہ رہے
میسّر آئے نہ جب تک زیارتِ طیبہ
خیال میں تو پیمبر ﷺ کی بارگاہ رہے

✳✳✳

✳✳✳

وہ دن گئے کہ مرا دل خزاں رسیدہ تھا
مَیں تشنہ لب تھا، مری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
ملی ہے اب مجھے طیبہ سے راحتوں کی نوید
بکھر گئے ہیں تمنّا پہ اب گلاب کے رنگ

✳✳✳

میرے آقا ﷺ کے اَلطاف و اِکرام سے
مجھ کو حصّہ بقدرِ کفایت ملے
دُور ہوں سب گراں باریاں سانس کی
پھر حضُوری کی بھی مجھ کو ساعت ملے

✳✳✳

چمکے مرا نصیب بھی، مَیں بھی ہُوں کامگار
نسبت ہو اُستوار خُدا کے رسُول ﷺ سے
دنیا و آخرت میں الٰہی، ہُوں سُرخرُو
چہرہ مرا اَٹے رہِ طیبہ کی دُھول سے

✳✳✳

اِک ایک لمحہ گزُرتا ہے میرا جنّت میں
اِک ایک لحظہ مجھے آپ ﷺ کا تصوّر ہے
مجھے ہو اِذن، کہ آؤں دیارِ طیبہ میں
رفیق جذب مرا، رہنما تصوّر ہے

✳✳✳

***

سچ کہا، ہر کام سے وابستہ ہے اس کا سبب
بے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ
آشکارا دل کی دھڑکن، نبض کی تیزی سے ہے
طیبہ جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ

***

دیکھیں، خدا دکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دن کہ موت سے بھی روا ہم کو جنگ ہے
بس اک لگن لگی ہے کہ طیبہ رسائی ہو
دل کو نہ اور آس، نہ کوئی اُمنگ ہے

***

دل میں یادِ شہرِ والا ﷺ ہو فزوں، اور فزوں
سبز گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا
شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک
آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا

***

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حاصل ہے
مرقدِ سرورِ جہاں ﷺ کو شرف
دل کی گہرائیوں سے ہے یہ دعا
ہو نگہ مرتے وقت اُسی کی طرف

***

***

نام کو سبزہ نہیں، ہیں بے ثمر اشجار بھی
شاید آئی ہی نہیں اِس بار طیبہ سے ہوا
صحنِ باغ و راغ میں شادابیاں تو اس سے ہیں
رمز کی یہ بات کہتا ہے دلِ حق آشنا

***

جنت کی آرزو، نہ مجھے حور سے غرض
آقا! ﷺ یہ بات حُسنِ طلب کی ہے، پیار کی
ہر سال ہو غلام کی طیبہ میں حاضری
مٹی بھی ہو نصیب مجھے اُس دیار کی

***

جو موت آئے مدینے کی راہ میں ہم کو
تو زندگی پہ صعوبت، کمال سستی ہے
حضور! ﷺ آپ کے قدموں سے ہے حیات، حیات
حضور! ﷺ آپ کے دم سے ہماری ہستی ہے

***

دل مرا حُسنِ تخیّل کا مقلّد ہے، مگر
اس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اس پہ نقش ریز
لبیاں لیتا ہے طیبہ کو وہ کیسے شوق میں
راہبر آہستہ رو ہے اور رہرو تیز تیز

***

***

نشیب یہ ہے، کوئی دُور ہو مدینے سے
فراز یہ ہے کہ اُس در پہ ہو جبینِ نیاز
خراب و خستہ جسے آج کہہ رہے ہو رشید
یہ کل ہی دیکھنا، ہو گی حیات سرافراز

***

سرسراہٹ، سنسناہٹ کی ادا
دوستو! مجھ کو نویدِ عید ہے
لائی ہے جو یہ مدینے سے ہوا
بازگشتِ آرزوئے دید ہے

***

رکاوٹو! مرے رستے سے دُور ہٹ جاؤ
میں شہرِ سرورِ کونین ﷺ کا مُسافر ہوں
دُعا ہے، سر ہو نگوں اور چشم پُرنم ہو
بہ رطیبِ دل میں درِ مُصطفیٰ ﷺ پہ حاضر ہوں

***

مرے نصیب میں کب ہو گی صُبحِ طیبہ کی
کٹے گی کون سے دن انتظار کی ساعت
نظر میں ہو گا مری کب وُہ گنبدِ خضرا
نگاہیں دیکھیں گی کس دن بہار کی ساعت

***

***

چاہتا ہوں، طیبہ جاؤں، آؤں، اور پھر جاؤں میں
میرا مُستقبل اگر گزرے تو بس اس حال میں
اس تگ و دو میں میسر ہو نہ فُرصت کی گھڑی
میں رہوں مانندِ قیدی خواہشوں کے جال میں

***

حُجلۂ دل میں دستک دی ہے ٹھنڈک نے
رُوح کے روشن دان سے آئی سرد ہوا
یاد کیا لو شہرِ محبت نے مجھ کو
ہجر کے چہرے کا رنگ آخر زرد ہُوا

***

خدا کرے کہ میں پہنچوں دیارِ آقا ﷺ میں
خدا کرے کہ نہ یہ فاصلے کی دُوری ہو
دماغ عرش پہ ہو، سر ہو اُن کے قدموں میں
نویدِ دید ملے، لمحۂ حضوری ہو

***

نبی ﷺ کے آگے ہے سب ہیچ شخصیت کا طلسم
مدینہ جاؤں تو میں شخصیت کو کھو جاؤں
زمانے بھر کے زُعم کو اُلٹ کے ٹھوکر سے
گدائے کوئے رسولِ کریم ﷺ ہو جاؤں

***

***

آنکھ تو شب بھر سُلگتی ہے، مگر لگتی نہیں
گوشۂ چشمِ تمنّا دیدۂ کوکب ہُوا
بازِ دیدِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا خیال
دل کی خلوت میں نہاں تھا، اب سوالِ لب ہُوا

***

سفر کا شوق جو وافر ہے ہم کو
مدینے کے سوا جاتے کہاں ہیں
وہاں راتوں کو آنکھیں بند رہتیں
ہم ایسے نیند کے ماتے کہاں ہیں

***

شہرِ نبی ﷺ تک جا پہنچوں گا آخر میں
پا جاؤں گا جنّت اپنے خوابوں کی
خُوشیاں استقبال کریں گی بڑھ بڑھ کر
تعبیروں کی حُوریں ناز دکھائیں گی

***

کسی نے مجھ کو نوید دی ہے
کہ جا سکوں گا دیارِ طیبہ
دل و نظر میں ہے پھر سمایا
سرور خوشیوں بھری فضا کا

***

شہرِ سرکار ﷺ میں حاضری

قدم قدم اُلفت کی رہ پر
طیبہ تک جو چل کر پہنچیں
اہلِ نظر سب آئیں، دیکھیں
دُھول اٹی روشن تصویریں

***

اے خُوشا قسمت، گیا جو شخص طیبہ کی طرف
وہ مُقدّر کا دَھنی تھا، تھا وہی منزل نصیب
وہ طمانیت شناسا پا گیا رازِ سکُوں
بس اُسی خُوش بخت کو ہو گا قرارِ دل نصیب

***

سرِ کُہسار آتی ہیں نظر جو دُودھیا لہریں
اور اُن پر دُھوپ پڑنے سے جو کیفیت اُبھرتی ہے
مُجھے معلوم ہوتا ہے کہ روضے کی تجلّی سے
مرے دل پر بھی ویسی نُور کی چادر اُترتی ہے

***

✳✳✳

محبّت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی
ہو طاری دل میں رقّت بھی، یہی آئینِ خاطر ہے
جو دیکھا اُن کا روضہ، دل پسیجا، آ گئے آنسو
یہی اک کیفیت تو باعثِ تسکینِ خاطر ہے

✳✳✳

میں ہوں آقا ﷺ سے تمنائی لُطف و مرحمت
گرچہ اب تک زندگانی میری عصیاں کوش ہے
دیکھتا ہوں سامنے اب گنبدِ خضرا رشید
میری نظریں ہیں سوالی اور زباں خاموش ہے

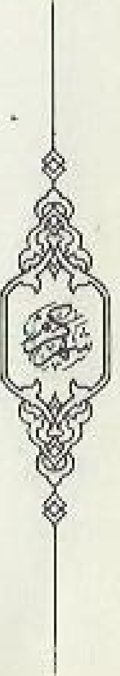
✳✳✳

سر زمیں طیبہ کی ہے دولت سرا سرکار ﷺ کی
میں وہاں جاتا ہوں جب بھی، میرا یہ ہوتا ہے حال
قلب مُضطر، چشم پُرنم، رُوح خنداں، جاں گداز
دل سراسر اک تمنّا، آنکھ یکسر اک سوال

✳✳✳

مُلکِ سرکار ﷺ میں پہنچے تو ملا ہے آرام
تھا وطن میں تو بہت شور شرابا دل کا
سبز گنبد کے اثر سے ہے بہاروں کا سماں
کیسا آباد ہُوا ہے یہ خرابہ دل کا

✳✳✳



✳✳✳

نظر اُٹھی جو گُلِ التفات کی جانب
کھنچا ہُوا میں مدینہ کی سمت چلتا گیا
رسائیوں میں وہاں کی بڑا تلطُّف ہے
جو اور دل سے اُٹھی آرزُو، مَسلتا گیا

✳✳✳

معصیت کی راکھ آخر یہ نہ جاتی کس طرح
جب مرے اشکِ خجالت کا رواں جیحُوں رہا
جا ہی پہنچا مَیں مدینے، کیفیت بدلی مری
اب غمِ دُنیا و دیں سے ہو گیا مَیں ہُوں رہا

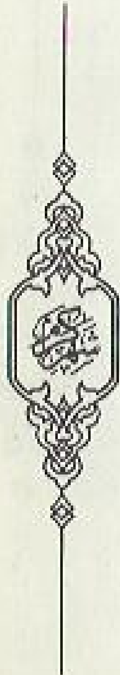
✳✳✳

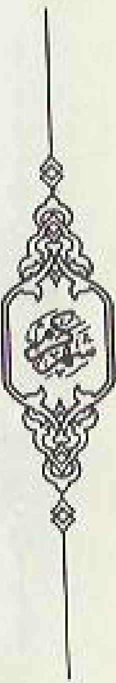
دُوریٔ طیبہ کی حدّت اب نہیں
جو تصوُّر ہے، وہ جلوہ ریز ہے
جس میں بہتا جا رہا ہُوں ان دنوں
رحمتوں کی جُوئے دل آویز ہے

✳✳✳

اُدھر نگاہیں تھیں مایُوس اور اِدھر دل میں
الاؤ ہجرِ مدینہ کا اِک سُلگتا تھا
وہاں پہنچ کے، یہ سب کچھ بُھلا دیا میں نے
نہ پوچھیے کہ یہ قصّہ سُنا بھی سکتا تھا

✳✳✳





***

کرے گا جسم کو بھی پاک حرصِ دُنیا سے
جو شہرِ نُور مری رُوح کو اُجالے گا
یہ قلب ہو گا جو معمُور اُن کی شفقت سے
تو یہ دماغ مزا اُن کے لطف کا لے گا

***

مُستنیرِ مرحمت بخشِ یہ ایسا ہُوا
راستے ہی میں رہا حرماں نصیبی کا خیال
رُوح سرشارِ کرم ہائے فراواں ہو گئی
زندگی طیبہ پہنچتے ہی بنی دستِ سوال

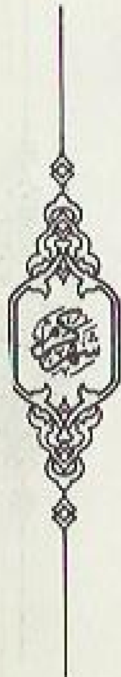
***

جب تک نہ کی تھی میرے مُقدّر نے یاوری
جب تک مَیں شہرِ سرورِ عالم ﷺ گیا نہ تھا
جب تک نہ تھا مَیں لذّتِ سجدہ سے آشنا
میرا کسی خُوشی سے کوئی رابطہ نہ تھا

***

جو وہاں حاضر تھے، اُن کے تن پہ تھے اُجلے لباس
مَیں چلا تھا معصیت کی دھجّیاں اوڑھے ہوئے
مجھ کو اُس دربار سے پھر بھی نہ دھتکارا گیا
کیا کہوں، مجھ پہ کرم سرکار ﷺ کے کتنے ہوئے

***



□

مادرِ سرکار ﷺ

سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا

کی بارگاہ میں حاضری

دنگ ہیں احباب سب میرا مُقدّر دیکھ کر
اِس طرح پُوری تمنّائے جبیں سائی ہُوئی
کُھل گیا میری دُعاؤں کے لیے بابِ قبُول
مادرِ سرکار ﷺ کے در پہ پذیرائی ہُوئی

□

شہرِ سرکار ﷺ سے واپسی

✳✳✳

کب خُدا پہنچائے گا' کیسے وہاں پہنچوں گا مَیں
تھا بہت بے چین طیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لوٹ آیا تو پہلے سے فزوں ہے اضطراب
اب کہاں ہے چین ممکن' اب تو دیکھ آیا اُسے

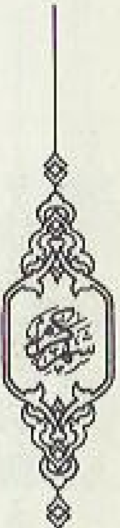
✳✳✳

ایک یہ احساس نیندیں ہی چُرا کر لے گیا
دُور مجھ سے کیوں ہُوا شہر شہِ ہر خشک و ترﷺ
میری سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال
طیبہ جا کر' پھر چلا آیا ہُوں کیسے لوٹ کر

✳✳✳

پھیلتی بڑھتی ہُوئی میری تمناؤں کی بیل
قلب کی دیوار پہ نشو و نما پاتی ہے کیوں
خواہشِ دیدارِ طیبہ تو مری پُوری ہوئی
آنکھ کی حسرت کو مٹنا تھا' بڑھی جاتی ہے کیوں

✳✳✳



مسجد و منبرؐ' ریاضُ الجنۃ اور قدمینِ پاک
جالیاں وہ نُور کی' وہ سبز گُنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں' خود تو چلا آیا ہُوں مَیں
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر

✳✳✳

لَوٹ کر طیبہ سے جب آیا تو یاروں نے کہا
"کچھ بتائیں' آپ کے احوال کی صُورت تھی کیا؟"
ماجرا دل کا بتاتا کس طرح' بے خُود تھا میں
آنکھ تھی پُرنم' زباں پہ مُہر تھی' سر تھا جُھکا

✳✳✳

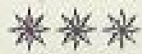
کُھل کے برسا اب کے' ابرِ لُطفِ سرکارِ جہاںﷺ
بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک نہلا دیا
آ کے طیبہ سے بھی ہوں سرشارِ فیضِ مرحمت
دل میں روشن ہو گیا پُر کیف یادوں کا دیا

✳✳✳

تیغ سے' ہاں مومنِ اول سے' پُوچھو راز یہ
اہلِ یثرب کا معاند تھا کہ وہ مہمان تھا
زائرین "۹۲" سے پُوچھنا پھر کیا ضرور
اُن سے اہلِ طیبہ نے کتنا سلوک اچھا کیا

✳✳✳





آ گئیں رعنائیاں اس میں بھری برسات کی
دیدِ طیبہ سے ہوئی ہے چشمِ پُرنم مستفید
اب ہوئی رقت کی دولت یاد کے باعث نصیب
یوں ہوئے لطفِ شہِ کونین ﷺ سے ہم مستفید



رات کالی ہے، ڈراتی ہے ہیولوں سے مجھے
زرد رو مہر چمکتا ہے مرے آنگن میں
جب سے اس شہرِ مقدس سے ہُوا ہوں واپس
اک کسک سی ہے دلِ زار کی ہر دھڑکن میں



گزر رہی ہے محبت میں اپنی ہر ساعت
بسا ہے یاد کی خوشبو میں اپنا ہر لمحہ
ہوئی ہے واپسی طیبہ سے اپنی جس دن سے
دکھا رہا ہے نیا ایک سپنا ہر لمحہ



میں جب سے آیا ہوں اس سر زمین سے واپس
ملے ہیں مجھ کو کئی بار کارواں غم کے
دیا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اک داغ
چراغ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے



قریۂ محبت



اختتامیہ

کون بد قسمت ہے جو دربارِ رحمتِ ہر عالم ﷺ میں حاضری کی تمنا نہ رکھتا ہو، جسے مدینۃ النبی ﷺ سے محبت نہ ہو، جسے طیبہ اقدس کا ذرہ ذرہ رشکِ صد ماہ و خورشید نہ دکھائی دے۔ جو شخص صاحبِ ایمان ہے، جس کے قلب و جاں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک ﷺ کی محبت جاگزیں ہے، اس کی آنکھیں شہرِ سرکار ﷺ کی زیارت کی تمنائی ہیں، اس کا سر دہلیزِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا پر جھکنا چاہتا ہے۔ اس کے دل میں دیدِ گنبدِ خضرا (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کی لگن ہوتی ہے۔ یہ نہیں تو اس کا دعویٰ اسلام ثابت کیسے ہو گا۔ مدینہ منورہ کی اہمیت اور اس کے فضائل و مناقب کتبِ احادیث میں منقول ہیں۔ جن نفوسِ قدسیہ نے سرکارِ والا تبار ﷺ کی آنکھیں دیکھیں اور اپنی آنکھوں سے آقا حضور سرورِ کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ کی زیارت کی، انھوں نے شہرِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کی، اور لوگوں کو اس کی تلقین کی۔

بزرگانِ دین مدینہ کریمہ کے ذکر میں مصروف رہے اور وہاں رسائی کے خیال میں مگن ہوئے۔ شعراءِ نعت نے ہر زبان میں اسی شہرِ مقدس کی تعریف و توصیف کی۔ اردو شاعری میں سب سے زیادہ نعت کہی گئی۔ مدینۃ الحبیب ﷺ کا تذکرہ، وہاں تک رسائی کی خواہش اور وہاں پر مرنے اور دفن ہونے کی تمنا کا اظہار، نعت کے عمومی مضامین ہیں اور اُردو کے قریباً تمام نعت گوؤں نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے۔

بعض کتابوں میں شہرِ رحمتِ ہر عالم ﷺ کا ذکرِ پاک نسبتاً زیادہ ہے۔ مثلاً زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنوی کی "گلبانگِ حرم" کی زیادہ تر منظومات غزل کی ہیئت میں ہیں اور اُن میں حرمِ کعبہ اور حرمِ مدینہ منورہ، دونوں میں حاضری اور حضوری کی کیفیات منظوم ہیں۔ آخر میں چند نظمیں بھی ہیں لیکن حمید کی غزلیں عموماً کیف و گداز کی کیفیتوں سے بھرپور ہیں اور غزلِ مسلسل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چند نعتیہ غزلیں مدینہ، مدینے سے، ہیں مدینہ کی گلیاں، آؤ مدینے چلیں اور دیارِ حبیب ﷺ ردیف میں ہیں۔ البتہ "گلبانگ

حرم" کی ساری نعتیں مدینۂ منورہ سے متعلق نہیں، معراج النبی ﷺ اور درود و سلام کے حوالے سے کہی گئی نعتوں کے علاوہ بھی چند نعتیں ایسی ہیں جن میں مدینۂ طیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

محمد حسین فقیر کی "سفینۂ عشق مدینہ" میں زیادہ تر نعتیں شہرِ رحمت (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) سے متعلق ہیں لیکن بہت سی نعتیں اور کئی نعتوں کے بہت سے اشعار دوسرے مضامین نعت سے متعلق بھی ہیں۔ "سفینۂ عشق مدینہ" میں بڑی خوبصورت ردیفوں میں مدینۃ النبی ﷺ کا ذکر آتا ہے۔ مثلاً مدینے کی ہوا۔ پانی مدینے کا۔ ہائے مدینۂ رسول ﷺ۔ مدینے میں۔ ہے روضۂ احمد ﷺ ۔ کہاں ہے روضۂ احمد ﷺ۔ ہم کو وہ مدینہ محمد ﷺ۔ مدینے کی طرف۔ مدینے کا سفر۔ مدینے سے دل لگا۔ مسجدِ قبا۔ مدینۂ منورہ۔ ہے مدینے کی زیارت۔ برجِ سبز۔ مدینہ۔ ہو تو محمد ﷺ کا مدینہ ہو۔ مرقدِ پاک۔ ہے مسجدِ احمد ﷺ کی شمع۔ مدینہ طیبہ۔ ہے مدینہ طیبہ۔ ہے مدینہ رسول ﷺ کا۔

زائرِ مدینہ بہزاد لکھنوی کا تخصص یہ رہا ہے کہ ان کی نعتوں میں شہرِ نبیٔ محترم ﷺ کی باتیں اور درود و سلام کا تذکرہ زیادہ ہے۔ "کرم بالائے کرم" میں سلام، عالمِ شوق، عالمِ کیف (حضوری کے بعد) یادِ مدینہ (حضوری کے قبل) اور ثنائے حضور ﷺ کے عنوانات سے نعتیں موجود ہیں۔ آدھی سے زیادہ نعتوں میں شہرِ سرورِ کائنات (علیہ السلامُ والصلوٰۃ) کا ذکرِ پاک ہے۔ مدینہ، مدینے میں ہے، دیارِ نبی ﷺ، ہے مدینہ، ہے مدینے میں، مدینہ ہے، طیبہ میں ہے، طیبہ ہے، مدینے کو چلو، ہے دیارِ حبیب ﷺ ردیفوں میں بھی نعتیں کہی گئی ہیں۔

محمد عبدالعزیز شرقی کی نعتوں میں ذکرِ طیبہ وافر ہے۔ "فیوض الحرمین" میں "منظومات" کے عنوان سے چار نعتیہ نظمیں مدینۂ کریمہ سے متعلق ہیں۔ ایک نعتیہ مثلث کا ٹیپ کا مصرع ہے "مدینے کی گلیوں کے قربان جاؤں"۔ مدینہ، ارضِ حرم اور مدینے کی ردیفوں میں بھی چار نعتیں ہیں۔

دورِ حاضر کے عظیم نعت گو، حافظ مظہرالدین کی "جلوہ گاہ" میں ایک مثنوی (صفحہ

۱۵ سے ۳۴ تک) "سفر نامۂ حجاز" بہ مدینہ پاک کے بارے میں تین نظمیں ہیں۔ حصّہ اوّل آرزوئیں، حصّہ دُوم آغازِ سفر، حصہ سوم، حضوری اور حصّہ چہارُم واپسی ہے۔ ان چاروں حصّوں کی بیشتر نعتوں میں مدینۃُ الرسول ﷺ کا تذکرہ ہے۔ دو نعتیں مدینہ ہے اور حجاز ردیف کی ہیں۔ "بابِ جبریل" میں مدینہ اور مدینے کا ردیف کی دو نعتیں ہیں۔

حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین میں سے ایک "نغمۂ رُوح" ہے۔ اس میں ۷۹ اشعار کی ایک مثنوی سفرِ حجاز کے بارے میں ہے۔ حکیم عبدالکریم ثمر نے بھی منظوم سفرنامۂ حجاز لکھا۔ بشیر رزّاری کی "خزینۂ نعت" میں مدینۂ طیبہ کے حوالے سے (صفحہ ۶ تا ۴۹ پر) مختلف عنوانات کے تحت نعتیں مرتّب ہیں۔ صفحہ ۷۰ سے ۱۳۴ (آخری صفحے) تک عام نعتیں ہیں۔

علامہ ضیاء القادری بدایونی کی کتاب "دیارِ نبی ﷺ" میں سفرنامے کے دو حصّے ہیں۔ انھوں نے صفحہ "د" پر اپنی اس طویل مثنوی کے بارے میں لکھا۔ "اس کے تین جزو کیے۔ پہلے جزو میں اپنے جذبات کی ترجمانی اور بدایوں سے کراچی تک کی روانگی درج کی۔ دوسرے حصّے میں کراچی سے اختتامِ حج تک کے حالات قلم برداشتہ لکھے۔ تیسرے حصّہ میں مکّہ سے روانگی اور مدینۂ طیبہ کی حاضری کے کوائف ہیں"۔ مجھے جو کتاب علامہ کے فرزندِ رشید، یُوسُف حسین قادری (ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری، کیبنٹ ڈویژن) نے مرحمت فرمائی، وہ ۱۹۵۰/ ۱۳۶۹ھ میں مکتبۂ اربابِ اُردُو لاہور سے چھپی ہے۔ اس میں پہلے دو حصّے ہیں، تیسرا حصّہ نہیں۔ تیسرا حصّہ شاید چھپا ہی نہیں۔

خلیق قریشی کی "برگِ سدرہ" میں "سفرِ مدینہ" کے عنوان سے ۹ نعتیں ہیں۔ دوسری کئی نعتوں میں بھی شہرِ محبّت کا ذکر ملتا ہے۔ مدینہ، مدینہ رسول ﷺ کا اور مدینہ کیا کہنے ردیف کی پانچ نعتیں ہیں۔

دورِ حاضر کے نعت کہنے والوں میں حافظ لُدھیانوی کے تیرہ نعتیہ مجموعے اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اور اُن کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی نعتوں میں شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ذکر بہت کیا ہے۔ بطورِ خاص "ثنائے خواجہؐ" میں ۳۲۔ اشعار کی ایک مثنوی "خوشترآں شہرے کہ آنجا دلبراست" اور مدینہ، مدینے کی، مدینے کی گلیاں اور ان کی

کل میں ردیفوں کی چھ نعتیں ہیں۔ "نشیدِ حضوری" میں "مدینہ منوّرہ" اور "وارداتِ دل" کے عنوان تلے ۵ نعتوں کے علاوہ مدینہ ردیف کی دو اور "ہر گلی مدینے کی" کی ردیف کی ایک نعت ہے۔ "کیفِ مسلسل" میں دو نعتیہ نظموں کے علاوہ مدینہ اور مدینے کی ردیف کی دو نعتیں ہیں۔

"مطلعِ فاراں" کے شروع میں چار نعتیہ نظمیں "کیفیاتِ مدینہ منوّرہ" کے عنوان سے ۹ نعتیں اور آخر میں پھر دو نعتیہ نظمیں خالصتاً اس موضوع سے متعلق ہیں۔ اس مجموعے میں مدینہ، مدینے کی، شہرِ نبی ﷺ اور شہرِ مدینہ ہے ردیف کی پانچ نعتیں ہیں۔ "نعتیہ قطعات" میں مدینہ منوّرہ کے عنوان سے ۱۴، آرزوئے مدینہ کے عنوان سے ۲۶، سوز و گداز کے عنوان سے ۲۶، کیفیاتِ حضوری کے عنوان سے ۳۶، اور بارگاہِ نبوی ﷺ سے رُخصت کے عنوان سے ۹ قطعات ہیں۔

حافظ لدھیانوی کی "صلِّ علیٰ النّبی ﷺ" کے شروع میں تین "ترانۂ مدینۂ منوّرہ" ہیں۔ ایک نظم "کیفیاتِ حضوری" اور دوسری "حضوری کا ایک لمحہ" ہے۔ مدینے کی ردیف کی دو اور شہرِ مدینہ ہے ردیف کی ایک نعت اور ہے۔ "یا صاحبَ الجمال ﷺ" کے شروع میں چار "ترانۂ مدینۂ منوّرہ" ہیں۔ مدینہ ردیف کی دو، مدینے کی ردیف کی ایک اور نبی ﷺ کا دیار ہے ردیف کی ایک نعت مزید شامل ہے۔ "معراجِ سفر" منظوم سفرنامۂ حجاز ہے۔ ۲۴۸ صفحات کی کتاب میں صفحہ ۹۰ سے ۱۰۷ تک مدینۂ کریمہ اور اس کے مقامات کا ذکر ہے۔ "جذبِ حسانؓ" کے آغاز میں مدینۂ منوّرہ کے بارے میں ایک مخمس ہے۔ مدینہ ہے اور شہرِ مدینہ ہے ردیف کی دو نعتیں ہیں۔ "تائیدِ جبریلؑ" کے شروع میں ایک مُسدّس اور دو نظمیں اِس موضوع پر ہیں۔ اِن کے علاوہ مدینہ ردیف کی دو اور شہرِ مدینہ ردیف کی تین نعتیں ہیں۔ "نعتیہ رباعیات" میں بھی بہت سی رباعیات ان کے عموی رُجحان کے مطابق طابہ اقدس کے بارے میں ہیں۔

میرا زیرِ نظر مجموعۂ نعت "شہرِ کرم" اب تک اُردو میں شائع ہونے والے مجموعہ ہائے نعت میں یہ منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے ہر شعر میں شہرِ محبت و عطا (مدینہ طیبہ) کا ذکرِ لطیف ہے۔ اِس سے پہلے آج تک کسی زبان میں کسی شاعر کا ایسا مجموعہ نعت سامنے

نہیں آیا جس کے ہر شعر میں طیبۂ مقدس کا ذکرِ پاک ہو۔ اس کے پہلے حصے "مصطفیٰ ﷺ نگر" کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ۹۲ نعتوں کی قریباً ۹۲ فی صد نعتیں نئی ردیفوں میں ہیں۔ آج تک اُردو ادب میں اِن ردیفوں پر کسی نے طبع آزمائی نہیں کی تھی۔

"شہرِ کرم" تین حصوں پر مشتمل ہے۔ مصطفیٰ ﷺ نگر۔ مسکنِ سرکار ﷺ اور قریۂ محبت۔

"مصطفیٰ ﷺ نگر" میں حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی "محمد ﷺ" کے عدد کی مناسبت سے ۹۲ نعتیں ہیں۔ یہ نعتیں میں نے اپنی پانچویں حاضری (دسمبر ۱۹۹۶) کے بعد چند مہینوں میں کہی ہیں۔ "مصطفیٰ ﷺ نگر" کی ردائف اور قوافی کی صورت یہ ہے:

مصرع	قافیہ	ردیف
امکان و عرش کا ثانی ہے شہرِ مصطفیٰؐ	ثانی	ہے شہرِ مصطفیٰؐ
مدینہ شہرِ عطا ہے، دیارِ اُنس و وفا	عطا	ہے دیارِ اُنس و وفا
دس گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا	وطن	رہا
آقا کا لُطف یاب ہے وہ شہرِ لاجواب	لُطف یاب	ہے وہ شہرِ لاجواب
اس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قلبِ مُضطرب	کہاں	میرا یہ قلبِ مُضطرب
نبیؐ کا روضۂ اقدس ہے آستانِ قلیب	آستان	قلیب
حاضری طیبہ کی جب کرتی ہے سامانِ قلیب	سامان	قلیب
قلب و جاں میں یُوں بسا ہے شہرِ ختمی مرتبتؐ	بسا	ہے شہرِ ختمی مرتبتؐ
روضۂ سرکارؐ دربارِ رفیع المرتبت	دربار	رفیع المرتبت
وجہِ سعادت شہرِ محبت	سعادت	شہرِ محبت
ہے دیدِ طیبہ احسانِ محبت	احسان	محبت

مصرع		
آقاؐ کا شہرِ رحمت یہ قریۂ محبت	رحمت	یہ قریۂ محبت
مذکور ہے طیبہ کا مری خلد سماعت	مری	خلد سماعت
یہ امنِ عام کی ہے، احترام کی چوکھٹ	احترام	کی چوکھٹ
طیبہ میں ہو کی عرض کہ فرمائیں عطا کچھ	عطا	کچھ
اُلفت کا مقتضا ہے آقاؐ کا سبز گنبد	مقتضا	ہے آقاؐ کا سبز گنبد
بے رنج و یاس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد	یاس	ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد
وہ ملی سرکارؐ کی جانب سے رحمت کی نوید	رحمت	کی نوید
اے زہے قسمت کہ بر آئی تمنا پانچ بار	تمنا	پانچ بار
طیبہ ہے نبوّت کا گھر، مسکنِ سرکارؐ	گھر	مسکنِ سرکارؐ
یہ جو میں نے پائے ہیں دل میں جاگزیں پتھر	جاگزیں	پتھر
کرم ٹی ہُوا مجھ پہ مرا خدا آخر	خدا	آخر
میں لے کے جاؤں دیدہ تر مصطفیٰؐ نگر	دیدۂ تر	مصطفیٰؐ نگر
طیبہ ہے، شہرِ محمدؐ ہے اُجالوں کا نگر	محمدؐ	ہے اجالوں کا نگر
سرکارؐ کے دربارِ منوّر کا تصوّر	منوّر	کا تصوّر
طیبہ ہے، اور نہیں کوئی اپنائیت کا شہر	کوئی	اپنائیت کا شہر
دنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکرِ خیر	کرتے	مدینے کا ذکرِ خیر
جس کی نظروں میں بسی شہرِ نبیؐ کی تصویر	بسی	شہرِ نبیؐ کی تصویر
بُلاوا طیبہ کا، دنیا سے ہے جُدا اعزاز	جُدا	اعزاز
طیبہ پہنچنے کے لیے حج ہے بڑا جواز	بڑا	جواز
جس شخص کا مقصود ہے سرکارؐ کی دہلیز	مقصود	ہے سرکارؐ کی دہلیز
میں ہوں مسرور کہ پہنچا جو دیارِ اقدس	پہنچا	جو دیارِ اقدس
محمودؔ بُلائے تو بسی شہرِ مقدّس	بسی	شہرِ مقدّس
آرام گاہِ سرورؐ وہ روضۂ مقدّس	سرورؐ	وہ روضۂ مقدّس
رسولِ پاکؐ کا یہ شہرِ دلکش	کا	یہ شہرِ دلکش
طیبہ جانے کی جو رکھتا ہو مسلماں خواہش	مسلماں	خواہش

مصرع		
محمودؔ جانتا ہے، کہاں اور کیا ہے فیض	کیا	ہے فیض
حضورؐ آپ کی رحمت ہے ہر کسی پہ محیط	کسی	پہ محیط
طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے گر توقع	گر	توقع
خوش بخت ہے وہ، جس کو ملی جنت البقیع	ملی	جنت البقیع
شہرِ محبت و عطا آپؐ کا شہر ای شرف	عطا	آپؐ کا شہر ای شرف
قبلہ رُخ بھی دل رہے آقاؐ کے قدموں کی طرف	رہے	آقاؐ کے قدموں کی طرف
۔ ۔ ۔ ۔ جو رہے آقاؐ کے قدموں کی طرف	رہے	آقاؐ کے قدموں کی طرف
ہر لُطف، ہر خوشی سے سوا اک سرور و کیف	سوا	اک سرور و کیف
اشتیاقِ دیدِ طیبہ ہے جو عیدِ اشتیاق	عید	اشتیاق
طیبۂ اقدس، مرے سرکارؐ کا وہ شہرِ پاک	کا	وہ شہرِ پاک
طیبہ پہنچ کے دوستو، ہم نے اُتارے دکھ	اُتارے	دُکھ
شہرِ رسولِ ہر دو جہاںؐ شہرِ بے مثال	بے مثال	—
منظرِ جنت بھی دکھلائے مدینے کا خیال	دکھلائے	مدینے کا خیال
آب و بارِ شہرِ آقاؐ تک رسا رشکِ خیال	رسا	رشکِ خیال
مدینے سے اُٹھے ہیں رحمت کے بادل	اُٹھے	ہیں رحمت کے بادل
طیبہ ہے سرورؐ کا شہرِ پاک شہرِ محترم	سرور	کا شہرِ پاک شہرِ محترم
مرکزِ انوارِ ربّانی ہے طیبہ کا حرم	ربّانی	ہے طیبہ کا حرم
روضۂ اقدس کی جو دیکھے یہ نُوریں جالیاں	دیکھے	یہ نُوریں جالیاں
مدینے جب سے جا کے آ گیا ہُوں	گیا	ہُوں
جاگزیں دل میں، تو سر پہ سایۂ گُنبد مسجدیں	سایۂ گُنبد	مسجدیں
پیار کی ہے روشنی مدینۃ الحبیبؐ میں	روشنی	مدینۃ الحبیبؐ میں
کیا تھا پہلا سجدہ میں نے محرابِ تہجّد میں	نے	محرابِ تہجّد میں
تجلّی سے مل جاتا ہے رب شہرِ کرم میں	رب	شہرِ کرم میں
یہ دیکھ لو، بیٹھا ہُوں سرکارؐ کے قدموں میں	بیٹھا	ہُوں سرکارؐ کے قدموں میں
نظارے یاں کے، دیدۂ حیراں نواز ہیں	حیراں	نواز ہیں

یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں	شب	میں نہیں
اس طرح جا لیا ہے وجیہہؐ کے شہر کو	جا	لیا ہے وجیہہؐ کے شہر کو
نہ پُوچھو، نہ پُوچھو، ہے کیا خُلدِ طیبہ	کیا	خُلدِ طیبہ
کوئی لے گیا حُسنِ اعمال طیبہ	اعمال	طیبہ
اللہ کا کرم ہے رحمت پناہِ طیبہ	پناہ	طیبہ
شہرِ سرکارِ دو عالمؐ ہے مدینہ طیبہ	سرکارِ دو عالمؐ	ہے مدینہ طیبہ
پیارا شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ	پیارا	شہرِ پاک ہے مدینۂ منوّرہ
سرکارؐ کی عطا کا نقشہ ریاضِ جنّۃ	جلوہ	ریاضِ جنّۃ
کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایاتِ مدینہ	عنایات	مدینہ
دیکھوں گا درِ دولتِ سُلطانِ مدینہؐ	دیکھوں گا	درِ دولتِ سُلطانِ مدینہؐ
طیبۂ اقدس کی صُورت مرکزِ نورِ نبیؐ	صورت	مرکزِ نورِ نبیؐ
جو دیکھے دیدۂ بینا قیام گاہِ نبیؐ	دیدۂ بینا	قیام گاہِ نبیؐ
جُھکا بھی جو سر تو بھی آنکھ بھیگتی	بھی	آنکھ بھیگتی
اگر دل میں تخمِ محبت نہ بوتے	بوتے	۔
تعلّق ایسے بہ قسمت کا کیا انوارِ آقا سے	انوار	آقا سے
ہم بُلائے جاتے ہیں یُوں دیارِ آقا سے	دیار	آقا سے
ہر مُراد پاتا ہوں طیبۂ مقدّس سے	پاتا	ہوں طیبۂ مقدّس سے
ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہہ کے	سر بہ خم	ہے آگے مواجہہ کے
اس طرح سجے کوچہ و بازارِ نبیؐ کے	سجے	کوچہ و بازارِ نبیؐ کے
طیبہ میں گزرے دن سبھی آشتی بنے	آشتی	بنے
"مدینہ مدینہ" جو دل کی صدا ہے	صدا	ہے
رحمت نہ ہو کیوں لاتعد، جبلِ اُحد کی بات ہے	لاتعد	جبلِ اُحد کی بات ہے
ارضِ طیبہ کی خواہش شاملِ محبت ہے	شامل	محبت ہے
مسرت زا، نشاط افزا ادب گاہِ محبت ہے	نشاط افزا	ادب گاہِ محبت ہے
یکھ اس طرح سے منوّر حضورؐ کا گھر ہے	منوّر	حضورؐ کا گھر ہے

ہر شخص وہ فدائی شہرِ حضورؐ ہے	فدائی	شہرِ حضورؐ ہے
ایک مرکزِ وحدت طابہ مقدّس ہے	وحدت	طابہ مقدّس ہے
اک شہر ہے مثال یہ شہرِ جمال ہے	بے مثال	یہ شہرِ جمال ہے
جدھر جُھکا ہے میرا سر، مدینۃ الرسولؐ ہے	سر	مدینۃ الرسولؐ ہے
جتنی ثنائے طیبہ مری شاعری میں ہے	شاعری	میں ہے
قیام گاہِ حبیبِ خداؐ مدینہ ہے	حبیبِ خدا!	مدینہ ہے

صفحہ ۱۰۹ تا ۱۳۶ پر میرے ایسے تازہ اشعار ہیں جو ان ۹۲ نعتوں کے علاوہ ہیں۔

"مسکنِ سرکار ﷺ" میں میرے مجموعہ ہائے کلام "ورفعنا لک ذکرک"، "حدیثِ شوق" اور "منظومات" میں شامل ایسے اشعار جمع کر دیے گئے ہیں جن میں شہرِ محبت و مودت (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کا ذکرِ مبارک ہے۔ ان میں زیادہ تر اشعار مجبوری مدینہ کی کیفیتیں ملیں گی جو اس حقیقت پر دال ہیں کہ یہ میری مدینہ کریمہ میں پہلی حاضری (۱۹۸۹) سے پہلے کے اشعار ہیں۔

"قریۂ محبت" میرے زیرِ ترتیب مجموعے "قطعاتِ نعت" کے چند اوراق پر مشتمل ہے۔ جن میں شہرِ سرکار ﷺ کا ذکر، شہرِ سرکار ﷺ سے دُوری، شہرِ سرکار ﷺ کی تمنا، شہرِ سرکار ﷺ میں حاضری اور شہرِ سرکار ﷺ سے واپسی کے موضوع پر کہے گئے قطعات شامل ہیں۔ اس طرح مدینۂ منوّرہ کے بارے میں میرے اب تک کے کہے گئے تمام اشعار "شہرِ کرم" میں جمع ہو گئے ہیں۔

شہریارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہدیہ قبول فرمالیں تو زہے نصیب!

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"

اطہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ،

لاہور۔ پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون: 7463684)

''شہرِ کرم'' کی ردیفیں

''**شہرِ کرم**'' کے تین حصوں مُصطفیٰ نگر، مسکنِ سرکار (ﷺ) اور قریۂ محبت میں قوافی اور روی کے علاوہ درج ذیل ردیفیں استعمال ہوئی ہیں:

آپ (ﷺ) کا شہرِ ذی شرف۔ آخر۔ آشنا۔ آقا (ﷺ)۔ آقا (ﷺ) سے۔ آقا (ﷺ) کے قدموں کی طرف۔ آنکھ بھیگتی۔ آیا۔ اپنائیت کا شہر۔ اپنی۔ اُترا۔ اتنا تو ہو۔ اثر انداز۔ ادب گلو محبت ہے۔ احمدِ مختار (ﷺ)۔ احمدِ مُرسل (ﷺ)۔ اشتیاق۔ اعزاز۔ اک سرُور و کیف۔ التفات۔ اے مرے آقا (ﷺ)۔ ایسا نہ تھا۔ بنے۔ بہ فیضِ عشق۔ بہت۔ بھاگ دوڑ۔ بھی ہو گا۔ پانچ بار۔ پتھر۔ پہ محیط۔ تصوُر ہے۔ تک۔ تو کیا پروا۔ توقع۔ تھا۔ جاؤں۔ جبلِ اُحد کی بات ہے۔ جنت البقیع۔ جو دیارِ اقدس۔ جواز۔ جیسا۔ چاہیے۔ چھپکے۔ چوپائے۔ حضوُر (ﷺ) کا گھر ہے۔ حق۔ خُدا گواہ۔ خلدِ ساعت۔ خُلدِ طیبہ۔ خلوص۔ خواہش۔ درِ دولتِ سُلطانِ مدینہ (ﷺ)۔ درکار ہے۔ درودِ پاک۔ دکھ۔ دُور ہے۔ دیا۔ دیتے ہیں۔ رخشِ خیال۔ رسُولُ اللہ (ﷺ) کی۔ رفیعُ المرتبت۔ رکھنا۔ رنگ۔ رہ جائے گا۔ رہا۔ رہتی دنیا تک۔ رہے۔ ریاضِ جنت۔ سُبحان اللہ ماشاء اللہ۔ سرکار (ﷺ) کے قدم ہیں۔ سرکار (ﷺ) کے قدموں میں۔ سمجھتا ہوں۔ سے۔ سے کیا غرض۔ سے مُنحرف۔ سے واقف ہیں۔ سے یا مصطفیٰ (ﷺ)۔ شروع۔ شکیب۔ شہرِ آقا (ﷺ) ہے۔ شہرِ پاک ہے مدینۂ مُنورہ۔ شہرِ تمنا۔ شہرِ حضوُر (ﷺ) ہے۔ شہرِ رسول (ﷺ) کے۔ شہرِ کرم میں۔ شہرِ محبت۔ شہرِ مُقدس۔ شہرِ نبی (ﷺ) کی تصویر۔ صلوٰۃ کافی سلام زیادہ۔ طابۂ مُقدس ہے۔

طیبہ۔ طیبہ کے۔ طیبہ ہے۔ عام۔ غلط۔ غیر۔ فقط۔ فردوس۔ کل۔ کا باعث۔ کا بندو۔ کا تصوُر۔ کا علاج۔ کا شہرِ پاک شہرِ محترم۔ کچھ۔ کرتے ہیں لوگ۔ کریں۔ کوچہ و بازارِ نبی (ﷺ) کے۔ کہاں۔ کہاں ہیں۔ کی۔ کی تلاش میں۔ کی چوکھٹ۔ کی ساعت۔ کی عظمتیں۔ کی توید۔ کی ہے۔ کے۔ کے رات دن۔ کے صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ کیا ہے۔ کیونکر۔ گا۔ گیا۔ لیا ہے پیمبر (ﷺ) کے شہر کو۔ لیکن۔ مثلِ۔ محبت۔ محبت ہے۔ محرابِ تہجد میں۔ مدینۃ الحبیب (ﷺ) میں۔ مدینۃ الرّسول (ﷺ) ہے۔ مدینہ۔ مدینہ ہے۔ مدینے کا خیال۔ مدینے کا ذکرِ خیر۔ مُراد۔ مرکزِ نُورِ نبی (ﷺ)۔ مستفید۔ مسجدیں۔ مسکنِ سرکار (ﷺ)۔ مُصطفیٰ نگر۔ مطلوُب۔ مطمئن۔ مُفت۔ ملے۔ ملے گی۔ میرا یہ قلبِ مُضطرب۔ میرے مولا صلّی اللہ علیکَ وسلّم۔ میں۔ میں رہتا ہے۔ میں نہیں۔ میں ہوتے ہیں۔ میں ہوں۔ میں ہے۔ نشاط۔ نصیب۔ نظر آئے۔ نواز ہیں۔ نہ تھا۔ نہ پوچھیے۔ نہیں۔ والا ہے۔ واہ واہ۔ وہ روضۂ مُقدس۔ وہ شہرِ پاک۔ ہر لمحہ۔ ہو۔ ہو کس طرح۔ ہو گئی ہے۔ ہوا۔ ہو تک ہوں۔ ہُوں طیبۂ مُقدس سے۔ ہُوئی۔ ہُوئے۔ ہے۔ ہے آقا (ﷺ) کا سبز گنبد۔ ہے آگے مواجہ کے۔ ہے اُجالوں کا نگر۔ ہے تو ہے طیبہ کا رہ نوَرد۔ ہے دیارِ اُنس و وفا۔ ہے سرکار (ﷺ) کی دہلیز۔ ہے شہرِ ختمی مرتبت (ﷺ)۔ ہے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ)۔ ہے طیبہ کا حرم۔ ہے فیض۔ ہے کہ نہیں۔ ہے کیوں۔ ہے مدینہ طیبہ۔ ہے مدینے کا مسافر۔ ہے وہ شہرِ لاجواب۔ ہے یا نبی (ﷺ)۔ ہے یا رسولَ اللہ (ﷺ)۔ ہیں۔ ہیں تجلّیاں۔ ہیں رحمت کے بادل۔ یا رسول (ﷺ)۔ یا رسولَ اللہ (ﷺ)۔ یہ شہرِ جمال ہے۔ یہ شہرِ دلکش۔ یہ قریۂ محبت۔ یہ نُوریں جالیاں۔



راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

- 1- ورفعنا لک ذکرک- 1977، 1981، 1993 (صفحات 136)
- 2- حدیثِ شوق (دوسرا مجموعۂ نعت) 1982، 1984، 1986 (صفحات 176)
- 3- منشورِ نعت (اردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)
- 4- سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات) 1992 (صفحات 128)
- 5- "92" (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)
- 6- شہرِ کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- 7- عشاں دی لٹ (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1985، 1987 (صفحات 124)
- 8- حق دی تائید- 1956 (صفحات 8)

تحقیقِ نعت

- 9- پاکستان میں نعت- 1994 (صفحات 224)
- 10- غیر مسلموں کی نعت گوئی- 1994 (صفحات 400)
- 11- خواتین کی نعت گوئی- 1995 (صفحات 436)
- 12- نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)

انتخابِ نعت

- 13- مدحِ رسول [ﷺ]- 1973 (صفحات 198)
- 12- نعتِ خاتم المرسلین [ﷺ]- 1982، 1988، 1993 (صفحات 164)
- 15- نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
- 16- قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
- 17- نعتِ کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگا طباعت- 1993- (صفحات 816- بڑا سائز)
- 17- الف- ماہنامہ "نعت" کی اشاعت کے ساڑھے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراءِ نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ "نعت" اب تک 20 ہزار کے قریب صفحات شائع کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- 16- احادیث اور معاشرہ- 1986، 1987، 1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192
- 19- ماں باپ کے حقوق- 1985، 1993 (صفحات 112)
- 20- حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین، 49 منظومات- 1988 (صفحات 224)
- 21- میلاد النبی [ﷺ] (تدوین) 16 مضامین، 80 میلادیہ نعتیں- 1988 (صفحات 236)
- 22- مدینۃ النبی [ﷺ] (تدوین) 16 مضامین، 57 منظومات- 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- 23- اقبال، احمد رضا، مدحت گرانِ پیغمبر- 1977، 1979، 1982 (کلکتہ) 1987 (صفحات 112)
- 24- اقبال، قائد اعظم اور پاکستان- 1983، 1987 (صفحات 160)
- 25- قائد اعظم..... افکار و کردار- 1985 (صفحات 160)
- 26- تحریکِ ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982، 1986، 1994 (464)

مزید کتابیں

- 27- میرے سرکار [ﷺ]- 1987 (صفحات 144)
- 28- حضور [ﷺ] اور بچے- 1993 (صفحات 112)
- 29- تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین [ﷺ]- 1993 (صفحات 256)
- 30- درود و سلام- 1993، 1994، 1995 (سات ایڈیشن چھپے) صفحات 128
- 31- قرطاسِ محبت (حُبِّ رسول [ﷺ] کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)
- 32- سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامہ حجاز) 1992 (صفحات 224)
- 33- راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) 1985، 1987، 1991 (صفحات 96)
- 34- میلادِ مصطفیٰ [ﷺ]- 1991- (صفحات 48)
- 35- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت [ﷺ]- 1991 (صفحات 32)
- 36- منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) 1995 (صفحات 160)
- 37- دیارِ نور- (سفرنامہ حجاز) 1995 (صفحات 112)
- 38- حضور [ﷺ] کی عاداتِ کریمہ- 1995 (صفحات 256)

تراجم

- 39- الخصائص الکبریٰ- جلد اول و دوم (از علامہ سیوطیؒ) 1982
- 40- فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظمؒ) 1983
- 41- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام ابن سیرینؒ) 1982
- 42- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971

☆ ☆ ☆ ☆

راجا رشید محمود کی ادارت میں

ماہنامہ "نعت" لاہور

جنوری ۱۹۸۸ سے پوری باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے

- "نعت" دنیا میں نعت کے بارے میں پہلا باقاعدہ ماہنامہ علمی و تحقیقی جریدہ ہے
- "نعت" کا ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر گرانقدر تالیف کی حیثیت رکھتا ہے
- "نعت" کا ہر شمارہ کم از کم ۱۱۲ صفحات پر شائع ہوتا ہے
- "نعت" کی خصوصی اشاعتیں چار سو سے زاید صفحات پر مشتمل ہوتی ہیں

★ ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

★ دیدہ زیب کتابت اور کمپوزنگ۔ معیاری سفید کاغذ

★ اب تک ۲۰ ہزار کے قریب صفحات شائع کیے جا چکے ہیں

عام شمارہ: ۱۵ روپے

اشاعتِ خصوصی: ۶۰ روپے

زرِ سالانہ: ۲۰۰ روپے

راجا اختر محمود

منیجر ماہنامہ "نعت"۔ اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور

پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون: ۷۴۶۳۶۸۴)

☆ ☆ ☆ ☆

